نبوت کے جھوٹے دعویدار یوسف کذاب کو سزائے موت کا حکم

سیشن جج لاہور میاں محمد جہانگیر کے فیصلے کا متن (قسط نمبر 1)

بعدالت میاں محمد جہانگیر سیشن جج لاہور
سیشن مقدمہ نمبر 66 آف 1998ء
سیشن ٹرائل نمبر 3 آف 2000ء
سرکار بنام محمد یوسف علی ولد وزیر علی قوم راجپوت سکنہ کوٹھی نمبر 218/Q ڈیفنس سوسائٹی لاہور
کیس ایف آئی آر نمبر 70/97 مورخہ 29/3/97 جرم زیر دفعات 295 سی' 295 اے' 298 اے' 505 پارٹ II' 508' 420' 406 پی پی سی' حدود آرڈی نینس نمبر VII مجریہ 1979ء کی زنا سے متعلق دفعہ 10 کے تحت تھانہ ملت پارک لاہور۔

فیصلہ:

مقدمے کی اہمیت ملحوظ رکھتے ہوئے فیصلہ مختلف انداز میں تحریر کیا جارہا ہے چونکہ فریقین کی شہادتیں زبانی نوعیت کی ہیں جو لفظ بہ لفظ دہرائی جارہی ہیں تاکہ فیصلے کا قاری یہ سوچنے کی ضرورت محسوس نہ کرے کہ کن شہادتوں کی بنیاد پر فیصلہ کیا گیا۔؟

2۔ ملزم یوسف علی کو تھانہ ملت پارک کی جانب سے دفعہ 295 سی' 295 اے' 505 پارٹ II' 508' 420' 406' پی پی سی اور حدود آرڈی نینس نمبر VII مجریہ 1979 کی زنا سے متعلقہ دفعہ 10 کے تحت مقدمے کی سماعت کیلئے بھیجا گیا ہے۔ اس پر الزام ہے کہ وہ پیغمبر اسلام حضرت محمد ﷺ سے زبانی و تحریری الفاظ اور آڈیو وڈیو کیسٹوں کے ذریعے اپنی مشابہت ظاہر کرتا ہے اور اس نے خود کو انا محمد اور پیغمبر اسلام حضرت محمد کا تسلسل ظاہر کیا ہے اور اپنے اہلخانہ کیلئے اہل بیت' اپنے پیروکاروں کیلئے اصحاب رسول ہونے کا اعلان کر دیا ہے اور اس نے مذکورہ خیالات کا اظہار چوک یتیم خانہ لاہور میں واقع مسجد بیت الرضا میں نماز جمعہ کے خطبے کے اجتماع میں 28 فروری 1997ء کو کیا ہے جو تھانہ ملت پارک کی حدود میں واقع ہے۔ اس طرح اس نے دھوکے اور اپنی جعلی شناخت کے ذریعے معصوم لڑکیوں کے ساتھ زنا کی عمومی کوشش کی اور جبراً بھاری رقوم وصول کیں۔

دفعہ 295 سی' 295 اے' 298 اے' 505 پارٹ II' 508' 420' 406 پی پی سی اور حدود آرڈی نینس کی دفعہ 18 زنا سے متعلق دفعہ 10 کے تحت ملزم کے خلاف فرد جرم عائد کی گئی جس سے ملزم نے انکار کیا اور مقدمے کی سماعت پر زور دیا بہرحال الزامات اپنی اصل شکل میں درج ذیل ہیں۔ مقدمہ ایف آئی آر نمبر 70/97 مورخہ 29-3-1997 زیر دفعات 295 سی' 295 اے' 298' 298 اے' 508 پارٹ II' 508' 420' 406 پی پی سی اور دفعہ 18 نفاذ حدود آرڈی نینس کی دفعہ 10 کے ساتھ ملا کر پڑھا جائے۔

فرد جرم: میاں محمد جہانگیر سیشن جج لاہور تم پر درج ذیل الزامات عائد کرتے ہیں

محمد یوسف ولد وزیر علی قوم راجپوت سکنہ کوٹھی نمبر 218 سی ڈیفنس سوسائٹی لاہور' الزام درج ذیل ہیں۔

کہ تم نے بار بار حضرت محمد مصطفیٰ سے زبانی و تحریری الفاظ میں اور سمعی و بصری کیسٹوں کے ذریعے اپنی مشابہت ظاہر کرتے ہوئے دعویٰ کیا اور خود کو انا محمد اور پیغمبر اسلام حضرت محمد کا تسلسل قرار دیا۔ اپنے اہل خانہ کو اہل بیت اور اپنے پیروکاروں کو صحاب رسول کا نام دیا ہے اور اپنے عزم و خیالات کا چوک یتیم خانہ لاہور کے تھانہ ملت پارک کی مسجد بیت الرضا میں 28 فروری 1997ء کو اظہار کیا کہ تم حضرت محمد کا تسلسل ہو اس طرح تم نے دھوکہ دہی سے یہ تاثر دیکر معصوم لڑکیوں سے عموی طور پر زنا کے ارتکاب کی کوشش کی اس طرح تم نے دفعات 295 سی' 295 اے' 298' 298 اے' 505 پارٹ II' 508' 420' 406 پی پی سی اور حدود آرڈی نینس کی زنا آرڈی

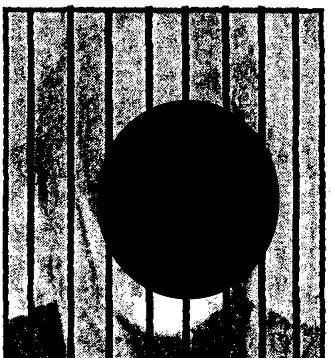

نینس کی دفعہ 10 کے حوالے سے دفعہ 18 کے تحت قابل سزا جرم کا ارتکاب کیا۔

3-2-2000: تصدیق کی جاتی ہے کہ ملزم کو الزامات پڑھ کر سنائے گئے اور ان کی وضاحت کی گئی اس کا بیان قلم بند کیا جانا چاہیے۔

بیان ملزم محمد یوسف بلا حلف

سوال نمبر 1۔ کیا تم نے الزامات سن اور سمجھ لئے ہیں ۔؟

جواب: ہاں

سوال نمبر 2۔ کیا تم اپنے خلاف لگائے جانیوالے الزامات تسلیم کرتے ہو؟

جواب: نہیں

سوال نمبر 3۔ کیا تم اپنے دفاع میں شہادت پیش کرو گے ؟

جواب: ہاں اگر ضروری ہوا۔

آر او اینڈ اے سی 3-2-2000

4۔ مختصراً استغاثے کا مقدمہ جیسا کہ بیان ایگزیبٹ پی سی مورخہ 26-3-1997 میں مستغیث محمد اسماعیل شجاع آبادی سیکرٹری جنرل عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور شاخ کے بیان میں ظاہر کیا گیا ہے یہ ہے کہ ملزم محمد یوسف علی سکنہ ڈیفنس ایریا ایک چالباز اور دھوکے باز شخص اپنے پیغمبر ہونے کا دعویٰ کرکے اپنی تحریری ڈائری اور تقریر کی کیسٹوں سے جو مستغیث کے پاس دستیاب ہیں لوگوں کو دھوکہ دے رہا ہے۔ یہ کہ محمد یوسف علی نے حضرت محمد مصطفیٰ سے اپنی مشابہت اور اس زمانے کا رسول ہونے کا دعویٰ کیا ہے اور اپنے اہل خانہ کو اہل بیت اور اپنے کٹر پیروکار' معتقدین کو صحاب رسول قرار دیا ہے جس کے نتیجے میں مسلمانوں کے جذبات مشتعل ہوئے ہیں۔ ملزم نے کنواری اور شادی شدہ لڑکیوں سے زنا کے ارتکاب کی کوشش کی ہے اس نے اپنے اندھے پیروکاروں سے نذر نذرانہ اور تحائف کی شکل میں لاکھوں روپے وصول کئے جن کے عینی شاہد موجود ہیں۔ ملزم کی ایک ڈائری جس میں اس نے پیغمبر اسلام کے نام کی بے حرمتی کی ہے بھی دستیاب ہے اس کے علاوہ اس کی تقریروں کے کیسٹ اور اس کی ڈائری کے اوراق پیغمبر اسلام کے مقدس نام کی بے حرمتی کا الزام اور ملزم محمد یوسف علی کے خلاف درج مقدمے کے بارے میں پیش کئے جائینگے۔ مزید برآں ملزم نے 28-2-97 کو چوک یتیم خانہ کے قریب واقع مسجد بیت الرضا کے جمعہ کے خطبہ میں ایسے خیالات کا اظہار کیا اس لئے اس شکایت کی بنیاد پر تھانہ ملت پارک لاہور میں 29-3-97 کو مذکورہ مقدمہ درج کیا گیا اور سب انسپکٹر ریاض احمد نے رسمی ایف آئی آر ایگزیبٹ پی سی ون درج کی۔

6۔ جب ریاض احمد سب انسپکٹر سی آئی اے صدر پی ڈبلیو 13 نے اس مقدمے کی تفتیش کی تو اس کے سامنے ایک آڈیو کیسٹ ایگزیبٹ پی 1' ویڈیو کیسٹ ایگزیبٹ پی 2 اور ڈائری ایگزیبٹ پی 3/ایک تا بائیس صفحات شکایت کنندہ نے مولانا ظفر اللہ' شفیق اور عبدالغفار کی موجودگی میں پیش کئے جو اس نے ریکوری میموں' ایگزیبٹ پی ڈی کے ذریعے اپنی تحویل میں لے لئے۔ اس کے بعد اس نے محمد اسماعیل شجاع آبادی اور استغاثے کے دوسرے گواہوں کے ضمنی بیانات قلم بند کئے۔ پھر وہ مستغیث کے ہمراہ چوک یتیم خانہ لاہور پر واقع مسجد بیت الرضا گیا اور موقع کا معائنہ کرکے اس کا خام خاکہ ایگزیبٹ پی جی تیار کیا۔ موقع کے معائنہ کے دوران اس نے استغاثے کے گواہوں ممتاز اعوان' میاں محمد اویس' محمد افضل اور رشوکت علی کے بیانات قلم بند کئے۔ آڈیو کیسٹ سننے کے بعد اس نے اس کا مسودہ مورخہ 30-3-97 کی ڈائری میں درج کیا۔ اس کے بعد اس نے اس کا مسودہ ایگزیبٹ پی 10/ایک تا دس دقار سب انسپکٹر سپیشل برانچ کے ذریعے تیار کرایا۔ 7 اپریل 1997 کو تفتیش اس سے کسی دوسرے افسر کو منتقل کر دی گئی۔ تفتیش مکمل کرنے کے بعد اس کی رائے تھی کہ یوسف نے اپنے حضرت محمدؐ ہونے کا دعویٰ کیا ہے اور اپنے ساتھیوں کو اصحاب رسول قرار دیا ہے وہ یوسف کو گرفتار نہ کرسکا کیونکہ ملزم چوہنگ سب جیل میں بند تھا جس پر اس نے ضمنی درج کی کہ عدالت مجاز سے اجازت حاصل کرنے کے بعد ملزم یوسف کو شامل تفتیش کیا جائے گا۔

7۔ اس کے بعد تفتیش سب انسپکٹر خوشی محمد کو منتقل کر دی گئی۔ 7 اپریل 1997 کو سب انسپکٹر محمد نواز نے ملزم یوسف علی کو اس کے سامنے پیش کیا۔ یوسف علی کو شامل تفتیش کیا گیا۔ پوچھ گچھ کے دوران یوسف نے کوئی بیان دینے سے انکار کر دیا تاہم اس نے اپنی حفاظت کے بارے میں کہا کیونکہ وہ اپنی زندگی کو خطرہ محسوس کر رہا تھا۔ یوسف علی کو تھانہ مسلم ٹاؤن میں رکھا گیا جہاں اسے زندگی کی جملہ سہولتیں مہیا کی گئیں۔ فائل کا جائزہ لیتے ہوئے اس نے آڈیو ویڈیو کیسٹوں کا ٹرانسکرپٹ دیکھا۔ 10 اپریل 1997 کو ملزم یوسف علی کو شامل تفتیش کیا گیا۔ یوسف علی کا بیان قلم بند کرنے اور آڈیو کیسٹیں سننے اور ویڈیو کیسٹیں دیکھنے کے بعد ریکارڈ پر کافی مواد آچکا تھا۔ نتیجتاً ملزم یوسف کو اس مقدمے میں گرفتار کرکے اس کا جسمانی ریمانڈ حاصل کیا گیا۔ 14 اپریل 1997ء کو جب خوشی محمد سب انسپکٹر تھانہ مسلم ٹاؤن لاہور میں موجود تھا اس نے استغاثے کے گواہوں ساجد منیر ڈار اور سہیل احمد کے بیان قلم بند کئے۔ 16 اپریل 1997ء کو اسے جریدہ تکبیر ایگزیبٹ نمبر 13 پی 9/52-1 بحوالہ خط نمبر 1694 ڈی ایس پی لیگل مورخہ 14-4-1994 مل گیا۔ 17 اپریل 1997 کو اس نے عبدالغفار ڈپٹی ایڈیٹر "خبریں" ملتان کا بیان اس وقت قلم بند کیا جب وہ تھانہ ملت پارک میں پیش ہوا۔ 18 اپریل 1997ء کو گواہ استغاثہ اطہر اقبال تفتیشی سب انسپکٹر کے سامنے پیش ہوا اور اس نے ویڈیو کیسٹ ایگزیبٹ پی 5 پیش کی۔ جو تفتیشی افسر نے میمو ایگزیبٹ پی ای کے ذریعے قبضے میں لے لی جس کی تصدیق استغاثے کے گواہ اطہر اور دوسروں نے کی۔ اس نے سعید ظفر اور امانت علی کانسٹیبلوں کے بیانات قلم بند کئے اس نے اطہر اقبال کا بیان بھی قلم بند کیا۔ اس نے دونوں ویڈیوز کا جیسا کہ ضمنی میں اوپر ذکر ہے ٹرانسکرپٹ ریکارڈ کیا۔ اس کے بعد اس نے آڈیو ویڈیو کیسٹوں کا ترجمہ داستغاثہ محمد سرور سے کمپیوٹر کے ذریعہ کروایا جو فائل کے ساتھ پی 10/10-1 اور پی 11/10-1 اور پی 12/19-1 کے ساتھ لف ہے۔

(جاری ہے)

نبوت کے دعویدار یوسف کذاب کو سزائے موت کا حکم

سیشن جج لاہور میاں محمد جہانگیر کے فیصلے کا متن (قسط نمبر 2)

9۔23 اپریل 1997 کو آڈیو کیسٹ ملزم یوسف کو سنوائے گئے اس نے آڈیو کیسٹ میں اپنی آواز تسلیم کی۔ ملزم سے موازنے کیلئے اپنی آواز ریکارڈ کرانے کو کہا گیا لیکن اس نے آواز ریکارڈ کرانے سے انکار کر دیا۔ 24 اپریل 1997 کو ایس پی صدر نے استغاثے کے گواہ آڈیو و ویڈیو کیسٹ اور ملزم کو فائل مقدمہ سمیت مذکورہ تاریخ کو پیش کئے جانے کو کہا۔ ایس پی صدر نے استغاثے کے گواہوں اور ملزم سے سوالات کئے۔ لیکن ملزم یوسف نے بیان ریکارڈ نہیں کرایا۔ ایس پی صدر نے آڈیو کیسٹ سنے' ویڈیو کیسٹ بھی دیکھے جس کے بعد ایس پی نے چالان پیش کئے جانے کی ہدایت کی جس پر ملزم کے خلاف مقدمے کی سماعت کیلئے چالان پیش کر دیا گیا۔ فرد جرم عائد کئے جانے کے بعد استغاثے نے مجموعی طور پر 14 گواہ پیش کئے۔ ان کے بیانات لفظ بہ لفظ درج ذیل ہیں۔

گواہ استغاثہ نمبر 1: ڈاکٹر محمد اسلم ملک ولد ملک نیاز علی ذات ککے زئی ڈاکٹر (بریگیڈیئر) ریٹائرڈ سکنہ G-10 عسکری اپارٹمنٹس چودھری خلیق الزماں روڈ کراچی حلفاً بیان کرتا ہوں۔

میں اس مقدمے کے ملزم یوسف کو 1988 یا 1989 سے جانتا ہوں۔ میری اس سے ملاقات اپنے دوست عبدالواحد کے مکان نمبر 3 واقع ڈی سیکٹر 9 کلفٹن کراچی میں 1988 میں ہوئی۔ میرے دوست عبدالواحد نے مجھے بتایا کہ ایک مذہبی شخص ان کے گھر آرہا ہے جو نماز مغرب کے بعد دین کے بارے میں بیان کرے گا۔ ملزم یوسف میرے دوست کے گھر آیا۔ ملزم نے سورۃ اخلاص کی تفسیر بیان کی جو مجھے اچھی لگی۔ چار پانچ ماہ بعد میرے دوست نے پھر مجھے محفل میں شرکت کیلئے کہا میں نماز مغرب کے بعد محفل میں شریک ہوا۔ ملزم یوسف نے پیغمبر اسلامؐ کی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی اور پھر جب بھی ملزم میرے دوست کے گھر آیا مجھے محفلوں میں شرکت کیلئے بلایا گیا۔ 1995 میں ملزم یوسف نے نماز مغرب کے بعد میرے دوست کے گھر اکیلے مجھ سے ملاقات کی اور پوچھا کہ اگر مجھ پر حقیقت منکشف کر دی جائے تو میں اس سلسلے میں کس قدر قربانی دے سکتا ہوں میں کسی حد تک متذبذب تھا۔ ملزم یوسف نے مجھ سے دو لاکھ روپے کی ادائیگی کیلئے کہا' میں نے کہا میں اس کا انتظام نہیں کر سکتا۔ بہر حال میں نے معاملہ التواء میں ڈال دیا۔ پھر 1995 کے آخر میں ملزم یوسف نے اپنی خواہش پر عمل درآمد کی ہدایت کی۔ مجھے یہ ہدایت نماز مغرب کے بعد اپنے دوست عبدالواحد کے گھر کی گئی۔ میں نے جواب دیا کہ میں اس کی آئندہ آمد کے موقع پر اس کا انتظام کر دونگا۔ ستمبر 1995 میں ملزم یوسف میرے دوست کے گھر آیا جسے میں نے بتایا کہ میں نے دو لاکھ روپے کا انتظام کر لیا ہے اس پر ملزم یوسف دوسرے دن نماز کے بعد میرے گھر آیا میں نے اسے دو لاکھ روپے ادا کر دیئے۔ پھر اگلے جمعے ملزم یوسف نے اپنے مریدوں کے ہمراہ عسکری اپارٹمنٹ میں واقع ہماری مسجد میں نماز جمعہ میں شرکت کی۔ نماز جمعہ کے بعد ملزم اپنے ساتھیوں کے ہمراہ میرے گھر آیا جہاں تھوڑی دیر بعد اس نے مجھ پر حقیقت منکشف کئے جانے کو کہا۔ پھر کھڑے ہو کر اس نے "انا محمد" کہا جس پر مجھے بہت حیرت ہوئی کیونکہ کوئی اپنے بارے میں حضرت محمدؐ ہونے کا دعویٰ نہیں کر سکتا جبکہ حضرت محمدؐ مدینہ میں ہیں میں نے بھانپ لیا کہ یہ شخص اپنے محمد ہونے کا دعویٰ کر رہا ہے میری حیرت ختم نہیں ہوئی تھی کہ ملزم یوسف کے ساتھیوں نے میری گردن میں ہار ڈال دیئے اس کے بعد ملاقات ختم ہو گئی۔ ملزم یوسف اپنے ساتھیوں کے ہمراہ میرے گھر سے چلا گیا۔ ملزم یوسف اس کے ساتھیوں اور میرے علاوہ اس ملاقات میں کوئی دوسرا موجود نہیں تھا۔ اس کی میرے گھر سے روانگی کے بعد میں نے یہ سوچا کہ آیا مجھے اس قسم کی ملاقاتیں جاری رکھنی چاہئیں یا نہیں میں نے فیصلہ کیا کہ ملزم یوسف سے ملاقات کا سلسلہ جاری رکھوں گا۔

چند ماہ بعد مغرب کے بعد میں اپنے دوست کے گھر موجود تھا۔ کموڈور ریٹائرڈ یوسف صدیقی بھی شریک محفل تھے۔ کموڈور یوسف نے ملزم یوسف سے استفسار کیا "حضرت آدم علیہ السلام کے بعد سے آپ مختلف وقتوں میں پیغمبر کی حیثیت سے ظاہر ہوتے رہے ہیں چودہ سو سال قبل بھی آپ کا ظہور ہوا اس کے بعد سے آپ اولیاء کرام کی صورت میں آتے رہے۔ چودہ سو سال پہلے اور آج میں کیا فرق ہے کون سا وقت زیادہ باوقار اور پر شکوہ تھا" جواب

میں ملزم یوسف نے کہا کہ چودہ سو سال قبل کا زمانہ پر شکوہ تھا لیکن اب شکوہ و عظمت بے مثال ہے کیونکہ اس وقت یہ "ڈیوٹی" تھی اور اب یہ "بیوٹی" ہے۔

اس مرحلے پر فاضل ڈسٹرکٹ اٹارنی نے کہا کہ گواہ کی باقی ماندہ شہادت ملزم کی موجودگی میں قلم بند کی جائے اور گواہ استغاثہ کو اگلی تاریخ کیلئے پابند کیا جائے۔ ڈسٹرکٹ اٹارنی کی طرف سے مذکورہ اجازت کی استدعا کئے جانے سے قبل گواہ نے کہا کہ اس کا بیان مکمل ہو چکا ہے تاہم اس کے باوجود ڈسٹرکٹ اٹارنی اس سے سوال کر سکتے ہیں۔ مزید برآں جرح بھی ہونا ہے اس لئے گواہ کو آئندہ تاریخ پر حاضری کیلئے پابند کیا جاتا ہے۔

آر او اے سی 2-3-2000

28-3-2000 گواہ استغاثہ نمبر 1 ڈاکٹر محمد اسلم ملک نے دوبارہ حلفاً بیان کیا ملزم یوسف آج موجود ہے جس نے اپنے لئے انا محمد کا لفظ استعمال کیا اور دوسری باتیں کہیں جو میں نے گزشتہ تاریخ سماعت پر بیان کی تھیں۔ میں ملزم کی شناخت کرتا ہوں میں ملزم یوسف کے ساتھ جو عدالت میں موجود ہے ملتا رہا ہوں' میں بعد میں بھی ملزم یوسف سے صرف اس لئے ملتا رہا ہوں کہ اس کے پس منظر میں کار فرما عنصر کا سراغ لگا سکوں۔

XXX جرح سلیم عبدالرحمان وکیل صفائی۔ گواہ کو پابند کیا گیا مقدمہ آج دوبارہ دو بجے پیش ہو۔

آر او' اے سی 28-3-2000 گواہ استغاثہ نمبر 1 ڈاکٹر محمد اسلم ملک حلفاً بیان کر دنگا۔

XXX جرح وکیل صفائی محمد سلیم عبدالرحمان:

یہ درست ہے کہ انگریزی کا لفظ (Liar) لائر' عربی لفظ کذاب کے مترادف ہے یہ درست نہیں کہ میں نے پاکستان آرمی میں کبھی بریگیڈیئر کی حیثیت سے خدمات سرانجام نہیں دیں۔ میں نے بحریہ میں خدمات سرانجام دیں لیکن بری فوج میں میرا عہدہ بریگیڈیئر کا تھا مجھے آرمی سے بریگیڈیئر کی حیثیت سے ریٹائرمنٹ دی گئی۔ یہ درست ہے کہ میں نے پاک بحریہ میں کموڈور کی حیثیت سے خدمات سرانجام دیں۔ رضاکارانہ طور پر کہا پاک بحریہ میں کموڈور پاک آرمی کے بریگیڈیئر کا ہم مرتبہ ہے میں نے ریڈیالوجی کے شعبہ میں سپیشلائزیشن کی ہے۔ اگر کسی مریض کے بارے میں میرا یہ تاثر ہو کہ اس کی ہڈی ٹوٹی ہوئی ہے تو میں اسے ڈاکٹر یا سپیشلسٹ کے پاس بھیجوں گا جو ایکسرے کا ماہر ہے یہ درست ہے کہ ایکسرے دیکھنے کے بعد میں اپنے قیاس کی تصدیق کر دونگا کہ آیا ہڈی ٹوٹی ہوئی ہے یا نہیں۔ میری یادداشت پہلے ہی اچھی ہے کیونکہ میں اب بھی ہسپتال میں کام کر رہا ہوں میرا بیان پولیس نے قلم بند کیا ہے۔ بیان کراچی میں 20-4-97 کو شام کے وقت محمد اکرم رانا کے گھر میں قلم بند کیا گیا۔ میرا بیان قلم بند کئے جانے کے وقت کوئی موجود نہیں تھا۔ نعمان الٰہی' محمد اکرم' یوسف صدیقی' محمد ارشد اور محمد علی ابوبکر محمد اکرم رانا کے گھر موجود تھے لیکن وہ میرا بیان قلم بند کئے جانے کے وقت موجود نہیں تھے۔ مجھے اپنا بیان قلم بند کئے جانے کے ٹیلی فون پر محمد اکرم رانا نے مطلع کیا تھا۔ سب انسپکٹر خوشی محمد نے میرا بیان قلم بند کیا تھا۔ یہ کہنا درست نہیں کہ میرا بیان قلم بند کئے جانے کے موقع پر استغاثے کے گواہوں کی موجودگی میں انتظامات کئے۔ پولیس نے مجھے بتایا کہ میرا بیان لاہور میں یوسف کے خلاف درج ایک مقدمے کے سلسلے میں قلم بند کرنا مطلوب ہے۔ مجھے مقدمے کی نوعیت کے بارے میں بتایا گیا۔ یہ تاثر دینا درست نہیں کہ سازش کے نتیجے میں میں نے دوسروں کو مقدمے میں گواہ بننے کی ترغیب دی۔ میں اکرم رضا کو 1992 سے جانتا ہوں۔ کموڈور مسٹر صدیقی سے میری واقفیت 1988 سے ہے۔ نعمان الٰہی سے میری شناسائی 1993 سے ہے۔ یہ درست ہے کہ نعمان الٰہی اور اکرم رضا میرے مرید ہیں' یہ درست ہے کہ میں ان کا مرشد ہوں' یہ ضروری نہیں کہ مرید مرشد کی اطاعت کرے' مرشد اور مرید کے درمیان تعلق رہنمائی کا ہے۔ سوائے ان افراد کے جن کا ذکر پہلے ہو چکا ہے استغاثے کا کوئی دوسرا گواہ میرا مرید نہیں ہے۔ یہ درست نہیں کہ مذکورہ گواہوں کو بلانے اور انہیں گواہ مقدمہ بنانے کیلئے میں نے روحانی تصرف کیا۔ انہیں گواہ مقدمہ بنانے کیلئے کسی روحانی تصرف کے استعمال کی ضرورت نہیں تھی کیونکہ مذکورہ افراد کا اس مقدمے میں گواہ بننا ان کا اپنا مسئلہ اور خیالات کے مطابق ہے میں نے ضابطہ فوجداری کی دفعہ 61 کے تحت اپنے بیان میں دو لاکھ روپے کی رقم کی ملزم کو ادائیگی کا یقیناً ذکر کیا تھا۔ جب اگزیبٹ پی اے کے حوالے سے موازنہ کیا گیا کہ اس میں دو لاکھ روپے کی ادائیگی یا اس کی تجویز کا کوئی ذکر نہیں تو گواہ نے کہا مجھے یاد نہیں میں نے پولیس کے سامنے کہا تھا کہ ملزم یوسف نے خود کو امام وقت قرار دیا تھا۔ عبدالواحد کے خاندان سے میری ملاقات اگست 1996 میں ان کے گھر پر ہوئی۔ عبدالواحد سے میرا کوئی بالواسطہ یا بلاواسطہ رابطہ نہیں تھا۔ 1996 کے بعد وہ کبھی میرے گھر نہیں آیا مجھے یاد ہے کہ کموڈور یوسف صدیقی دوسروں کے علاوہ ملزم یوسف کی طرف سے انا محمد کہہ کر اپنے محمد ہونے کا اعلان کئے جانے کے موقع پر موجود تھا۔ اس موقع پر فاضل وکیل صفائی نے بتایا کہ اس نے لفظ "کہا" استعمال کیا ہے "اعلان" نہیں۔ اس اعتراض پر حتمی جرح کے موقع پر غور کیا جائے گا' بیان جاری رہے۔

XXX جرح وکیل صفائی:

مجھے مقدمے کے اندراج کے بارے میں 20 اپریل 1997 کو معلوم ہوا۔ جب سب انسپکٹر خوشی محمد میرا بیان قلم بند کرنے کیلئے آیا میرا پہلا جواب اس سوال کے جواب میں تھا کہ مجھے 20 اپریل 1997 کو مقدمے کے اندراج کا علم ہوا۔ اس سے پہلے نہیں۔ میں نے کسی اخبار میں 20 اپریل 1997 سے قبل مقدمے کے اندراج کے بارے میں نہیں پڑھا میں روزنامہ اخبار نوائے وقت کراچی پڑھتا ہوں' کوئی دوسرا اخبار نہیں پڑھتا ہوں مجھے یاد نہیں میں نے 20 اپریل 1997 کے بعد کسی اخبار میں مقدمے کی کارروائی کے بارے میں پڑھا ہو میں نے مقدمے کے مستغیث اسماعیل شجاع آبادی سے 20 اپریل 1997 سے دو یا تین ماہ بعد لاہور میں ملاقات کی۔

(جاری ہے)

نبوت کے دعویدار یوسف کذاب کو سزائے موت کا حکم

کذاب نے خود کو "انا محمدؐ" کہہ کر پیغمبری کا اعلان کیا' عدالتی فیصلے کا متن (قسط نمبر 3)

یہ غلط ہے کہ میں ان سے مقدمے کے اندراج سے قبل ملا تھا میں گزشتہ دس سال سے کبھی ملتان نہیں گیا۔ میں نے لاہور میں مستغیث سے معلوم کرنے کیلئے کہ کیا ہو رہا ہے اور مقدمے کی کیا صورت حال ہے ملاقات کی تھی۔ میں نے مذکورہ تاریخ کے بعد مستغیث سے ملاقات کی تھی۔ دوسری بار مستغیث سے اس وقت ملا جب ملزم کی ضمانت کے معاملے پر لاہور ہائی کورٹ میں کارروائی زیر غور تھی۔ میری مستغیث سے لاہور ہائی کورٹ کے احاطے میں ملاقات ہوئی۔ یہ درست نہیں کہ میں مستغیث کے ہمراہ اس وقت لاہور ہائی کورٹ میں موجود تھا جب درخواست ضمانت پر بحث ہو رہی تھی۔ میں اپنے بارے میں دعویٰ نہیں کرتا کہ میں مذہب سے پوری طرح آگاہ ہوں میں نے مذہب اسلام پر دو کتابیں لکھی ہیں ان کے نام "شان حضورؐ بہ زبان حق" اور "عظمت قرآن بہ فرمان رحمان" ہیں۔ میں اس بارے میں کوئی رائے ظاہر نہیں کر سکتا کہ اسلامی قانون یا برطانوی قانون کے مطابق ایک ملزم کو مقدمے سے قبل بے گناہ تصور کیا جاتا ہے۔ اس مرحلے پر شکایت کنندہ کے وکیل مسٹر اسماعیل قریشی نے اعتراض کیا کہ گواہ سے قانون کے بارے میں اس کا علم جاننے کیلئے ایسے سوالات نہیں پوچھے جاسکتے اس اعتراض کا بھی حتمی دلائل کے مرحلے پر جائزہ لیا جائے گا۔ عدالت کا وقت ختم ہو چکا ہے گواہ کو آئندہ تاریخ کیلئے پابند کیا جاتا ہے۔

آر او اے سی 28-3-2000

29-3-2000 پی ڈبلیو ون ڈاکٹر محمد اسلم

دوبارہ حلفاً بیان کرتا ہے۔

XXX جرح وکیل صفائی:

مجھے یاد نہیں کہ کب ملزم یوسف کو مقدمے میں گرفتار کیا گیا۔ مجھے وہ مہینہ بھی یاد نہیں جس میں اسے گرفتار کیا گیا۔ جب میرا بیان قلم بند کیا گیا تو مجھے پتہ چلا کہ ملزم یوسف کو اس مقدمے میں گرفتار کیا گیا ہے۔ مجھے ابوبکر کے ذریعے معلوم ہوا کہ ملزم یوسف ایک ڈائری رکھتا تھا میں نے اس ڈائری کی فوٹو کاپیاں دیکھی ہیں۔ یہ درست ہے کہ ہفت روزہ تکبیر کراچی سے شائع ہوتا ہے میں اس جریدے کے رپورٹر طاہر کو جانتا ہوں وہ میرے پاس آیا تھا میں نے اس کے سامنے اپنے خیالات کا اظہار کیا مجھے معلوم نہیں کہ آیا طاہر اس مقدمے میں گواہ ہے؟ میں نے اسے بتایا کہ ملزم یوسف نے خود کو انا محمد کہہ کر اپنے پیغمبر ہونے کا دعویٰ کیا ہے میں نے طاہر کے سامنے ان خیالات کا اظہار کیا تھا مجھے اس کی تفصیل یاد نہیں۔ مجھے یاد نہیں کہ آیا پہلی بار ملزم کے خلاف الزامات تکبیر میں شائع ہوئے تھے تاہم یہ تکبیر میں شائع ہوئے۔ یہ کہنا درست نہیں کہ ملزم یوسف کے خلاف الزامات ہماری تحریک پر شائع ہوئے۔ یہ درست ہے کہ تصویریں جریدے میں شائع ہوئیں یہ کہنا درست نہیں کہ جریدے میں شائع ہونیوالی تصویریں میں نے مہیا کی تھیں۔ میں میگزین کا وہ ایڈیشن نہیں بتا سکتا جس میں تصویریں شائع ہوئیں تاہم مجھے یاد ہے کہ میگزین اپریل کے مہینے کا تھا۔ مجھے یہ یاد نہیں کہ یہ ایڈیشن اپریل کے شروع میں شائع ہوا یا آخر میں' یہ کہنا درست نہیں کہ میری یادداشت درست نہیں۔ یہ درست ہے کہ کتاب "عظمت قرآن و فرمان رحمان" "بشر اور انسان" "ایگزیبٹ ڈی بی بحیثیت مصنف میری لکھی ہوئی ہیں۔ مسلمان کا مطلب ایسا شخص ہے جو کلمہ طیبہ "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" پڑھتا ہو۔ یہ درست ہے کہ کتاب کا ایک انتساب ہے۔ یہ کتاب فیصل آباد میں شائع ہوئی اس کا ایڈیشن جنوری 1996 میں مجھے ملا۔ میری ملزم یوسف سے ملاقات آخری مرتبہ اگست 1998 میں عبدالواحد کے مکان پر عبدالواحد کی موجودگی میں ہوئی۔ یہ درست نہیں کہ میں ملزم یوسف کا مرید ہوا تھا' میں اچھرہ لاہور سے صوفی غلام رسول کا مرید ہوں جو وصال کر چکے ہیں۔ میں نہیں جانتا کہ ملزم یوسف نے کس کی بیعت کی تھی۔ یہ درست ہے کہ کتاب کے انتساب میں یوسف کیلئے جو عدالت میں موجود ہے میں نے لفظ ابوالحسن استعمال کیا تھا۔ رضاکارانہ طور پر کہا میں نے کتاب اور اس کا انتساب اشاعت کیلئے ستمبر 1995 میں بھیجا تھا۔ چھپنے کے بعد کتاب جنوری 1996 میں میرے پاس آئی۔ جب میں نے کتاب لکھی یا اس کا مسودہ اشاعت کیلئے بھیجا اس وقت ملزم یوسف کی اصلیت مجھ پر واضح نہیں ہوئی تھی۔ میں نے ناشر سے کتاب کا انتساب یا مذکورہ یا مخصوص لفظ حذف کرنے کو نہیں کہا تھا۔ رضاکارانہ طور پر کہا اس کیس کی وجہ یہ ہے کہ ملزم یوسف کے اعلان کے بعد میں نے محض اس عنصر کی حقیقت جاننے کیلئے جس کی بنیاد پر اس نے اپنے محمد ہونے کا اعلان کیا تھا اس کے ساتھ رہنے کو ترجیح دی تھی۔ کتاب کے انتساب میں

جن الفاظ کا حوالہ دیا گیا ہے میں نے انہیں حذف کرنا ضروری نہیں سمجھا۔ رضاکارانہ طور پر کہا بعد کے ایڈیشنوں میں الفاظ جن کا پہلے ذکر کیا گیا ہے استعمال نہیں کئے گئے حتیٰ کہ وہ الفاظ بھی جن کا پہلے ذکر کیا گیا ہے بعد کے کسی ایڈیشن میں کبھی نہیں لکھے گئے۔ بعد میں ملزم یوسف نے انتساب کے الفاظ "مجھے کیا عطا کیا گیا بلکہ کیا نہیں عطا کیا گیا" شامل کرائے۔ چونکہ میں نے اس کی تعریف میں اس کے کہنے پر انتساب کے الفاظ لکھے تھے کیونکہ میں اس کے ساتھ تھا۔ کتاب ایگزیبٹ ڈی بی ملزم یوسف کے کہنے پر نہیں لکھی گئی۔ میں نے سنا ہے کہ مرید بالعموم اپنے مرشد کو تحائف دیتے ہیں اور یہ غلط ہے کہ میں نے ملزم یوسف کو دو لاکھ روپے بطور نذرانہ پیش کئے خود کہا کہ یہ رقم مجھ سے جبر کے تحت وصول کی گئی۔ یہ درست ہے میں نے یہ رقم مذکورہ طریقے سے بندوق کی نوک پر ادا نہیں کی۔ میری مالی حالت مستحکم ہے' یہ درست ہے کہ ملزم یوسف کی جانب سے کی جانیوالی بعض تردیدیں نوائے وقت کے 24`26`27`29 تاریخ کے 1997 کے ایڈیشنوں میں شائع ہوئیں جو میں نے پڑھیں۔

گواہ کو آئندہ تاریخ کیلئے پابند کیا جاتا ہے۔

آر او اے سی 29-3-2000

30-3-2000 پی ڈبلیو ا ڈاکٹر محمد اسلم

تجدید حلف کے ساتھ

XXX جرح وکیل صفائی مسٹر سلیم عبدالرحمان:

اس مرحلے پر فاضل وکیل صفائی گواہ سے روزنامہ نوائے وقت مورخہ 26-3-97 میں شائع ہونیوالی ایک خبر کے حوالے سے سوال کرنا چاہتے ہیں۔ فاضل وکیل صفائی ایک تصدیق شدہ دستاویز کی فوٹو سٹیٹ نقل یہ کہہ کر پیش کر رہے ہیں کہ دستاویز کی اصل ان کے پاس ہے لیکن وہ اصل مہیا نہیں کر سکتے۔ اس دستاویز کی تصدیق شدہ فوٹو کاپی کی بنیاد پر گواہ سے سوال نہیں کر سکتے جب تک اصل مہیا نہ کر دی جائے۔ اگر وکیل صفائی چاہیں تو روزنامہ نوائے وقت سے متعلقہ ریکارڈ طلب کر سکتے ہیں اس مرحلے پر سوال اس وقت تک کیلئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

XXX جرح وکیل صفائی مسٹر سلیم عبدالرحمان:

میں ملزم یوسف کے ساتھ ان ملاقاتوں کی تعداد نہیں جانتا جو میں نے دسمبر 1995 کے بعد یا اگست 1996 سے قبل اس کے ساتھ کیں۔ ممکن ہے پانچ یا چھ نشستوں میں شریک ہوا ہوں۔ مجھے اس دوران ان نشستوں میں زیر بحث آنیوالے مخصوص موضوع یاد نہیں۔ تاہم ان نشستوں میں قرآن حکیم کے متعلق بعض موضوعات پر تبادلہ خیال ہوا۔ ان نشستوں میں قمار بازی' مے نوشی اور زنا کے بارے میں کوئی بات نہیں ہوئی۔ پھر کہا میں پہلے ہی ان قابل اعتراض موضوعات کے بارے میں بتا چکا ہوں جن پر ملزم یوسف نے بات کی تھی۔ میں ملزم کے ذہن میں موجود لفظ تجسس کے معنی نہیں جانتا لیکن میں سمجھتا ہوں کہ تجسس کا مطلب اصلاح حاصل کرنا ہے۔ ملزم نے اگست 1996 سے 20 اپریل 1997 کے درمیان دو دعوے اور اعلانات کئے میں نے ان کی نشاندہی نہیں کی۔ کیونکہ میں قانون اپنے ہاتھ میں نہیں لے سکتا اور یہ کہ میں نے ملزم کے کھلے عام اعلانات کی بھی نشاندہی نہیں کی۔ یہ کہنا درست نہیں کہ میری خاموشی دانستہ تھی۔ یہ کہنا بھی درست نہیں کہ میں نے دفعہ 161 کے تحت اپنے بیان میں دانستہ طور پر ماہ دسمبر 1995 کا ذکر نہیں کیا۔ ملزم یوسف میرے ساتھ اپنے تعلق سے آٹھ نو سال میں نارمل دکھائی دیتا تھا۔ ملزم یوسف کے ساتھ آٹھ نو سال کے دوران میرے تعلقات معمول کے اور اچھے تھے۔ ملزم یوسف کی جانب سے انا محمد کا اعلان اپنی وضاحت خود ہے اس لئے اس کی جانب سے اس بارے میں مزید کسی وضاحت کی ضرورت نہیں ہے یہ درست نہیں کہ ملزم نے انا محمد بن عبداللہ نہیں کہا تاہم اس نے انا محمد ہونے کا اعلان کیا۔ وکیل صفائی نے جس انداز میں انا محمد کہا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ مذاق کر رہا ہے لیکن جب ملزم نے اپنے لئے انا محمد ہونے کا اعلان کیا تو اس کا انداز اور طور طریقہ ایسا تھا جس سے صاف ظاہر تھا کہ وہ اپنے پیغمبر حضرت محمدؐ ہونے کا اعلان کر رہا ہے۔ یہ کہنا غلط ہے کہ تاثر ہمیشہ تاثر ہوتا ہے لیکن یہ تصدیق شدہ کوئی چیز ہے یہ درست نہیں کہ اگر کوئی شخص کسی چیز کا تاثر دیتا ہے یا جیسے تاثر دیا جا رہا ہو پھر کہا ملزم کی جانب سے دیا جانیوالا تاثر سو فیصد درست اور مصدقہ تھا۔

میں نے مولانا عبدالرحمان اشرفی کی تحریر کردہ کوئی کتاب نہیں پڑھی۔ میں نے مولانا عبدالستار نیازی کی طرف سے اس مقدمے کے بارے میں دیئے جانیوالے بیانات پڑھے ہیں مجھے یاد نہیں کہ میں روزنامہ نوائے وقت کے لاہور ایڈیشن میں 9 جولائی 1997 کو شائع ہونیوالا مولانا عبدالستار نیازی کا اخباری بیان پڑھا ہے میں نے مولانا عبدالستار نیازی کا نام بحیثیت رکن قومی اسمبلی سنا ہے۔ پھر کہا عالم دین کی حیثیت سے میرا ان سے کوئی تعلق نہیں میں نے مقدمے کی ایف آئی آر نہیں پڑھی۔ یہ کہنا درست نہیں کہ ملزم یوسف نے میرے ساتھ ملاقاتوں میں پیغمبر اسلامؐ کے ساتھ اپنی گہری محبت اور وابستگی کا اظہار کیا تھا۔ پھر کہا کہ ملزم نے حضرت محمدؐ عربی کی بجائے کسی اور سے اپنی محبت کا اظہار کیا تھا۔ محمد عربیؐ سے مراد مکہ میں پیدا ہونیوالا ہے جو ہجرت کے بعد مدینے چلے گئے۔ ملزم نے مجھ سے اپنی ملاقاتوں کے دوران پیغمبر اسلام کے بارے میں کہا۔ ان نشستوں میں باقاعدگی سے درود شریف نہیں پڑھا گیا یہ درست ہے کہ اللہ باطن (اندر کی حالت) جانتا ہے۔ یہ صلاحیت اللہ کی جانب سے کسی کو عطا کی جاسکتی ہے۔ یہ درست ہے کہ میں مذکورہ افراد میں سے نہیں۔ یہ درست ہے کہ ملزم یوسف نے میری امامت میں میرے پیچھے اپنے انا محمد ہونے کے اعلان سے قبل نماز پڑھی۔ ایسا ہو سکتا ہے کہ کوئی پیغمبر کسی دوسرے کے پیچھے نماز پڑھے لیکن یہ میرے علم میں نہیں' یہ درست ہے کہ اگر اسماعیل قریشی نے مقدمہ درج نہ کرایا ہوتا تو میں یہ مقدمہ درج نہ کرواتا۔ یہ درست ہے کہ میں نے اس مقدمے کو محض ختم نبوت کے پلیٹ فارم کی حیثیت سے استعمال کیا۔ یہ درست ہے کہ میرا تعلق نقشبندی اور قادری سلسلے کے مکاتب فکر سے ہے۔ گواہ کو آئندہ تاریخ کیلئے پابند کیا گیا۔

(جاری ہے)

نبوت کے دعویدار یوسف کذاب کو سزائے موت کا حکم

"کوئی دیکھ سکتا ہے دیکھ لے' پہچان سکتا ہے تو پہچان لے" "پیغمبر ہم میں موجود ہیں" کذاب

سیشن جج لاہور میاں محمد جہانگیر کے فیصلے کا متن (قسط نمبر 4)

آر او اینڈ اے سی 30-3-2000

5-4-2000 گواہ استغاثہ نمبر ایک ڈاکٹر محمد اسلم حلفاً بیان کرتا ہے

XXX جرح فاضل وکیل صفائی

میں نے پولیس کے سامنے یہ نہیں کہا کہ ملزم یوسف کی طرف سے انا محمد کے اعلان کے باوجود میرا ملزم سے رابطہ رہا میں نے پولیس کو دسمبر 1995 کے بارے میں نہیں بتایا۔ جس میں ملزم یوسف نے خود کو "انا محمد" کہا تھا' یہ درست ہے کہ میں نے پولیس سے مقدمے کی نوعیت اور میرا بیان قلم بند کئے جانے کی وجہ کے بارے میں پوچھا تھا۔ پولیس نے مجھے بتایا کہ ملزم یوسف نے اپنے "انا محمد" ہونے کا اعلان کیا ہے۔ پولیس نے مجھے اس ضمن میں کچھ میرے علم میں ہونے کے بارے میں پوچھا' پولیس نے مجھے اس مقدمے کے مستغیث کے بارے میں بھی بتایا۔ یہ درست نہیں کہ میں نے اس مقدمے کی کارروائی میں بے حد دلچسپی لی۔ جب مستغیث کے وکیل مسٹر اسماعیل قریشی کے طلب کئے جانے پر میں ہائیکورٹ میں آیا میں نے ملزم یوسف کے دعوے کے بارے میں اخبارات میں پڑھا تھا کہ ختم نبوت پر یقین رکھتا ہے بہرحال مجھے ملزم یوسف کی طرف سے استعمال کئے جانے والے اصل فقرے یاد نہیں۔ مجھے یاد نہیں کہ ملزم یوسف نے اپنے دعوے میں کلمہ طیبہ استعمال کیا' مجھے صرف ملزم یوسف کے دعوے کا مفہوم یاد ہے۔ ملزم یوسف کی تردید کہ اس کے دعوے اور اعلان کا مفہوم یہ تھا کہ اس نے اپنے "انا محمد" ہونے کا کبھی اعلان نہیں کیا لیکن میں اس اعلان سے مطمئن نہیں تھا کیونکہ اس نے مذکورہ اعلان میری موجودگی میں کیا تھا۔ میں نے سنا تھا کہ اس کے اپنے "انا محمد" ہونے کے اعلان پر خاصا شور شرابا ہوا تھا۔ اس لئے اس نے اخبار میں اعلان کی ضرورت محسوس کی۔ میں لاہور میں اپنے مریدوں کے اجلاس نہیں کرتا لیکن لاہور میں اپنے مرشد کے عرس میں شریک ہوتا ہوں۔ لاہور میں بھی میرے کچھ مرید ہیں میں ساجد نامی کسی شخص کو نہیں جانتا میں سہیل ضیا کو جانتا ہوں لیکن وہ میرا مرید نہیں ہے میں ذاتی طور پر جانتا ہوں کہ سہیل ضیا اس مقدمے میں گواہ ہے۔ میں نے پولیس سے یہ نہیں پوچھا کہ اسے میرا نام کس نے دیا ہے پھر کہا کہ اکرم رانا نے نام دیا تھا۔ میں یہ جاننا ضروری نہیں سمجھتا کہ پولیس کو میرا نام کس نے دیا تھا۔ نعمان' رانا اکرم کا داماد ہے مجھے معلوم نہیں کہ پولیس ملازم ایک رات رانا اکرم کے ساتھ ٹھہرے۔ اگر کوئی میرے سامنے کلمہ طیبہ پڑھتا ہے میں اس کی حقیقت کا جائزہ لوں گا اور سب سے پہلے اس شخص کی شخصیت پر غور کرونگا۔ کسی نئے شخص کے اندازے کے بارے میں میرا اصول اس شخص سے مختلف ہوگا جسے میں گزشتہ کئی سالوں سے جانتا ہوں۔ میں نئے شخص کے ضمن میں پہلے اس کے کلمہ طیبہ پڑھنے کا انداز دیکھنا چاہتا ہوں میں نے یہ نہیں پڑھا کہ جو بھی شخص کلمہ طیبہ پڑھتا ہے وہ صحیح طور پر مسلمان ہے یہ درست نہیں کہ میرا جواب صحیح بخاری شریف کی پہلی حدیث کے منافی ہے۔ یہ کہنا درست نہیں کہ عدالت میں ملزم یوسف کی طرف سے "انا محمد" کے اعلان کے بعد میرا اس سے تعلق رکھنے کی حد تک بیان جدت کی سوچ اور من گھڑت کہانی ہے۔ یہ کہنا بھی درست نہیں کہ ملزم یوسف سے میرا اختلاف دسمبر 1996 میں شروع ہوا۔ یہ کہنا درست نہیں کہ میں نے عدالت میں غلط بیانی کی۔ یہ کہنا درست نہیں کہ ملزم یوسف کی طرف سے انا محمد ہونے کا اعلان میرے خیال میں جرم نہیں پھر کہا میرے خیال میں اس نے غلط بات کہی تھی لیکن مجھے یہ یقین نہیں تھا کہ اس کا کہنا پاکستان کے ضابطہ فوجداری کے تحت جرم ہے۔ میں نے سنا ہے کہ حضرت محمدؐ نے فرمایا ہے کہ جو بھی (حضرت محمدؐ) کے بعد نبی ہونے کا دعویٰ کرے گا وہ مردود ہے۔ وہ شخص بھی مردود ہے جو غلط الزامات عائد کرے گا۔ یہ بات میرے علم میں ہے کہ ملزم یوسف نے بعض کتابیں لکھی ہیں یہ بات بھی میرے علم میں ہے کہ ملزم یوسف نے اخبار پاکستان میں بہت سے مضامین لکھے ہیں۔ میں نے یہ تمام مضامین نہیں پڑھے میں نے ملزم محمد یوسف کے اس مضمون سے اختلاف کیا ہے جو اس نے اخبار میں امام وقت کے بارے میں لکھا ہے۔ پھر خود کہا کہ ایسے مضامین سے عدالت میں میرے موقف کو تقویت پہنچی ہے کہ ملزم یوسف نے ان مضامین میں بالواسطہ طور پر خود کو امام وقت قرار دے کر انہیں اخبار میں شائع کرایا ہے۔ یہ

درست ہے کہ ملزم یوسف نے ان مضامین میں اپنے "انا محمد" ہونے کا دعویٰ نہیں کیا۔ ملزم یوسف سے میری آٹھ نو سالہ شناسائی کے دوران مجھے معلوم ہوا کہ وہ مسلح افواج میں بھی رہا لیکن میں اس کے حالات زندگی کا پس منظر نہیں جان سکا۔ میں نے 26 مارچ 1997 کے روزنامہ نوائے وقت کے اخباری تراشے دیکھے ہیں جن کی مصدقہ کاپی ایگزیبٹ ڈی سی ہے۔

نوٹ: مذکورہ سوال کے ضمن میں ملزم نے اپنے وکیل کے ذریعے اخبار کا اصل ریکارڈ طلب کئے جانے سے متعلق ایک درخواست پیش کی۔ فاضل ڈسٹرکٹ اٹارنی درخواست گزار کے وکیل کے تعاون سے اس بات پر متفق ہیں کہ اخبار کا اصل ریکارڈ طلب کئے جانے سے اس مقدمے کی کارروائی میں خاصی تاخیر ہو سکتی ہے اس لئے وکیل صفائی کو اس بات کی اجازت دی جائے کہ وہ اخباری تراشوں کی مصدقہ نقل پیش کر کے سوال پوچھ سکے۔ اس لئے وکیل صفائی کو سوال پوچھنے کی اجازت دی جاتی ہے اور درخواست ڈسپوز آف کی جاتی ہے۔

XXX جرح وکیل صفائی:

میری اطلاع کے مطابق ایگزیبٹ ڈی اے مکمل طور پر اخبار نوائے وقت کراچی میں شائع نہیں کی گئی۔ میں نوائے وقت کراچی میں شائع ہونیوالی خبر اور اخباری تراشے ایگزیبٹ ڈی سی کے درمیان فرق کی وضاحت نہیں کر سکتا۔ پھر کہا اخباری تراشوں ایگزیبٹ ڈی ڈی کے درست ہونے پر یقین نہیں رکھتا۔ یہ کہنا درست نہیں کہ میں نے ملزم کی گرفتاری کے بارے میں جھوٹ بولا ہے یہ کہنا غلط ہے کہ اگر کوئی پیغمبر اسلام کے بارے میں محمد عربیؐ کہتا ہے تو وہ پیغمبر اسلام حضرت محمدؐ کو مکہ مدینہ تک محدود کر رہا ہے' یہ توہین رسالت کے مترادف ہے۔ یہ درست ہے کہ نقشبندی' قادری مسلک سے تعلق رکھتا ہوں' میرا تعلق اہل سنت مکتب فکر سے ہے۔ میں نے حضرت عبدالقادر جیلانیؒ کی کتاب "سیکرٹس آف سیکرٹس" نہیں پڑھی جو شیخ توسن' بیرک' الجوراہی' الحلوتی نے مرتب کی ہے۔ گواہ استغاثہ کو آئندہ تاریخ کیلئے پابند کیا جاتا ہے۔

آر او اینڈ اے سی 5-4-2000

7-4-2000 گواہ استغاثہ ڈاکٹر محمد اسلم حلفاً

XXX جرح وکیل صفائی:

ملزم نے "بیوٹی" اور "ڈیوٹی" کے جو الفاظ استعمال کئے' ہیں وہ اپنی وضاحت آپ ہیں۔ میں نے علامہ اقبال کی لکھی ہوئی کتابیں مکمل طور پر نہیں پڑھیں۔ میری تاریخ پیدائش 27 جنوری 1929 ہے۔ میں نے سورۃ اعراف پڑھی ہے۔ میں نے قرآن حکیم بھی پورا پڑھا ہے' مجھے دسمبر 1995 سے قبل کسی نے نہیں بتایا کہ ملزم یوسف نے اپنے "انا محمد" ہونے کا اعلان کیا ہو۔ یہ درست ہے کہ ملزم نے "انا نبی" نہیں کہا تھا۔ میں ﷺ کا ترجمہ جانتا ہوں جو یوں ہے "ان پر اور ان کی اولاد پر صلوٰۃ ہو" "ان پر" کا مطلب خود حضرت محمدؐ ہیں۔ ہمارے پیغمبر کے نوے نام ہیں حضورؐ کے تمام نام بالخصوص اول آخر ظاہر باطن زبانی طور پر نہیں جانتا۔ اول آخر' ظاہر باطن اللہ کے صفاتی نام ہیں میں حسین بن منصور حلاج کا نام نہیں جانتا۔ یہ کہنا درست نہیں کہ میں نے عدالت میں غلط بیان دیا ہے۔ یہ درست ہے کہ میں اہلسنت ہوں میں حضرت محمدؐ کے لئے یا رسول اللہ کہتا ہوں۔ یہ غلط ہے کہ میں نے ملزم یوسف کے خلاف پرانی دشمنی کی بنا پر بیان دیا ہے۔ ملزم یوسف کرسی پر بیٹھا تھا اس نے اٹھ کر کہا "انا محمد" اس طرح اس نے اپنے "انا محمد" پیغمبر ہونے کا اعلان کیا۔

آر او اے سی 7-4-2000

20-4-2000 گواہ استغاثہ نمبر 2 بیان محمد اکرم رانا ولد رانا محمد طفیل ذات راجپوت منیجر فارماسوٹیکل کمپنی کراچی رہائشی 3 بی تھرڈ ایسٹ سٹریٹ فیز 1 ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی کراچی حلفاً بیان کیا:

میں ملزم یوسف علی کو جو عدالت میں موجود ہے جانتا ہوں میری اس سے ملاقات 1994 میں عبدالواحد کے گھر کراچی میں ہوئی ملزم یوسف علی نے عبدالواحد کے گھر ایک تقریر کی جس میں قرآن پاک کی تلاوت بھی شامل تھی۔ دوران تلاوت اس نے کہا پیغمبر اسلامؐ آج بھی دنیا میں موجود ہیں اور انسان کی شکل میں ہمارے درمیان موجود ہیں۔ عبدالواحد کے گھر میں کسی کے سوال پوچھے جانے پر کہ ہمارے پیغمبرؐ نے بہت سادہ زندگی بسر کی ملزم یوسف علی نے کہا کہ چودہ سو برس قبل روایات پرانی تھیں اب روایات جدید ہیں۔ مزید یہ کہ شکوہ نمود و نمائش آج کی ضرورت بن گئی ہے۔ دوسرے الفاظ میں جدید زندگی آج کی ضرورت ہے۔ یہ محفل جنوری یا فروری 1994 میں ہوئی۔ ملزم یوسف نے کہا کہ اگر کوئی دیکھ سکتا ہے تو دیکھ لے اگر کوئی پہچان سکتا ہے تو ہمارے درمیان پیغمبر اسلامؐ کو پہچان لے اس کے بعد محفل ختم ہو گئی۔

دوسری نشست ستمبر 1995 میں ہوئی میں نے یوسف علی سے ایک سوال پوچھا آیا وہ قرآن مقدس کی تفسیر یا تفہیم لکھ رہا ہے جس کا جواب اس نے اثبات میں دیا۔ میں نے اس کی تحریر کردہ تفسیر اور تفہیم کی ایک کاپی طلب کی جس پر اس نے پوچھا کہ میں اس کی کیا قیمت ادا کر سکتا ہوں میں یہ جواب سن کر حیران ہوا کہ قرآن شریف کی کیا قیمت ہو سکتی ہے؟ بہرحال میں نے کہا میں یہ کتاب حاصل کرنے کیلئے ایک لاکھ روپے ادا کر سکتا ہوں اس کے بعد یہ نشست ختم ہو گئی۔ مجھے ایک لاکھ روپے کی ادائیگی کیلئے بار بار پیغام ملتے رہے لیکن میں ادائیگی نہیں کر سکا پھر ایک بار میں نومبر 1995 میں یوسف علی کے شادمان لاہور میں واقع گھر میں شام کے وقت اس سے ملنے گیا مجھے معلوم ہوا کہ وہ اسلام آباد جا رہا ہے مجھے لاہور کے ہوائی اڈے پر اس کے ہمراہ جانے کو کہا گیا۔

(جاری ہے)

نبوت کے دعویدار یوسف کذاب کو سزائے موت کا حکم

درود شریف کے بعد کذاب نے آنکھیں کھلوائیں اور کہا میں "محمد مصطفیٰ" ہوں" عدالتی فیصلے کا متن (قسط نمبر 5)

لاہور کے ہوائی اڈے جاتے ہوئے گاڑی میں جس میں یوسف علی کے دوسرے ساتھی بھی سوار تھے یوسف علی نے ایک لاکھ روپے کی رقم کا مطالبہ کم کر کے پچاس ہزار روپے کر دیا۔ وقت گزرتا رہا میں پچاس ہزار روپے کی رقم نقد ادائیگی نہ کر سکا۔

پھر جب مجھے اپریل 1996 میں حج پر جانا تھا مجھے رقم کی ادائیگی کیلئے پیغام بھیجا میں نے پچیس ہزار روپے یوسف علی کو ادا کر دیئے جس پر اس نے کہا کہ تم اللہ جل شانہ کے بہت قریب آگئے ہو۔ اس لئے میں تمہاری موجودگی میں ایک حقیقت کا انکشاف کرتا ہوں۔ اس نشست میں عبدالواحد کے کلفٹن کراچی والے گھر میں بہت سے دوسرے لوگ بھی موجود تھے۔ یوسف علی مجھے دوسرے ملحقہ کمرے میں لے گیا۔ دونوں کمروں کا درمیانی دروازہ کھلا رہا اس نے مجھے آنکھیں بند کرنے کو کہا جس پر میں نے آنکھیں بند کرلیں اس نے مجھے درود شریف پڑھنے کو کہا میں نے درود شریف پڑھا اس کے بعد یوسف علی نے مجھے آنکھیں کھولنے کو کہا اور مجھ سے پوچھا کہ کیا میں نے کچھ دیکھا ہے میں نے کہا میں نے کچھ نہیں دیکھا ہے۔ اس پر ملزم یوسف علی نے مجھے سینے سے لگایا اور کہا بسم اللہ میں "محمد مصطفیٰ" ہوں اس نے مزید کہا میں نے یہ حقیقت چھپائے رکھی تم بھی اس حقیقت کو مخفی رکھو یہی "تفہیم قرآن" "تفسیر قرآن" "زندہ قرآن" اور "نور قرآن" ہے۔ یہ سن کر مجھے ایسے محسوس ہوا جیسے یوسف علی کے ادا کردہ الفاظ اور فقروں نے مجھے ہپناٹائز (عمل تنویم کے ذریعے بے سدھ) کر دیا ہو۔ میں نے محسوس کیا کہ مجھے دہری مصیبت اور آفت سے باہر نکلنا ہوگا۔ اس پر میں نے علماء سے مشورہ کیا' علماء کو مذکورہ بیان بتایا جس پر علماء نے مجھے کہا کہ مذکورہ شخص واجب القتل ہے۔

XXX جرح مسٹر سلیم عبدالرحمان وکیل صفائی

1994 میں منعقد ہونیوالی محفل میں پہنچنے سے قبل میرا ملزم یوسف علی سے تعارف تھا کیونکہ میں دوسرے علماء کرام کو سنتا تھا اس لئے میں ملزم یوسف کو بھی دوسرے علماء کی طرح سننے گیا۔ مجھے اکرم شیخ نامی ایک شخص نے ملزم یوسف علی کے بارے میں متعارف کرایا تھا۔ رضاکارانہ طور پر کہا یوسف علی کراچی میں مشہور تھا کیونکہ وہ جم خانہ بھی آیا کرتا تھا۔ میں نے ایک مرتبہ جم خانہ کراچی میں ملزم یوسف علی کی تقریر سنی تھی اس کی تقریر کا عنوان قرآن حکیم تھا۔ یہ درست ہے کہ میں بریگیڈیئر اسلم گواہ استغاثہ نمبر ایک کا مرید ہوں۔ میرے پیر نے ملزم یوسف علی کی طرف سے کی جانیوالی قابل اعتراض تقریر کے بارے میں مجھے نہیں بتایا تھا۔ پھر کہا میں نے انہیں ملزم یوسف کی قابل اعتراض تقریر کے بارے میں بتایا تھا کہ ملزم نے کہا تھا کہ میں "محمد مصطفیٰ" ہوں۔ میں نے فوری طور پر اپنے پیر کو بتایا تھا جس پر انہوں نے کہا کہ میں پہلے ہی اس مسئلے کی نشاندہی کر رہا ہوں۔ مزید یہ کہ وہ سمجھتے ہیں کہ کس قسم کا فریب کیا جا رہا ہے میں گریجویٹ ہوں میں تمام اخبارات پڑھتا ہوں مجھے ملزم یوسف علی کے خلاف مقدمے کے اندراج کا علم اپریل 1997 میں ہوا۔ میں نے مقدمے کے اندراج کے بارے میں خبر اخبار میں پڑھی۔ میں نے یوسف علی کی گرفتاری کے بارے میں بھی اخبار میں پڑھا۔ میری اس مقدمے کے مستغیث سے ملاقات ہوئی ہے۔ مقدمے کے اندراج کے بعد میری مستغیث سے ملاقات ہوئی چونکہ مجھے اس مقدمے کے حقائق کے بارے میں تشویش تھی اس لئے میں مارچ 1997 کے آخر میں مستغیث سے ملا۔ مارچ 1997 کے بعد سے مستغیث سے ملتا رہا ہوں۔ گواہ کو آئندہ تاریخ کیلئے پابند کیا گیا۔

آر او اینڈ اے سی 20-4-2000

21-4-2000 بیان گواہ استغاثہ نمبر 2 محمد اکرم رانا حلفاً بیان کیا:

XXX جرح فاضل وکیل صفائی

یہ درست ہے کہ میں مسلمان ہوں۔

نوٹ: وکیل صفائی کے ایک سوال کے جواب میں گواہ نے پانچوں کلمے سنائے' وہ چھٹا کلمہ مکمل درستگی سے نہیں سنا سکا۔

XXX جرح فاضل وکیل صفائی

یہ کہنا درست نہیں کہ میں وضو کی چار شرائط نہیں جانتا۔ میں چاروں شرائط کے نام نہیں جانتا تاہم وضو کا طریقہ جانتا ہوں۔

نوٹ: فاضل وکیل صفائی کے سوال پر گواہ نے شروع سے آخر تک وضو کا طریقہ کار بتایا۔

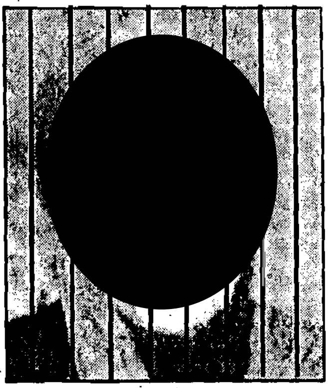

XXX جرح فاضل وکیل صفائی: دفعہ 161 کے تحت پولیس نے میرا بیان قلم بند کیا ہے میں نے پولیس کو مقدمے کے ساتھ اپنی ملاقات کا مہینہ اور سال بتایا جب اس کا ایگزیبٹ ڈی ڈی سے موازنہ کیا گیا تو وہاں ایسا درج نہیں تھا۔ میں نے پولیس کو یہ نہیں بتایا کہ اکرم شیخ نے ملزم کے ساتھ ملاقات کا انتظام کیا۔ میں نے پولیس کو یہ نہیں بتایا کہ میں ملزم یوسف سے اس کے مکان واقع شادمان لاہور میں ملا تھا۔ میں نے پولیس کو بتایا کہ جب ملزم یوسف نے اپنے "محمد مصطفیٰ" ہونے کا دعویٰ کیا بریگیڈیئر اسلم محفل میں موجود تھے۔ رضاکارانہ طور پر کہا وہ مجھ سے دور تھے۔ میں نے پولیس کو بتایا کہ میں دوسرے کمرے میں موجود تھا' درمیانی دروازہ کھلا تھا جب ایگزیبٹ ڈی ڈی سے موازنہ کیا گیا تو وہاں ایسا درج نہیں تھا۔ پولیس نے کراچی میں میرے گھر میں میرا بیان قلم بند کیا اور یہ بیان 20-4-1997 کو قلمبند کیا گیا۔ میرا بیان بریگیڈیئر اسلم کموڈور یوسف صدیقی' نعمان الٰہی' علی ابو بکر اور کیپٹن محمد ارشد کی موجودگی میں قلم بند کیا گیا۔ میں نے ٹیلی فون کے ذریعے انہیں اپنے گھر بلایا تھا۔ یہ کہنا غلط ہے کہ بریگیڈیئر اسلم وغیرہ کے علاوہ حاجی محمد حنیف' محمد حسین لاکھانی اور عاطف صدیقی بھی موجود تھے۔ پولیس نے مجھے بریگیڈیئر اسلم وغیرہ کا بیان قلم بند کئے جانے کے بارے میں بھی بتایا اس لئے میں نے انہیں اپنے گھر بلایا۔ ان کے ٹیلی فون نمبر پہلے سے میرے پاس تھے۔ یہ کہنا درست نہیں کہ سازش کے تحت سب پہلے سے وہاں موجود تھے۔ پولیس نے مجھے بتایا کہ ملزم یوسف کے خلاف خود کو "رسول اللہ" کہلوانے پر مقدمہ درج کیا گیا۔ اس ضمن میں ہمارے بیانات قلم بند کرنا ہیں۔ میں مقدمے کے گواہ استغاثہ ساجد منیر ڈار کو جانتا ہوں مجھے معلوم نہیں کہ اس نے میرا نام پولیس کو دیا میں نے پولیس سے یہ نہیں پوچھا کہ اتنے گواہ کہاں سے حاصل کئے۔ یہ کہنا غلط ہے کہ میں نے ملزم یوسف کی اہلیہ طیبہ یوسف علی سے 2 فروری 1997 کو کراچی سے لاہور ٹیلی فون پر بات کی۔ یہ کہنا درست نہیں کہ میں نے نہ صرف ملزم یوسف علی کی اہلیہ سے ٹیلی فون پر بات کی بلکہ دو مرتبہ ملزم یوسف علی کی بیٹی سے بھی بات کرنے کی کوشش کی۔ یہ غلط ہے کہ کوئی روحانی طاقت تھی جس نے میرے عزائم ناکام بنائے۔ یہ درست ہے کہ مقدمے کا گواہ استغاثہ نعمان علی میرا داماد ہے۔ یہ بھی درست ہے کہ اسلم شیخ میرے داماد کے والد ہیں میں 1992 میں اپنے مرشد کا مرید ہوا۔ میرا داماد بھی بریگیڈیئر اسلم کا مرید ہے' یہ غلط ہے کہ دسمبر 1995 میں بریگیڈیئر اسلم نے مجھے بتایا کہ ملزم یوسف نے خود کو "انا محمد" کہا تھا پھر خود کہا میں نے فی الحقیقت اپریل 1996 میں بریگیڈیئر اسلم کو ملزم یوسف کے ایسے دعوے کے بارے میں بتایا اس کے بعد ہم نے تبادلہ خیالات کیا اور انہوں نے بتایا کہ یہ پہلے بھی ان کے علم میں ہے اور ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے فراڈ کیا جا رہا ہو۔ میرے علاوہ ملزم یوسف نے یوسف صدیقی' کموڈور بریگیڈیئر اسلم' نعمان الٰہی' سہیل رضا' ساجد میر ڈار اور کیپٹن ارشد وغیرہ کی موجودگی میں بھی خود کو "رسول اللہ" کہا۔ میں اپریل 1996 میں فریضہ حج کی ادائیگی کیلئے گیا' جب واپس آیا تو جولائی تا ستمبر لوگوں نے مجھ سے رابطہ کر کے پوچھا کہ میرے ساتھ کیا ہوا تھا۔ کیونکہ ملزم یوسف کی جانب سے اپنے "رسول اللہ" ہونے کے اعلان کا سانحہ انہیں بھی پیش آیا تھا۔ اس کے بعد ملزم یوسف کے دعوے کے بارے میں اخبارات میں بھی چھپنا شروع ہو گیا۔ بعض اخباری رپورٹروں نے بھی مجھ سے رابطہ کیا میں نے یہ نہیں کہا کہ میں گواہ استغاثہ ساجد منیر ڈار کو نہیں جانتا' سہیل اور ساجد میر لاہور کے رہائشی ہیں۔ اخبارات میں معاملے کی اشاعت کے بعد میں ان سے ملتا رہا ہوں۔ میں نے ملزم یوسف کی طرف سے مارچ اور اپریل 1997 کے درمیان اس کے "رسول اللہ" ہونے کا دعویٰ بھی اخبارات میں پڑھا۔ میں نے ملزم یوسف کی جانب سے روزنامہ نوائے وقت میں شائع ہونے والی تردید بھی پڑھی۔ یہ درست ہے کہ میں نے روزنامہ نوائے وقت کا اخباری تراشہ ایگزیبٹ ڈی سی پڑھا ہے۔ جنوری 1994 میں جب ملزم یوسف سے میری پہلی ملاقات ہوئی پھر کہا 1994 کے شروع میں۔ تو اس نے کہا تھا کہ حضرت محمد محفل میں موجود ہیں اگر کسی میں دیکھنے کی طاقت ہے تو دیکھ سکتا ہے' سونگھ سکتا ہے اور شناخت کر سکتا ہے۔ مجھے ملزم یوسف کی یہ بات پسند نہیں آئی اس کے بعد میں ملزم یوسف سے لاہور اور کراچی میں ستمبر 1993 سے کل 15 یا 16 بار ملا ہوں۔ ملزم یوسف نے ان نشستوں میں بھی نہایت قابل اعتراض باتیں کیں۔ رضاکارانہ طور پر کہا بالواسطہ انداز میں چونکہ یہ سب کچھ ضروری تھا اس لئے میں نے یہ ساری باتیں پولیس کو اپنے بیان میں نہیں بتائیں۔ میں ان نشستوں میں قرآن سیکھنے کیلئے شریک ہوتا تھا' قرآن فہمی تو نہیں ہوئی لیکن ملزم یوسف نے انتہائی قابل اعتراض جملے ادا کئے۔ گواہ استغاثہ کو آئندہ تاریخ کیلئے پابند کیا جاتا ہے۔

آر او اینڈ اے ٹی 21-4-2000

24-4-2000 گواہ استغاثہ نمبر 2 محمد اکرم رانا حلفاً بیان کیا۔

XXX جرح فاضل وکیل صفائی

میں نہیں جانتا کہ آیا مقدمے کے اندراج بارے میں اخبار میں دوسرے دن چھپا تھا۔ مجھے دو تین دن کے اندر ملزم کی گرفتاری کے بارے میں معلوم ہوا جب پولیس نے مجھے طلب کیا میں نے پولیس کے روبرو بیان دیا اگر پولیس میرا بیان قلم بند نہ کرنا چاہتی تو بھی میں اپنا بیان قلم بند کرانے پر اصرار کرتا یا میں نے عدالت میں اس پر احتجاج کیا ہوتا۔ یہ کہنا درست نہیں کہ میں نے اپنا بیان بعد میں قلم بند کر دایا۔ چونکہ میں بھی چاہتا تھا کہ عینی گواہوں کے بیانات میری نگرانی میں پہلے قلم بند ہونا چاہئیں۔ پھر کہا ہر شخص بیان قلم بند کرانے کو تیار تھا۔ پہلے اخبارات اور تکبیر کو اپنے بیان کے بارے میں انٹرویو دیا تھا جو 22 اپریل 1997 کو شائع ہوا۔ پھر کہا ایسا اخبارات کی طرف سے مجھ سے رابطہ کرنے پر کیا گیا۔

(جاری ہے)

نبوت کے دعویدار یوسف کذاب کو سزائے موت کا حکم

کذاب معتقدین کو گاڑی کی چابیاں اور بیویاں پیش کرنے کی تحریک دلاتا عدالتی فیصلے کا متن (قسط نمبر 6)

"یہ درست ہے کہ ایک عالم دین جو قرآن کا مکمل علم رکھتا ہو قرآن حکیم پڑھا سکتا ہے۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ ملزم عالم دین ہے۔ رضاکارانہ طور پر کہا میرے خیال میں ملزم نے جعل سازی سے کام لیا۔ ستمبر 1995 سے قبل کی محفل میں کوئی قابل اعتراض بات نہیں تھی ورنہ کوئی ایسی محفل میں نہیں جاتا۔ ستمبر 1995 سے قبل تمام محفلوں کا انتظام لاہور یا کراچی میں کیا گیا' چار پانچ محفلیں عبدالواحد کے گھر پر منعقد ہوئیں۔ یہ درست نہیں کہ میں عبدالواحد کے گھر نہیں گیا میں کراچی میں عبدالواحد کے گھر کا محل وقوع بتا سکتا ہوں۔ میں عمومی فہم و فراست والا آدمی ہوں۔ رضاکارانہ طور پر کہا کہ معقول سمجھ اور شعور والا ہوں۔ یہ کہنا درست نہیں کہ میں ملزم کی سوچ نہیں سمجھ سکا۔ رضاکارانہ طور پر کہا کہ جب چند نشستوں میں ملزم بے نقاب ہو گیا تو میں جان گیا کہ وہ کیا ہے؟ میں نہیں جانتا کہ ملزم یوسف علی چوک یتیم خانہ لاہور کی جامع مسجد بیت الرضا میں ہر جمعہ خطبہ دیتا تھا۔ پھر کہا ایک مرتبہ میں ملزم یوسف کے ساتھ مسجد گیا تھا' ملزم مجھے اپنے ساتھ لے گیا تھا۔ ستمبر 1995 سے نومبر 1995 کے دوران میری ملزم یوسف سے دو ملاقاتیں ہوئیں۔ چونکہ مجھ سے ان دو ملاقاتوں کے بارے میں نہیں پوچھا گیا میں نے صرف ان ملاقاتوں کے بارے میں انکشاف کیا جن کے بارے میں پوچھا گیا تھا۔ میں ستمبر اور نومبر 1995 کے درمیان ہونیوالی دو محفلوں کے بارے میں نہیں بتا سکا۔ میں نہیں جانتا کہ یہ محفلیں کہاں ہوئی تھیں یہ لاہور اور کراچی میں ہو سکتی ہیں۔ یہ درست ہے کہ ملزم نے ان ملاقاتوں میں قابل اعتراض' قابل قبول یا نا قابل اعتراض باتیں کی تھیں جو اردو میں یوں ہیں۔

"اپنی شخصیت کو نمایاں کرنے کیلئے اور اس شخصیت میں دوسری شخصیت کا عکس ثابت کرنے کیلئے انسان ہونے کی وضاحت کرینگے انسان کو انسان کامل کا پرتو ہونے کا شائبہ دینگے۔ انسان کو عبد بناتے ہیں اور عباد بناتے ہیں پھر عباد میں سے یکتا عباد بناتے ہیں اور پھر یکتا محبوب ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سبحانہ تعالیٰ کے 'پھر اسی کی تشبیہہ کیلئے امام وقت اور مرد کامل فرد وحید' محبوب الوحید اور محبوب حقیقی بنتے ہیں۔ امام وقت کے علاوہ قرآن کی تفسیر کوئی نہیں جان سکتا۔ قرآن کی اعلیٰ ترین تفسیریں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ' حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ' حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ' حضرت علی کرم اللہ وجہ' اصحاب کرام' آئمہ اہل بیت اور جاری و ساری امام وقت ہیں۔ یہ قرآن ناطق بھی ہیں۔ اعلیٰ ترین تفسیریں بھی ہیں اور زندہ قرآن بھی' قرآن کی تلاوت دراصل اپنے آپ کی تلاوت ہے اور کسی کو یہ تلاوت حاصل نہیں ہو سکتی جب تک ان کو دیکھ نہ لے جن کا یہ بیان ہے جن کا یہ کلام ہے۔ جب کسی کو چہرہ رسولؐ نصیب ہو جائے گا ان کو قرآن عطا ہو جائیگا۔ امام وقت در حقیقت مرد کامل کا دوسرا نام ہے ہمیں (اللہ تعالیٰ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا) خلوت خاص میں یہ پیغام ملا کہ ہم متقین کے امام بننے کی دعا کریں یا ہمیں یہ سلیقہ سکھایا گیا کہ ہم متقین کے امام بننے کی دعا کریں۔ امام وقت کوئی نئی بات نہیں ہے۔ حضرت آدم پہلے امام وقت' مرد کامل آغاز وقت سے ہیں اور یہ آج بھی جاری اور ساری حقیقت ہے۔ امام وقت اس خوش نصیب ترین لباس کا ٹائٹل ہے جسے اللہ تعالیٰ کبریائی کے اظہار اور مصطفائی کا شاہکار بنا کر اپنا محبوب بنالیں۔ ہمیں یہ بشارت ہوئی ہے کہ بہت جلد مسلمانوں کی عظمت بحال ہونیوالی ہے۔ وہ وقت آنیوالا ہے جب پاکستان کی ہاں یا نہ میں دنیائے وقت کے فیصلے ہوا کرینگے۔ خوش قسمت لوگ اس کا وسیلہ بنیں گے اور رکاوٹ بننے والے تباہ و برباد ہو جائیں گے۔ حقیقی امامت تو ہمیں حاصل ہے۔ ظاہری سربراہی کی ہم انسانوں کو ضرورت ہے۔ آپ میں سے کون ہے جو عملاً ثابت کر سکے کہ اسے محبوب حقیقی اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ پیارے ہیں کیا ماں باپ اپنے بچوں کو بچے اپنے ماں باپ کو' بیوی شوہر کو اور مالدار اپنے مال کو قربان کرنے کیلئے تیار ہے۔ جو انسان ان سب چیزوں کو قربان کردے گا وہ کامل نیکی کی معراج حاصل کرے گا۔ کیا آپ محبوب حقیقی کو ملنا چاہتے ہیں وہ آپ سے ضرور ملیں گے۔

کیا آپ کو محبوب حقیقی کے ساتھ خلوت خاص نصیب ہوئی' اس کے بغیر پیار اور اس کا اظہار کیسے ہوگا۔ محبوب حقیقی کے ساتھ پیار کیا ہے؟ محبوب حقیقی کے ساتھ پیار اپنی ذات کے ساتھ پیار نہیں جو پیار محبوب حقیقی کی مرضی سے نہ ہوگا وہ پیار نہیں۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان عالی شان ہے کہ مرشد کے ساتھ وابستگی ہو تو وار فتگی بھی ہو۔ "اپنی مرضی ختم مرشد کی مرضی شروع" جس نے مرشد کے ساتھ وابستگی حاصل کی اور وار فتگی نہ دکھائی وہ کامیاب نہیں ہوگا کیا آپ محبوب

حقیقی کے ساتھ وابستہ ہونا چاہتے ہیں 'کیا آپ ماں باپ' بیوی' بچے' مال و دولت اس پر قربان کرنا چاہتے ہیں' اس مرحلہ پر عملی مظاہرہ بھی ہوتا تھا اور محفل میں سے کوئی اٹھتا' گاڑی کی چابیاں پیش کر دیتا اور بیگمات بھی پیش کر دیتے تھے کہ یہ سب کچھ تمہارا اپنا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ وہ چیزیں اللہ ہی کو دینے سے گریز کر رہے ہو اگر یہ چیزیں تم سے چھین لی جائیں اور اگر تمہارے بیوی بچے مر جائیں تو کیا کر لو گے اس سے پہلے کہ خود انتقال کر جاؤ' محبوب حقیقی کیلئے اپنا سب کچھ چھوڑ کے محبوب حقیقی کے ساتھ خلوت خاص کا مزہ اٹھائیں۔ کیا ان سب چیزوں کو آپ قربان کرنے کیلئے تیار ہیں۔ دھن من لٹانے کو تیار ہیں تو ہجرت کر آئیں' پیچھے مڑ کر نہ دیکھیں۔ کسی قسم کے پچھتاوے میں مبتلا نہ ہوں۔ ابھی ایک پل میں محبوب حقیقی آپ سے ملنے کو تیار ہے جن صاحبان نصیب کو دیدار رسولؐ نصیب ہو چکا اتفاقاً فی سبیل اللہ اپنی آمدنی کا پانچواں حصہ ان کیلئے مقرر کر دیں باقی صاحبان اپنے پاس جمع کر رکھیں اور جب صحبت رسولؐ نصیب ہو جائے ان کو یہ تحفہ پیش کر دیں۔"

گواہ کو آج دو بجے دن کا پابند کیا جاتا ہے

24-4-2000 بیان گواہ استغاثہ نمبر 2 محمد اکرم رانا حلفاً بیان کرتا ہے۔

XXX جرح وکیل صفائی سلیم عبدالرحمان:

یہ کہنا درست نہیں کہ چابیاں اور بیویاں پیش کرنے کے علاوہ ملزم یوسف کی باقی تقریر قابل اعتراض نہیں تھی ۔ملزم یوسف کی پوری تقریر قابل اعتراض تھی۔ خود کہا یہ سب دھوکہ تھا' چابیاں اور بیویاں پیش کرنے کا مقصد یہ تھا کہ ملزم یوسف سامعین کو اس طریقے سے تیار کر رہا تھا کہ وہ اپنی کاروں کی چابیاں اور بیویاں اس کے حوالے کرنے پر تیار ہو جائیں بالفرض دیگر اپنی ہر چیز سے دستبردار ہو جائیں۔ ایک شخص محمد عارف نے میری موجودگی میں اپنی بیوی پیش کی۔ اس کی بیوی اس وقت موقع پر موجود تھی۔ میں اس کی بیوی کا نام نہیں جانتا۔ عارف گلشن اقبال کراچی کا رہائشی ہے۔ سہیل رضا اور یوسف صدیقی نے اپنی کاروں کی چابیاں پیش کیں۔ جب عارف نے اپنی بیوی ملزم یوسف کے سامنے پیش کی تو ملزم یوسف نے کہا "میں تمہارا تحفہ قبول کرتا ہوں"۔ گواہ نے پھر کہا لاہور میں ایک شخص محمد رضا نے بھی ایسا ہی عمل کیا' میں اس کا ایڈریس نہیں جانتا۔ محمد رضا کی بیوی کا نام بھی نہیں جانتا۔ یہ کہنا غلط ہے کہ میں نے سوچ سمجھ کر ایک گندی کہانی گھڑی ہے' میں نے یہ حقائق آج عدالت کے سامنے بیان کئے ہیں کیونکہ بحث کی بنا پر یہ بیان کرنا پڑے ہیں۔ میں نے یہ حقائق قبل ازیں کسی جگہ بیان نہیں کئے۔ یہ کہنا غلط ہے کہ اوپر بیان کردہ نام فرضی ہیں۔ پھر کہا دونوں افراد دستیاب ہیں میرے پاس ان کے ایڈریس نہیں' ان کی بیویاں میرے علاوہ چالیس پچاس افراد کی موجودگی میں موجود تھیں۔ یہ پیشکشیں بریگیڈیئر اسلم' یوسف صدیقی' علی ابو بکر' کیپٹن ارشد' نعمان الٰہی اور اسلم شیخ کی موجودگی میں کی گئیں۔ سوائے اسلم شیخ کے باقی تمام افراد اس مقدمے میں استغاثے کے گواہ ہیں۔ میری ملزم یوسف سے ملاقات اپریل 1996 میں بھی ہوئی۔ یہ ملاقات کراچی میں ہوئی۔ میں عدالت عالیہ کی تمام کارروائی کے موقع پر موجود تھا۔ یہ درست ہے کہ سپریم کورٹ میں ہونیوالی کارروائی میں بھی میں موجود ہوتا تھا۔ یہ درست ہے کہ میں مقدمے کی کارروائی میں دلچسپی لیتا رہا ہوں کیونکہ اس سے زیادہ دلچسپ اور کوئی مقدمہ نہیں ہو سکتا۔ میں نے مولانا عبدالستار خان نیازی کا نام سنا ہے پھر خود کہا کہ مولانا عبدالستار نیازی وہ شخص ہے جو 1953 میں تحریک ختم نبوت کے دوران داڑھی منڈوا کر مسجد وزیر خان سے باہر آیا تھا۔ میں نے مولانا عبدالستار خان نیازی کی جانب سے شائع کرائی جانیوالی تردید پڑھی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ ملزم نے کوئی جرم نہیں کیا پھر خود کہا کہ دوسرے دن مولانا عبدالستار نیازی کا وضاحتی بیان اخبار میں شائع ہوا تھا جس میں کہا گیا تھا کہ کسی نے ان سے غلط بیانی کی تھی جس کی بنا پر وہ گمراہ ہو گئے تھے۔ غالباً روزنامہ "خبریں" میں یہ تردید شائع ہوئی۔ یہ درست ہے کہ میں نے روزنامہ نوائے وقت میں 9-7-1997 کو شائع ہونیوالی خبر کا اخباری تراشہ ایگزیبٹ ڈی ای پڑھا ہے۔ خود کہا کہ تردیدی ایگزیبٹ پی اے 10-7-1997 کو روزنامہ "خبریں" میں شائع ہوئی تھی۔

اس کے بعد مولانا غلام سرور قادری نے روزنامہ "خبریں" میں ایک اور تردید 12-07-1997 ایگزیبٹ کی بھی شائع کرائی۔ میں نہیں کہہ سکتا کوئی تردید جیسا کہ اوپر کہا گیا ہے کہ "خبریں" کے علاوہ کسی دوسرے اخبار میں شائع ہوئی ہے۔ یہ غلط ہے کہ میرے خاندان کے لوگ (شیزوفینوریا) کے مرض میں مبتلا ہیں پھر خود کہا صرف میرا ایک بیٹا ذہنی مریض ہے یہ غلط ہے کہ میرے خاندان کے دوسرے لوگ بھی اس مرض میں مبتلا ہیں۔ میں نہیں جانتا کہ اس شخص کو جو خود کو پیغمبر کہلوانے کا دعویدار ہو اسے پاگل سمجھا جانا چاہیے اس کے بارے میں مشورہ کیا جانا چاہیے کہ اسے قتل کر دیا جائے یا اس کے خلاف فوجداری مقدمہ درج کرایا جائے۔ پھر خود کہا میں نے قانونی راستہ اختیار کیا میں قانونی طریق کار میں ملزم کے خلاف گواہ بن گیا اگر یہ مقدمہ درج نہ ہوا ہوتا اور یہ مقدمہ 1999ء میں درج ہوتا تو میں اتنا لمبا انتظار نہ کر پاتا یہ کہنا درست نہیں کہ میں اس مقدمے میں دشمنی کی بنا پر گواہ بنا یہ درست ہے کہ ملزم یوسف نے اپریل 1996ء میں بڑے جرم کا اعتراف کیا اگر کوئی شخص میری موجودگی میں "نعوذ باللہ" قرآن مقدس زمین پر پھینک کر اس کی بے حرمتی کرتا ہے تو مجھے لازمی طور پر قرآن مقدس کو اٹھا کر چومنا چاہیے اور استغفر اللہ کہنا چاہیے۔ مزید برآں میں لازمی طور پر اس شخص کے لئے غلیظ آدمی کا لفظ استعمال کروں گا اور کہوں گا تم نے کیا کیا؟ اگر کوئی شخص اپنے پیغمبر اسلام ہونے کا دعویٰ کرتا ہے تو میں اس شخص کو تھانے لے جاؤں گا یہ درست ہے کہ جب ملزم یوسف نے اپنے پیغمبر اسلام ہونے کا دعویٰ کیا میں اسے تھانے نہیں لے گیا پھر خود کہا کہ تنہا میرا ملزم یوسف کے خلاف اس کے پیغمبر ہونے کے دعوے کا گواہ ہونا کافی نہیں۔

(جاری ہے)

نبوت کے دعویدار یوسف کذاب کو سزائے موت کا حکم

کذاب یوسف کے نبوت کے دعوے سے مسلمانوں میں اشتعال پھیل گیا عدالتی فیصلے کا متن (قسط نمبر 7)

ملزم یوسف کی پیغمبری کے دعوے پر میں نے علماء کرام سے جن میں مولانا یوسف لدھیانوی، جسٹس تقی عثمانی، مولانا اکرم، مولانا ریاض حسین اور عبید اللہ سے فتویٰ حاصل کیا یہ فتوے زبانی تھے پھر کہا مولانا یوسف لدھیانوی نے تحریری فتویٰ دیا تھا میں نے یہ فتوے جولائی تا دسمبر 1996ء کے دوران یا اس سے آگے مارچ 1997ء تک حاصل کیے ان تمام علماء کا تعلق اہلسنت والجماعت کے مکتبہ فکر سے ہے یہ فتوے میں نے اپنے خیالات کی تائید و توسیع کے لیے حاصل کیے اس لیے بھی کہ دوسری رائے حاصل کی جاسکے یہ کہنا غلط ہے کہ میں اپنے مرشد بریگیڈیئر اسلم کی ہدایت پر بطور گواہ پیش ہوا ہوں۔ یہ درست ہے کہ جدید دور میں تبدیلی ہوئی ہے یہ درست نہیں کہ میں نے دشمنی کی بنا پر غلط بیانی کی ہے۔ آر او اینڈ اے سی 2000-4-24ء

گواہ استغاثہ نمبر 3 بیان محمد اسماعیل شجاع آبادی ولد عبدالخالق ذات جٹ دریا پیشہ دکانداری ساکن مسلم ٹاؤن -5 حسین سٹریٹ لاہور حلفاً بیان کرتا ہوں۔

میں مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور برانچ کا جنرل سیکرٹری ہوں ملزم یوسف علی جو ڈیفنس لاہور کا رہائشی ہے نے اپنے پیغمبر ہونے کا دعویٰ کیا اس نے اپنے حضرت محمدؐ پیغمبر اسلام ہونے کے تسلسل اور ان کے ساتھ مشابہت کا بھی دعویٰ کیا اس دور کے اپنے محمد الرسول اللہ ہونے کا بھی دعویٰ کیا اس نے اپنے اہل خاندان کو اہل بیت اور اپنے معتقدین کو اصحاب رسول کہا جس پر مسلمانوں میں اشتعال پھیل گیا کیونکہ ان کے جذبات مجروح ہوئے تھے ملزم نے عورتوں کے ساتھ زنا کے ارتکاب کی کوشش کی اس نے اپنے معتقدین سے لاکھوں روپے وصول کیے اس نے پیغمبر اسلام کی توہین کی اس نے اپنے مذکورہ خیالات کا اظہار 1997-2-28 کو چوک یتیم خانہ لاہور میں بیت الرضا میں جمعہ کا خطبہ دیتے ہوئے کیا۔ ایس ایس پی لاہور کو میری طرف سے دی جانیوالی درخواست اگزیبٹ پی سی پر یہ مقدمہ درج کیا گیا مقدمے کے اندراج کے بعد میں نے پولیس کے روبرو ایک سمعی (آڈیو) اور ایک بصری (ویڈیو) کیسٹ پیش کیا۔

نوٹ: اس مرحلے پر سربمہر پارسل کھولا گیا آڈیو کیسٹ اگزیبٹ پی 2 اور ویڈیو کیسٹ پی 2(2-1) عدالت میں موجود ہیں جو میں نے پولیس کو پیش کیے تھے میں نے ملزم یوسف کی ڈائری کے 22 صفحات بھی جن کا اگزیبٹ پی 3(22-1) ہے پیش کیے مذکورہ اشیا بذریعہ فرد مقبوضگی میمو اگزیبٹ پی ڈی جن کی میں نے تصدیق کی قبضہ میں لیں گئیں۔ اس مرحلے پر فاضل وکیل صفائی نے بعض اعتراضات کیے جو درج ذیل ہیں۔

(i)۔ قانون شہادت آرڈر کے آرٹیکل 164 کے تحت یہ لازم ہے کہ کسی قسم کی ایسی شہادت پیش کرنے سے قبل سماعت کرنے والی عدالت سے اجازت حاصل کی جائے جو میکانکی آلات یا کسی دوسرے طریقے سے حاصل کی گئی ہو۔

(ii)۔ چونکہ استغاثے نے ایسی شہادت پیش کرنے کی کوئی درخواست نہیں کی اور نہ ہی عدالت نے یہ شہادت پیش کرنے کی اجازت دی ہے اس لیے قانون شہادت کے حکم کے آرٹیکل 164 کی پیشگی شرائط اور تقاضے پورے کیے بغیر ایسی شہادت پیش نہیں کی جاسکتی۔

(iii)۔ مزید براں اعتراض نمبر 1 کو برقرار رکھتے ہوئے استغاثے نے ملزم کو آڈیو ویڈیو کیسٹوں اور مبینہ طور پر ملزم یوسف کی تحریر کردہ ڈائری کی نقول پیش نہیں کیں۔

(iv)۔ چونکہ ڈائری کی فوٹو کاپیاں اصل کی غیر موجودگی میں پیش کی جارہی ہیں اس لیے انہیں شہادت کے طور پر پیش نہیں کیا جاسکتا۔

اس مرحلے پر فاضل ڈسٹرکٹ اٹارنی کا موقف ہے کہ عدالت میں اگزیبٹ پی 1 (2-1) کی صورت میں جو ویڈیو کیسٹ دی گئی ہے وہ فی الحقیقت دو آزاد (انڈیپنڈنٹ) ویڈیو کیسٹیں ہیں جن میں سے ایک مستغیث نے پولیس کو پیش کی جبکہ دوسری کیسٹ گواہ استغاثہ اطہر اقبال نے پولیس کو پیش کی اس لیے اطہر اقبال کی پیش کردہ ویڈیو کیسٹ کو مستغیث کے بیان سے خارج کیا گیا کیونکہ گواہ استغاثہ اطہر اقبال کی پیش کردہ ویڈیو کیسٹ کی فرد مقبوضگی الگ سے تیار کی گئی ہے اس مرحلے پر پارسل دوبارہ سربمہر کردیا گیا۔ گواہ استغاثہ کو آئندہ

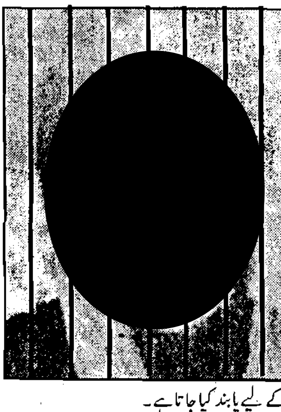

تاریخ کے لیے پابند کیا جاتا ہے۔
آر او اینڈ اے سی 2000-4-25

2000-4-28 گواہ استغاثہ نمبر 3 محمد اسماعیل شجاع آبادی حلفاً بیان کرتا ہے:

کہ میں نے ایک آڈیو کیسٹ ایک ویڈیو کیسٹ اور ملزم کی ڈائری کے صفحات کی 22 فوٹو سٹیٹ پیش کیں۔ آڈیو کیسٹ کا اگزیبٹ پی 1 ہے جبکہ ویڈیو کیسٹ اگزیبٹ پی 2 میں غلطی سے دو ویڈیو کیسٹ اگزیبٹ پی 2(2-1) کہہ گیا۔ فی الحقیقت میں نے ایک ویڈیو کیسٹ اگزیبٹ پی 2، ایک درخواست 'اگزیبٹ پی سی ڈائری کے ایک صفحہ کی فوٹو کاپی پیش کی تھی اگزیبٹ پی 4 بھی میری پیش کردہ تھی۔

اس مرحلے پر فاضل وکیل صفائی نے اعتراض کیا کیونکہ دستاویز اگزیبٹ پی 4 ایک فوٹو سٹیٹ ہے اس لیے بطور شہادت قابل تسلیم نہیں ہے اس اعتراض کا حتمی دلائل کے موقع پر جائزہ لیا جائے گا۔

XXX جرح وکیل صفائی مسٹر سلیم عبدالرحمٰن:

میں نے اس مقدمہ کی ایف آئی آر پڑھی ہے میں نے اپنے بیان میں اگزیبٹ پی سی کا رسمی ایف آئی آر پی سی 1 سے موازنہ نہیں کیا چونکہ میں نے اگزیبٹ کا رسمی ایف آئی آر پی سی سے موازنہ نہیں کیا اس لیے میں نہیں کہہ سکتا کہ آیا رسمی ایف آئی آر میری شکایت اگزیبٹ پی سی کے مطابق ہے۔ یہاں اگزیبٹ پی سی 1 کی حد تک یہ درست ہے کہ ملزم یوسف نے کبھی میری موجودگی میں پیغمبر ہونے کا دعویٰ نہیں کیا یہ درست ہے کہ اگزیبٹ پی سی میں جو الزامات عائد کیے گئے ہیں وہ میری موجودگی میں نہیں لگائے گئے۔ مجھے اس کا کچھ علم نہیں یہ درست ہے کہ شریعت اور ملکی قانون کے مطابق غلط الزام بہتان ہے۔ بہتان سے مراد ایسے الزامات ہیں جن کا کوئی وجود نہ ہو یہ درست ہے کہ میں کبھی ملزم یوسف سے نہیں ملا یہ درست ہے کہ میں نے ملزم یوسف کو اپنی درخواست اگزیبٹ پی سی میں دغا باز لکھا ہے۔ میں گواہ استغاثہ بریگیڈیئر اسلم سے پہلی مرتبہ جون یا جولائی 1997ء میں ملا۔ گواہ استغاثہ رانا اکرم سے پہلی بار میری ملاقات اپریل 1997ء میں ہوئی۔ اس کا انتظام اپریل 1997ء کے پہلے ہفتے میں کیا گیا یہ درست ہے کہ از روئے شریعت کسی شخص کو اس وقت تک بے گناہ تصور کیا جائے گا جب تک کہ اس پر الزام ثابت نہ کیا جائے۔ میں نے کسی جگہ یہ نہیں پڑھا کسی کے خلاف غلط الزام لگانے والے کو مردود قرار دیا گیا ہو پھر خود کہا ایسا شخص دجال اور کاذب ہے۔ قرآن حکیم کے سورۃ بقرہ میں مسلمان کی جو تعریف کی گئی ہے وہ وہی ہے جو ہمارے آئین میں ہے میں اردو میں بھی لفظ مسلمان کی تعریف کرسکتا ہوں کہ اسے کلمہ طیبہ پر یقین ہونا چاہیے یہ درست ہے کہ میں نے اور دوسروں نے حکومت پاکستان سے ملزم یوسف کو پھانسی پر لٹکائے جانے کا مطالبہ کیا تھا میرے اپنے خیال کے مطابق ملزم یوسف کے خلاف الزامات ثابت ہوچکے ہیں۔ میں نے آج تک ملزم یوسف کو نہیں سنا۔ خود کہا کہ میں نے آڈیو اور ویڈیو کیسٹوں کے ذریعے سے سنا ہے میں نے اپنے بیان میں دھوکے باز مکار اور دغا باز کے الفاظ استعمال کیے ہیں ملزم یوسف نے اخبار میں ایک تردیدی بیان شائع کرلیا ہے یہ قابل محسوس نہیں۔ یہ درست ہے کہ اگزیبٹ ڈی سی یوسف کا وہی تردیدی بیان ہے پھر خود کہا جو شخص خود کو غلط طور پر پیغمبر کہلواتا ہے وہ عوام الناس میں اپنے دعوے کی تردید کرتا ہے لیکن اپنے پیروکاروں میں اس کا دعویٰ برقرار رہتا ہے اسلام کی تاریخ میں ایسا کوئی واقع نہیں ہوا کہ کسی ملا نے کسی ولی اللہ کے خلاف اس نوع کا الزام عائد کیا ہو۔ استغاثے کے گواہوں محمد نواز اعوان اور میاں محمد اویس نے مجھے آڈیو کیسٹس مہیا کیں یہ آڈیو کیسٹ مجھے مارچ 1997ء کے وسط میں گواہوں نے یہ کہہ کر دیں کہ یہ ملزم یوسف کی طرف سے دیئے گئے خطبے سے متعلق ہیں۔ یہ خطبہ جمعہ 1997-2-28 کو دیا گیا۔ میں ان گواہوں کو پہلے سے جانتا ہوں دونوں کیسٹیں بھی مجھے مذکورہ گواہوں نے مہیا کیں۔ ویڈیو کیسٹ بھی مجھے مارچ 1997ء کے وسط میں دی گئیں۔ ویڈیو کیسٹ میں تقریر کی تاریخ مجھے معلوم نہیں میں نے آڈیو کیسٹ سنی اور ویڈیو کیسٹ دیکھی میں نے بعض نکات نوٹ کیے میں نے ایک دوسرے شخص کا وی سی آر اور ٹیلیویژن حاصل کیا میں نے آڈیو کیسٹ تنہا سنا لیکن میں نے ویڈیو کیسٹ اپنی جماعت سے تعلق رکھنے والے دوسرے ساتھیوں کے ہمراہ دیکھی انکے نام قاری محمد رمضان، مولانا عزیز الرحمٰن، قاری محمد علی ہیں اور ممتاز اعوان اور میاں محمد اویس نے مجھے ویڈیو کیسٹوں کی نمائش کے موقع پر بتایا کہ ویڈیو ملزم یوسف کی ہیں۔ انہوں نے مجھے بتایا تقریر کے وقت وہ موقع پر موجود تھے لیکن ویڈیو کیسٹ انھوں نے تیار نہیں کی۔ میں نے یہ نہیں پوچھا کہ ویڈیو کیسٹ کس نے تیار کیں میں یہ نہیں جانتا کہ آیا ویڈیو کیسٹ کسی پولیس افسر یا کسی دوسرے ایجنسی کے افسر نے تیار کیں۔ جہاں تک آڈیو کیسٹ کا تعلق ہے ممتاز اعوان اور میاں محمد اویس نے مجھے بتایا کہ آڈیو کیسٹوں میں آواز ملزم یوسف کی ہے۔ یہ درست ہے کہ میں نے آڈیو کیسٹ اور ویڈیو کیسٹ اگزیبٹ پی سی کے ساتھ پیش کیں۔ خود کہا آڈیو اور ویڈیو کیسٹ میں نے ایس ایس پی کو پیش کیے تھے۔ میں نے آڈیو اور ویڈیو کیسٹ تفتیشی افسر کو 1997-3-29 کو پیش کیے تھے۔ یہ درست ہے کہ آڈیو اور ویڈیو کیسٹ 97-3-29 تک میری تحویل میں رہے میں نے آڈیو کیسٹ سننے اور ویڈیو کیسٹ دیکھنے کے بعد ملزم یوسف علی کا موقف معلوم نہیں کیا پھر خود کہا کہ اس کا موقف واضح ہے آڈیو اور ویڈیو کیسٹ سننے اور دیکھنے کے بعد بہت سے افراد نے ملزم یوسف سے اس کی رائے اور خیالات دریافت کیے تھے اور اس نے اسی رائے اور خیالات کا اظہار کیا جیسا کہ آڈیو اور ویڈیو کیسٹوں میں کہا گیا ہے۔ اس لیے میں نے اس کا موقف جاننے کو ترجیح نہیں دی میاں عبدالغفار کا بیان روزنامہ "خبریں" میں شائع ہوا ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ انہوں نے ملزم یوسف سے وضاحت کے لیے رابطہ کیا تھا میں نے میاں عبدالغفار سے اس نکتے پر بات کی اور اخبار میں بھی یہی پڑھا ہے۔ میاں غفار عالم دین نہیں خود کہا وہ صحافی ہیں اور ملزم یوسف سے وضاحت حاصل کرنے کے بعد مزید وضاحت کی کوئی ضرورت باقی نہیں رہی تھی۔ گواہ کو آئندہ تاریخ کے لیے پابند کیا جاتا ہے۔

(جاری ہے)

نبوت کے دعویدار یوسف کذاب کو سزائے موت کا حکم

روزنامہ "خبریں" کی طرح دوسرے اخبارات نے مقدمے میں دلچسپی نہیں لی' عدالتی فیصلے کا متن (قسط نمبر: 8)

آر اوا اینڈ اے سی 2000-4-28ء

2000-4-28 کو ایک عدالتی گواہ کا بیان بھی قلم بند کیا گیا ہے جو لفظ لفظ درج ذیل ہے:

عدالتی گواہ نمبر 1

بیان خوشی محمد سب انسپکٹر پولیس لائن حلفاً بیان کرتا ہوں میں نے اس عدالت کے حکم کی تعمیل میں آڈیو اور ویڈیو کیسٹ کی مثنیٰ کاپی وصول کی اور یہ مثنیٰ کاپی اور اصل آج عدالت میں پیش کر دیے ہیں مثنیٰ مکمل طور پر آڈیو اور ویڈیو کیسٹ کی اصل کے مطابق ہے۔

2000-5-8 گواہ استغاثہ نمبر 3

محمد اسماعیل شجاع آبادی: حلفاً بیان کیا

یہ درست ہے کہ آڈیو کیسٹ کی سماعت کے دوران میں عدالت موجود تھا آڈیو کیسٹ کی کاپی تفتیشی افسر نے عدالت کے حکم پر فراہم کی تھی میں نے آڈیو کیسٹ کی ایک نقل پولیس کو اصل کیسٹ پیش کرنے سے قبل ذاتی استعمال کے لیے تیار کرائی تھی۔ کوئی دوسری کاپی تیار نہیں کرائی گئی تھی۔ ممتاز اور اویس نے مجھے آڈیو اور ویڈیو کیسٹ مہیا کیے تھے انہوں نے بتایا تھا کہ وہ اسے بیت الرضا مسجد سے لائے ہیں۔ آڈیو کیسٹ مورخہ 2000-2-28 کے خطبہ جمعہ سے متعلق چونکہ میں موقع پر موجود نہیں تھا اس لیے میں نے پولیس کو جو ویڈیو کیسٹ پیش کی تھیں میں ان سے متعلق تاریخیں نہیں جانتا ممکن ہے ویڈیو کیسٹ ایک سال یا ڈیڑھ سال پرانی ہوں پولیس نے آڈیو اور ویڈیو کیسٹوں کا ٹرانسکرپٹ بھی تیار کیا تھا میں نے وہ ٹرانسکرپٹ پڑھے ہیں میں نے ٹرانسکرپٹ کی نقل پولیس سے حاصل کی مجھے وہ تاریخیں یاد نہیں جن پر میں نے پولیس سے ٹرانسکرپٹ حاصل کیے۔ یہ درست ہے کہ آڈیو کیسٹ پڑھنے سے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اس کا تعلق ربیع الاول کے مہینے کے کسی خطبے سے ہے۔ میں اسلامی کیلنڈر کے مہینوں کے نام بتا سکتا ہوں۔ یہ درست ہے کہ ربیع الاول کا مہینہ شوال کے مہینے سے پہلے آتا ہے میں نہیں جانتا کہ 1997-2-28 کو 19 شوال 1417ھ تھی۔ خود کہا ویڈیو کیسٹ میں ایک خطبہ ربیع الاول کا ہے یہ درست ہے کہ ملزم کی تقریر کے موقع پر بہت سے لوگ جو وہاں بیٹھے تھے اللہ اکبر اور نعرہ رسالت لگا رہے تھے۔ ویڈیو کیسٹ میں یا آڈیو کیسٹ میں یا ٹرانسکرپٹ میں یا اخبار میں ملزم کی تقریر سن کر مجھ سمیت مسلمانوں کے جذبات مجروح ہوئے۔ یہ غلط ہے کہ آڈیو اور ویڈیو کیسٹ دکھا کر میں نے ملزم یوسف کے خلاف عوام الناس کے جذبات بھڑکائے مجھے ملزم یوسف کے پیروکاروں سے علم ہوا کہ ڈائری کے اوراق ملزم یوسف نے لکھے ہیں۔ ان میں رضا اکرم سہیل ضیا نعمان الٰہی اور ملزم یوسف کے دوسرے پیروکار شامل تھے سہیل ضیا پہلا آدمی تھا جس نے مجھے بتایا کہ ڈائری کے اوراق ملزم یوسف کے تحریر کردہ ہیں۔ سہیل ضیا سے ملاقات سے قبل میں نے جریدہ تکبیر پڑھا تھا۔ جس میں ڈائری کے صفحات کا عکس شائع ہوا تھا یہ درست ہے کہ مقدمے کے اندراج سے قبل ملزم کی مجھ سے کوئی خط و کتابت نہیں تھی۔

گواہ استغاثہ کو آج شام 2 بجے کا پابند کیا گیا۔

پی ڈبلیو 3 محمد اسماعیل شجاع آبادی حلفاً بیان کرتا ہے میں نے پولیس سے ٹرانسکرپٹ مانگا تھا کراچی میں ہماری مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر نے جریدہ تکبیر کے دفتر سے ڈائری کے صفحات حاصل کیے تھے۔ ڈائری کے یہ صفحات 1997-3-23 اور 1997-3-29 کے تکبیر جریدہ میں شائع ہوئے تھے۔ استغاثے میں استعمال کیے جانے والے فقرے کیسٹوں میں ہمارے پاس موجود ہیں۔ شکایت میں پی سی کا جو لفظ استعمال کیا گیا ہے اس سے مراد میں ہوں کوئی اور نہیں میں نے شکایت میں لفظ چشم دید استعمال کیا تھا۔ ایگزیبٹ پی سی سے مراد وہ افراد ہیں جن سے ملزم یوسف تحائف' نذر اور نذرانے وصول کرتا تھا۔ ان میں سے ایک اکرم رضا ہے دوسرا سہیل ضیا اور اطہر اقبال وغیرہ ہیں۔ مجھے مذکورہ بالا حقائق کے بارے میں سہیل ضیا اور اطہر اقبال نے مقدمے کے اندراج سے قبل بتایا۔ ایسے ہی حقائق رضا اکرم میرے علم میں لائے۔ مقدمے کے اندراج سے قبل دو چشم دید گواہوں سہیل ضیا اور اطہر اقبال کے نام میرے علم میں تھے۔ میں نے اپنی شکایت کی ایگزیبٹ پی سی میں مختصر تفصیل مہیا کی۔ اپنی درخواست ایگزیبٹ پی سی میں میرے لیے حقائق کی تفصیل مہیا کرنا ضروری نہیں تھا۔ یہ کہنا غلط ہے کہ میں نے دانستہ اپنی شکایت ایگزیبٹ پی سی میں عینی گواہوں کے ناموں کا ذکر اس لیے نہیں کیا کہ کسی کو بھی میں اس مقدمے میں عینی گواہ کی حیثیت سے متعارف کرا سکتا تھا۔

مجھے آڈیو' ویڈیو کیسٹوں سے علم ہوا کہ ملزم یوسف اپنے اہل خانہ کو اہل بیت اور اپنے پیروکاروں کو صحابی کہتا ہے میں ٹرانسکرپٹ دیکھ کر ملزم کی طرف سے اپنے اہل و عیال اور پیروکاروں کے بارے میں استعمال کیے جانے والے الفاظ کے بارے میں بتا سکتا ہوں۔ مجھے آڈیو اور ویڈیو کیسٹوں کا وہ حصہ یاد نہیں جس میں ملزم یوسف نے اپنے کنبہ کے لیے اہل بیت کا لفظ استعمال کیا ہے۔ یہ درست ہے کہ میں نے چند روز قبل عدالت میں آڈیو کیسٹ سنا اور ویڈیو کیسٹ دیکھا تھا ممکن ہے میری یادداشت کسی حد تک کم ہو۔ یہ درست ہے نہ ہی آڈیو کیسٹ اور نہ ہی ٹرانسکرپٹ میں کسی جگہ شادی شدہ یا غیر شادی شدہ عورتوں سے ملزم یوسف کے زنا کا کوئی حوالہ ہے۔ رضا کارانہ طور پر کہا مجھے خواتین کی جانب سے کئی ٹیلیفون کالیں موصول ہوئیں حتیٰ کہ دو عورتیں میرے پاس آئیں اور انہوں نے کہا کہ ملزم یوسف نے ان کے ساتھ زنا کے ارتکاب کی کوشش کی تھی۔ اپنا مستقبل بچانے کے لیے ان عورتوں نے مجھے اپنے نام نہیں بتائے۔ یہ درست نہیں کہ ملزم یوسف نے زنا کے ارتکاب کی کوئی کوشش نہیں کی میں نے خواتین کا موقف تسلیم کیا کیونکہ اس سے انکار کی کوئی وجہ نہیں تھی میں نے ٹیلیفون پر اور خواتین سے جو میرے پاس آئی تھیں ان کے دعوے سنے یہ غلط ہے کہ ملزم یوسف نے آڈیو اور ویڈیو کیسٹ میں "میرے صحابیؓ" کا لفظ استعمال نہیں کیا پھر کہا ملزم یوسف نے آڈیو ویڈیو کیسٹوں میں اپنی تقریروں میں کہا یہاں ایک سو صحابی موجود ہیں اس نے لفظ صحابی کی تعریف بھی بتائی ملزم یوسف نے بالواسطہ طور پر اپنی تقریروں میں اپنے ہاتھ سے اپنی طرف اشارہ کرکے اپنے پیغمبر ہونے کا دعویٰ بھی کیا اور اس نے کہا "و علمو انا فیکم رسول اللہ" ملزم نے یہ کہتے ہوئے اپنے ہاتھ سے اپنی طرف اشارہ کیا ملزم یوسف نے اپنی ڈائری میں لکھا ہے کہ وہ پیغمبر اسلامؐ کا تسلسل ہے۔ اگر کوئی شخص اپنے آپ کو پیغمبر کہہ رہا ہو اسے اپنے دعوے کی وجہ بیان کرنی چاہیے۔ میں اس کی وجہ کیوں بتاؤں؟ یہ درست ہے کہ ملزم نے ایک خطبے میں سیاہ پگڑی اور دوسرے میں سبز پگڑی باندھ رکھی تھی خود کہا کہ ویڈیو کیسٹ میں تین چار خطبے ریکارڈ ہیں گواہ استغاثہ کو آئندہ تاریخ کے لیے پابند کیا جاتا ہے۔

آر اوا اینڈ اے سی 2000-5-8

2000-5-9 گواہ استغاثہ نمبر 3 محمد اسماعیل شجاع آبادی:

حلفاً بیان کرتا ہے کہ ایک خطبے کے اختتام پر ملزم یوسف کو سبز رنگ کی پگڑی باندھے دکھایا گیا ہے اور دوسرے خطبے کے آغاز میں اس کی پگڑی سیاہ رنگ کی دکھائی گئی ہے یہ غلط ہے کہ دونوں خطبے مختلف ٹوٹے جوڑ کر انہیں تیار کر کے پولیس کو دیے گئے پھر کہا ویڈیو کیسٹ میں مختلف خطبات ہیں یہ کہنا غلط ہے کہ ویڈیو کیسٹوں میں کوئی تبدیلی کی گئی ہے یہ کہنا بھی غلط ہے کہ آڈیو اور ویڈیو کیسٹوں کی آوازوں میں بہت فرق ہے یہ کہنا غلط ہے کہ ویڈیو کیسٹ میں کافی شکنیں ہیں یہ درست ہے کہ علمائے دین کا یہ مسلمہ اصول ہے کہ کسی کی طرف سے کہے ہوئے کسی فقرے کی اس شخص کی جانب سے کی جانے والی وضاحت پر غور کیا جائے گا کسی دوسرے شخص کی وضاحت پر غور نہیں کیا جائے گا جس نے وہ مکالمہ سنا ہو۔ رضاکارانہ طور پر کہا کہ سیاق و سباق کے حوالے سے وضاحت دیکھی جائے گی۔ یہ درست ہے کہ جھوٹا الزام اسلام میں گناہ کبیرہ ہے۔ جھوٹے الزام کا مقصد یہ ہے کہ کسی شخص کے خلاف ایسا الزام لگایا جائے جس کا کوئی وجود نہ ہو۔ میں مسجد بیت الرضا گیا ہوں یہ درست ہے کہ وہاں کئی لاؤڈ سپیکر نصب ہیں' یہ بھی درست ہے کہ مسجد بیت الرضا مکانوں اور دکانوں میں گھری ہوئی ہے۔ میں نے 3 مارچ 1997 سے پہلے کسی اخبار میں ملزم یوسف کے بارے میں نہیں پڑھا' میں نے ملزم کے بارے میں پہلی بار کراچی میں 16 مارچ 1997 کے روزنامہ امت میں پڑھا۔ یہ درست ہے کہ عبدالغفار روزنامہ "خبریں" کا رپورٹر ہے۔ یہ غلط ہے کہ غفار رپورٹر میرے پاس ایڈیٹر "خبریں" ضیا شاہد کا پیغام لیکر آیا کہ اس مقدمے کو چلانا ہے۔ میں ضیا شاہد سے ان کے دفتر میں ملا ہوں۔ ممکن ہے آڈیو' ویڈیو کیسٹیں ضیا شاہد کے دفتر میں چلائی گئی ہوں لیکن میں ایسے موقع پر موجود نہیں تھا۔ عبدالغفار نے مجھے یہ نہیں بتایا کہ ضیا شاہد نے ملزم سے تین کروڑ روپے طلب کیے ہیں۔ یہ غلط ہے کہ ضیا شاہد نے مجھے اس مقدمے کی پیروی کیلئے خاطر خواہ رقم ادا کی ہے۔ رضاکارانہ طور پر کہا کہ میں اس مقدمے میں اپنی پارٹی کے سربراہوں سے صلاح مشورے کے بعد ان کی ہدایت پر مستغیث بنا ہوں ہمارا بنیادی مسئلہ پیغمبر اسلامؐ کی شان میں گستاخی اور ان کی بے حرمتی ہے۔ لیکن باقی الزامات بھی درست ہیں۔ یہ درست ہے کہ روزنامہ خبریں کی طرح دوسرے اخبارات نے اس مقدمے کے بارے میں دلچسپی نہیں لی۔ خود کہا اس مقدمے کے موضوع کے بارے میں خبریں دوسرے اخبارات میں بھی شائع ہوئیں۔ مجھے وہ تاریخیں یاد نہیں جن میں روزنامہ جنگ اور روزنامہ نوائے وقت میں اس مقدمے کے بارے میں خبریں شائع ہوئیں۔ یہ درست ہے کہ مجھے ملزم یوسف کی طرف سے روزنامہ جنگ اور روزنامہ نوائے وقت میں شائع ہونیوالی تردیدیں پسند نہیں۔ خود کہا ایسے افراد اس وقت اپنے دعوے کی تردید کرتے ہیں جب وہ پکڑ میں آتے ہیں لیکن جب ان پر شکنجہ اور گرفت ڈھیلی ہو جاتی ہے وہ دوبارہ اپنے جعلی دعوے لے اٹھتے ہیں کیونکہ ماضی میں بھی ایسا ہو چکا ہے۔ مجھے ملزم یوسف کے مکان کا نام "جنت طیبہ" ہونا اچھا نہیں لگا۔ خود کہا قادیانیوں کے مرزا کا بھی یہی انداز تھا' وہ اپنی عبادت گاہ کو مسجد اقصیٰ کہلواتا تھا۔ مجھے ملزم یوسف کی والدہ کا نام یاد نہیں تاہم ملزم یوسف کی بیوی کا نام جانتا ہوں جو طیبہ یوسف علی ہے۔ رضاکارانہ طور پر کہا کہ میں یہ نام اس لئے جانتا ہوں کہ اس نے میرے خلاف مقدمہ دائر کیا تھا۔ مجھے ملزم یوسف کے گھر کا نام "جنت طیبہ" ہونے پر اعتراض ہے۔ اس وضاحت کے باوجود کہ ملزم کی بیوی کا نام طیبہ اور اس کی والدہ کا نام جنت ہے۔ خود کہا جو بھی اپنی ذات کیلئے اسلامی اصطلاحات استعمال کرتا ہے وہ ہمارے لئے قابل اعتراض ہے۔ میں اپنے لئے لفظ مولانا استعمال نہیں کرتا لیکن میرے دوست مجھے مولانا کہتے ہیں۔ اگر میرے نام کے ساتھ مولانا لکھا جائے مجھے کوئی اعتراض نہیں۔ قرآن حکیم میں کسی کیلئے مولانا کا لفظ استعمال نہیں ہوا۔

(جاری ہے)

نبوت کے دعویدار یوسف کذاب کو سزائے موت کا حکم

کذاب نے مسجد بیت الرضا میں اپنی پیغمبری اور سو صحابہ کی موجودگی کا اعلان کیا عدالتی فیصلے کا متن (قسط نمبر :9)

قرآن میں لفظ "انت مولانا" استعمال ہوا ہے۔ ان الفاظ کا مطلب اور اس سے مراد اللہ رب العزت ہے یہ درست ہے کہ ہمارے پیغمبرؐ اور صحابہؓ نے اپنے لئے لفظ مولانا استعمال نہیں کیا۔ خود رضاکارانہ طور پر کہا کہ اب ان دنوں لفظ مولانا' سیدین' ملا اور امام علمائے دین کیلئے استعمال ہوتے ہیں۔ گواہ استغاثہ کو آئندہ تاریخ کیلئے پابند کیا جاتا ہے۔

آر او اینڈ اے سی 9-5-2000

11-5-2000 گواہ استغاثہ محمد اسماعیل شجاع آبادی حلفاً بیان کرتا ہے:

XXX جرح مسٹر سلیم عبدالرحمان وکیل صفائی:

مجھے نوائے وقت اور روزنامہ جنگ میں ملزم یوسف کی تردید پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ رضاکارانہ طور پر کہا کہ اشاعت اخبار کا کاروبار ہے۔ بالخصوص اشتہارات کی اشاعت اخبار کا کاروباری معاملہ ہے۔ مجھے یاد نہیں کہ میں نے کسی اخبار میں یہ شائع کرایا ہو کہ روزنامہ نوائے وقت یا جنگ میں ملزم یوسف علی کی تردید کی اشاعت مجھے اچھی نہیں لگی۔ رضاکارانہ طور پر کہا کہ یہ تردید غیر اہم ہے۔ میں نے گواہ استغاثہ اطہر اقبال کی پولیس کو دی گئی ویڈیو کیسٹ نہیں دیکھی۔ میں نے یہ پولیس کو دیئے جانے کے بعد بھی نہیں دیکھی۔ پولیس نے یہ ویڈیو کیسٹ میری موجودگی میں سربمہر کی تھی تاہم ٹرانسکرپٹ میں نے تیار نہیں کیا تھا۔ میں نے ویڈیو کیسٹ پولیس کی موجودگی میں 24-4-1997 کو دیکھیں۔ میں نہیں جانتا کہ ضیا شاہد نے ویڈیو فلم کہاں سے حاصل کی' میں نہیں جانتا کہ میرے علاوہ کسی اور کے پاس بھی وہ ویڈیو کیسٹ تھیں جو میں نے پولیس کو دیں۔ یہ کہنا غلط ہے کہ تیار کئے جانیوالے ٹرانسکرپٹ اور ویڈیو میں کافی فرق ہے۔ یہ درست ہے کہ باطن کا بہترین حال اللہ ہی جانتا ہے۔ رضاکارانہ طور پر کہا فتویٰ ظاہر پر لگایا جاتا ہے۔ یہ درست ہے کسی کے جھوٹا ہونے کیلئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ سنی سنائی بات تصدیق کئے بغیر آگے بیان کردے۔ یہ بھی درست ہے کہ جو شخص کسی پر جھوٹا الزام عائد کرے اس کی شہادت قابل قبول نہیں۔ یہ درست ہے کہ جو بھی شخص اسلامی شعائر یا فرمان الٰہی کی خلاف ورزی کرے اسے مردود کہا جاتا ہے۔ میں مسلمان ہوں اور میرا تعلق اہل سنت والجماعت مکتب فکر سے ہے۔ جب میں پیغمبر اسلام کے روضہ اقدس پر حاضر ہوتا ہوں تو میں یا رسول اللہ کہتا ہوں۔ یہ درست ہے کہ جب بھی آڈیو یا ویڈیو کیسٹ میں سرور کائنات کا نام آتا ہے ﷺ کہا جانا چاہیے۔ مجھے یقین ہے کہ حضرت محمدؐ کو خواب میں دیکھا جاسکتا ہے' جاگتے ہوئے (بیداری میں) نہیں۔ توہین رسالت سے مراد پیغمبر اسلامؐ کے نام کی بالواسطہ یا بلاواسطہ طور پر بولے گئے اور لکھے گئے الفاظ کے ذریعے بے ادبی اور بے حرمتی کرنا ہے۔ میں مولانا عبدالستار خان نیازی کو جانتا ہوں میں نے ان کے عالم دین ہونے کی سند نہیں دیکھی۔ رضاکارانہ طور پر کہا کہ وہ ایک سیاسی جماعت کے رہنما ہیں' وہ ایک دینی عالم ہیں۔ میں نے مولانا عبدالستار نیازی کا بیان پڑھا ہے جس میں انہوں نے کہا ہے کہ ملزم یوسف نے کسی گناہ کا ارتکاب نہیں کیا ہے۔ خود کہا اس موضوع پر مولانا عبدالستار نیازی کی دو تقریریں ہیں۔ خود کہا یہ درست ہے کہ دوسری تقریر /بیان جو کہ روزنامہ "خبریں" نے پہلی تقریر /بیان شائع کیا ہے۔ مولانا عبدالستار نیازی نے اس بیان میں کہا ہے کہ انہیں تصویر کا ایک رخ دکھایا گیا تھا جس کی بنا پر انہوں نے پہلا بیان دیا تھا۔ حقیقی' اصل اور تسلیم شدہ جماعت تحریک عالمی ختم نبوت ہے۔ لیکن بہت سی دوسری چھوٹی جماعتیں بھی ہیں جو ختم نبوت کا لفظ استعمال کرتی ہیں مثلاً پاسبان ختم نبوت اور فدائین ختم نبوت وغیرہ ہیں۔ میں ذاتی حیثیت میں توہین رسالت کے کسی دوسرے مقدمے میں مستغیث نہیں۔ میں یہ مقدمہ اپنی پارٹی کی ہدایت پر اور ایک مسلمان کی حیثیت سے لڑ رہا ہوں۔ میری اس مقدمے میں ذاتی دلچسپی بھی ہے۔ یہ درست ہے کہ میری معلومات کا واحد ذریعہ آڈیو اور ویڈیو کیسٹ ہیں۔ پھر کہا شہادتیں بھی میری معلومات کا ذریعہ ہیں۔ میرا انحصار چار باتوں پر ہے۔ خود کہا آڈیو' ویڈیو' ڈائری کے اوراق اور عینی گواہ۔ میں نہیں جانتا کہ آج کل میکانکی طور پر آڈیو ویڈیو کیسٹوں میں ردوبدل کیا جاسکتا ہے۔ میں نہیں جانتا کہ کوئی فنکار کسی دوسرے کی آواز کی نقل کرسکتا ہے۔ یہ کہنا غلط ہے کہ پولیس اور عدالت کے روبرو میرا بیان جذباتیت پر مشتمل ہے۔ یہ غلط ہے کہ میں پولیس کے دباؤ پر مقدمے کا مستغیث بنا۔ یہ بھی غلط ہے کہ میں سستی شہرت حاصل کرنے کیلئے مقدمے کا مستغیث بنا۔

آر او اینڈ اے سی 11-5-2000

بیان گواہ استغاثہ نمبر 4 حافظ محمد ممتاز اعوان ولد غلام محمد ذات اعوان پیشہ کاروبار ساکن شام نگر روڈ چوبرجی چوک لاہور حلفاً بیان کرتا ہوں:

28-2-1997 کو میں اور میرا ساتھی محمد اولیس جمعہ کی نماز کی ادائیگی کیلئے مسجد بیت الرضا گئے' یہ مسجد چوک یتیم خانہ پر واقع ہے۔ ملزم یوسف نے جو عدالت میں موجود ہے خطبہ جمعہ سے قبل تقریر کی اس کی تقریر میں پیغمبر اسلامؐ کے نام کی بے ادبی اور بے حرمتی کی گئی تھی' اس طرح اس نے اعلان کیا کہ مسجد میں موجود سو افراد "صحاب رسول" ہیں۔ اس نے دو افراد زاہد زمان اور عبدالواحد کے "صحابی" ہونے کا اعلان کیا اور اپنا تعارف پیغمبر اسلام کی حیثیت سے کرایا۔ بازار سے ملزم یوسف علی کی آڈیو اور ویڈیو کیسٹیں خریدنے کے بعد میں نے یہ اسماعیل شجاع آبادی کو دیں جو مقدمے کے مستغیث ہیں۔ میں نے آڈیو کیسٹ سنی ہے اور ویڈیو کیسٹ دیکھی ہے۔ آڈیو اور ویڈیو کیسٹ ملزم یوسف علی کی ہے۔

XXX جرح محمد سلیم عبدالرحمان وکیل صفائی:

میری تعلیم مڈل تک ہے' مزید برآں میں حافظ قرآن ہوں' پولیس کے پاس میرا بیان قلم بند کیا گیا' میں نے اپنے بیان پر دستخط نہیں کئے نہ ہی انگوٹھا لگایا۔ میرا بیان مسجد بیت الرضا میں 29-3-1997 کو 9 بجے رات قلم بند کیا گیا۔ اس سے دو روز قبل اسماعیل شجاع آبادی نے ہمیں مسجد بیت الرضا پہنچنے کو کہا تھا کیونکہ تفتیشی افسر نے مقدمے کی تفتیش کیلئے وہاں آنا تھا۔ مجھے یاد نہیں کہ 28-2-1997 کو چھٹی تھی۔ میرے کاروبار کی جگہ اردو بازار کے قریب واقع ہے۔ میں نے 28-2-1997 کو کاروبار نہیں کیا کیونکہ اس دن میرے لئے چھٹی تھی۔ اس سے پہلے اتوار کو بھی میں نے چھٹی نہیں کی تھی۔ میں نے اتوار کو جب حکومت نے چھٹی کا اعلان کیا تھا کام کیا تھا۔ یہ درست ہے کہ میرا مکان مسجد بیت الرضا سے تقریباً چھ کلو میٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ یہ درست ہے کہ مسجد بیت اتحاد بین المومنین میں نماز جمعہ بھی ادا ہوتی ہے۔ یہ درست ہے کہ میرے گھر اور مسجد بیت الرضا کے درمیان پانچ چھ مساجد واقع ہیں۔ میں نے پولیس کو یہ نہیں بتایا کہ میں نے بازار میں کہاں سے آڈیو اور ویڈیو کیسٹ خریدے تھے۔ میں نے پولیس کو بتایا تھا کہ میں نے یہ کیسٹ اسماعیل شجاع آبادی کے حوالے کردیئے تھے۔ جب ایگزیبٹ ڈی ایف سے موازنہ کیا گیا تو وہاں ریکارڈ پر ایسا نہیں تھا۔ جامع مسجد بیت الرضا کے خطیب یوسف رضا نے مسجد میں ملزم یوسف علی کا تعارف کرایا تھا۔ انہوں نے خود تقریر نہیں کی تھی۔ خطیب یوسف رضا نے ملزم یوسف کا تعارف "میرے پیرومرشد" کہہ کر کرایا تھا۔ میں نے آڈیو اور ویڈیو کیسٹ کی ٹیسٹ تیار نہیں کرائی۔ میں نے مستغیث کے ہمراہ آڈیو کیسٹ سنے اور ویڈیو کیسٹ دیکھے تھے۔ خطیب یوسف رضا کی طرف سے ملزم یوسف علی کا کرایا جانیوالا تعارف آڈیو کیسٹ میں موجود نہیں۔ 28-2-1997 کو ویڈیو کیسٹ بھی تیار کی جارہی تھی۔ میں 28-2-1997 کی ویڈیو کیسٹ حاصل نہیں کرسکا۔ ملزم یوسف علی نے دو افراد کا جیسا کہ اوپر ذکر کیا جاچکا ہے "صحاب رسول" کی حیثیت سے ذکر کیا تھا۔ اس نے انہیں اپنا صحابی نہیں کہا۔ رضاکارانہ طور پر کہا کہ ملزم یوسف نے کہا تھا کہ صحابی ایسا شخص ہے جس نے پیغمبر اسلام کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہو اور جس نے وقت رسالت مآب کی صحبت میں گزارا ہو۔ جب ملزم یوسف نے دو افراد کے بارے میں "اصحاب رسول" کے الفاظ استعمال کئے اس وقت کم از کم سو افراد مسجد میں موجود تھے۔

کیونکہ ملزم یوسف کی تقریر سننے کے بعد میں نے نماز جمعہ اس مسجد میں ادا نہیں کی اس لئے میں نماز جمعہ کے موقع پر مسجد میں موجود افراد کی تعداد نہیں جانتا۔ میں تقریباً پونے دو بجے اس وقت مسجد سے چلا گیا جب ملزم یوسف نے محمد ابو بکر کی خدمات اور مہربانیوں کو سراہا اور کہا کہ وہ اس کا بدلہ نہیں دے سکتا۔ میں نے پولیس کو بتایا کہ ملزم یوسف کی جانب سے محمد ابو بکر کو بلائے جانے پر میں مسجد سے چلا گیا تھا۔ یہ حقیقت آڈیو کیسٹ میں واضح ہے۔ میں نے آڈیو کیسٹ دوسرے جمعہ ایک سٹال سے خریدا جسے ملزم یوسف کا ایک مرید اقبال بٹ چلا رہا تھا۔ یہ درست ہے کہ مسجد میں بہت سے لاؤڈ سپیکر نصب ہیں اور مسجد بیت الرضا گنجان آباد علاقے میں واقع ہے۔ آڈیو کیسٹ کا دورانیہ تقریباً پینتالیس منٹ کا ہے جب ملزم یوسف نے عقیدہ ختم نبوت کے خلاف بات کی میں نے اعتراض نہیں کیا۔ سامعین میں سے کسی نے ملزم یوسف کی تقریر کے بارے میں اعتراض نہیں کیا۔ رضاکارانہ طور پر کہا بیشتر سامعین ملزم یوسف کے مرید تھے۔ یہ درست ہے کہ زیادہ تر نعرہ تکبیر اور نعرہ رسالت کے نعرے بلند کئے جارہے تھے۔ میرا تعلق حنفی مکتب فکر سے ہے اور اہلسنت ہونے کی بنا پر میں دیوبندی یا بریلوی ہونے پر یقین نہیں رکھتا کیونکہ یہ مکاتب فکر ہیں اور یہ القاب برطانیہ کے دیئے ہوئے ہیں۔ میں مجلس ختم نبوت کا باقاعدہ رکن ہوں۔ میں مقدمے کے مستغیث کو دس بارہ سال سے جانتا ہوں' میں میاں محمد اولیس کو گزشتہ آٹھ دس سال سے جانتا ہوں۔ جب ملزم تقریر کررہا تھا تو وہ میرے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ یہ درست ہے کہ میں نے ملزم یوسف کی تقریر کو انتہائی اشتعال انگیز محسوس کیا۔ میں نے خود پولیس کو ملزم یوسف کی تقریر کے اشتعال انگیز ہونے کے بارے میں 28-2-1997 اور 29-3-1997 کے درمیان نہیں بتایا۔ رضاکارانہ طور پر کہا کہ اس دوران مستغیث نے مجھے بلایا تھا۔ یہ درست ہے کہ 28-2-1997 سے قبل میں نے مسجد بیت الرضا میں نماز جمعہ ادا نہیں کی۔ یہ درست ہے کہ میں نے مستغیث کے کہنے پر اس مقدمے میں گواہی دی۔ یہ کہنا درست نہیں کہ میں نے مسجد بیت الرضا میں نماز جمعہ نہیں پڑھی۔ ملزم یوسف نے سیاہ رنگ کی پگڑی باندھ رکھی تھی' میں نے مارچ کے وسط میں اسماعیل شجاع آبادی کو آڈیو اور ویڈیو کیسٹیں مہیا کیں۔ آڈیو کیسٹ سننے اور ویڈیو کیسٹ دیکھنے کے موقع پر اسماعیل شجاع آبادی' میاں محمد اولیس' قاری محمد علی' محمد رمضان اور مولانا عزیز الرحمان موجود تھے۔ پھر کہا ہم نے مذکورہ افراد کی موجودگی میں صرف ویڈیو کیسٹ دیکھی۔ اگر اسماعیل شجاع آبادی مقدمہ درج نہ کراتے تو میں مقدمہ درج کراتا کیونکہ میں نے اس کے بارے میں تہیہ کرلیا تھا۔ اگر ان دنوں اسماعیل شجاع آبادی مقدمہ درج نہ کراتے تو میں ضرور کراتا۔ یہ کہنا غلط ہے کہ میں نے مذہبی علم نہ ہونے کی بنا پر ملزم یوسف کے خلاف اس لئے مقدمہ درج نہیں کرایا کہ میں ملزم یوسف کی تقریر سمجھ نہیں سکا تھا۔ خریداری کے بعد آڈیو اور ویڈیو کیسٹ میاں اولیس کے پاس رہے۔ یہ غلط ہے کہ آج میں نے غلط بیان دیا۔

آر او اینڈ اے سی 6-5-2000

(جاری ہے)

نبوت کے دعویدار یوسف کذاب کو سزائے موت کا حکم

دو مبینہ "اصحاب رسول" نے اپنی خوش نصیبی پر کذاب کا شکریہ ادا کیا' عدالتی فیصلے کا متن (قسط نمبر 10)

گواہ استغاثہ نمبر 5 میاں محمد اویس ولد میاں محمد شفیق پیشہ کاشتکاری ذات ارائیں ساکن 54 سی / III گلبرگ III لاہور حلفاً بیان کرتا ہوں:

28-2-1997 کو میں اور ممتاز اعوان نماز جمعہ کی ادائیگی کیلئے مسجد بیت الرضا گئے۔ ملزم یوسف علی مسجد میں موجود تھا اس نے منبر رسول پر اپنی تقریر کے دوران کہا کہ اس وقت سو صحابی موجود ہیں اس نے وضاحت کی کہ صحابی وہ ہے جس نے حالت ایمان میں حضرت محمد ﷺ کو دیکھا ہو۔ اس نے دو افراد جن کے نام زید زمان اور عبدالواحد تھے کو آگے بلایا اور ان کا تعارف "صحابی رسولؐ" کی حیثیت سے کرایا۔ دونوں افراد آگے آئے اور ایک لمحے کیلئے تقریر کرتے ہوئے اپنے انتہائی خوش نصیب ہونے پر شکریہ ادا کیا۔ اپنی تقریر کے دوران ملزم یوسف نے اپنے رسول اللہ (استغفر اللہ) ہونے کا اعلان کیا۔ آج ملزم یوسف کو عدالت میں موجود دیکھا ہے یہ وہی محمد یوسف ہے جس نے مذکورہ تقریر کی تھی۔

XXX جرح سلیم عبدالرحمان وکیل صفائی:

میں نے اپنے بیان میں پولیس کو بتایا تھا کہ ملزم ڈیفنس ایریا کا رہائشی ہے۔ یہ بات مجھے اسماعیل شجاع آبادی نے اس وقت بتائی جب میں ان کے پاس گیا تھا۔ میں نے شجاع آبادی کو ملزم یوسف کی مسجد بیت الرضا کی تقریر کے بارے میں بتایا۔ جس پر اسماعیل شجاع آبادی نے کہا کہ وہ ملزم یوسف کے خلاف کارروائی کر رہا ہے۔ میں اسماعیل شجاع آبادی کو آٹھ دس سال سے جانتا ہوں جب میں نے ملزم یوسف کی تقریر سنی تھی اسی دن مستغیث اسماعیل شجاع آبادی سے ملا تھا۔ جب میں اسماعیل شجاع آبادی سے ملا تو اس نے کہا کہ ملزم کے خلاف کوئی کارروائی کر رہا ہے میں نے اور ممتاز اعوان استغاثہ نے آڈیو اور ویڈیو کیسٹیں خرید کر مستغیث اسماعیل شجاع آبادی کو دے دیئے۔ میں نے اسماعیل شجاع آبادی کو آڈیو اور ویڈیو کیسٹ ملزم یوسف کی تقریر سننے کے ایک ہفتے بعد مہیا کی۔ میں نے پولیس کو یہ نہیں بتایا کہ آڈیو ویڈیو کیسٹوں کی خریداری کے بعد میں نے اسماعیل شجاع آبادی مستغیث کو دیئے۔ ہم نے ملزم یوسف کی تقریر کے چار یا پانچ دن بعد آڈیو کیسٹ سنے اور ویڈیو کیسٹ دیکھے پھر کہا مجھے صحیح مدت یاد نہیں۔ پولیس نے میرا بیان 29-3-1997 کو نماز عشاء کے بعد مسجد بیت الرضا میں ساڑھے نو بجے رات قلم بند کیا۔ یہ درست ہے کہ میری رہائش اور مسجد بیت الرضا کے درمیان آٹھ دس کلو میٹر کا فاصلہ ہے۔ یہ درست ہے کہ راستے میں سات آٹھ مساجد واقع ہیں جہاں نماز جمعہ ادا کی جاسکتی ہیں۔ 28-2-1997 کو عام تعطیل تھی۔ میری اپنی زمین ٹھوکر نیاز بیگ کے علاقے میں واقع ہے۔ ملزم کی تقریر کا دورانیہ تقریباً پینتالیس منٹ تھا۔ مجھے مستغیث اسماعیل شجاع آبادی کے ذریعے معلوم ہوا کہ مقدمہ 29-3-1997 کو درج کیا گیا تھا۔ مستغیث نے مجھے بھی بیان دینے کو کہا۔ ملزم یوسف کی تقریر سے قبل ایک شخص یوسف رضا نے جسے میں نہیں جانتا (غالباً وہ مولوی ہے)' تقریر کی تھی۔ میں یوسف رضا کا نام پہلے سے جانتا تھا کیونکہ میرے چچا حکیم ذوالقرنین مسجد بیت الرضا کے قریب ایک گلی میں رہتے ہیں۔ انہوں نے مجھے یوسف رضا کا نام بتلایا تھا۔ 28-2-1997 کو میرے چچا حکیم ذوالقرنین بھی مسجد میں موجود تھے۔ ملزم یوسف کی تقریر کے موقع پر مسجد کے اندر تقریباً ایک سو افراد موجود تھے تاہم میرے اندازے کے مطابق چار سے پانچ سو افراد مسجد کے اندر اور باہر ملزم کی تقریر کے وقت موجود تھے۔ ملزم نے دو افراد کو اپنے صحابی نہیں کہا تھا بلکہ انہیں "صحابی رسول" قرار دیا تھا۔ میں نے 28-2-1997 سے قبل مسجد بیت الرضا میں نماز جمعہ ادا نہیں کی میں مسجد ختم نبوت کا باقاعدہ رکن نہیں ہوں۔ یہ درست ہے مسجد بیت الرضا میں جمعہ کے وقت لاؤڈ سپیکر نصب تھے۔ میں نہیں جانتا کہ مسجد میں موجود چار پانچ سو افراد ملزم یوسف کی تقریر سن رہے تھے۔ یہ درست ہے کہ ملزم یوسف کی 28-2-1997 کو مسجد بیت الرضا میں اس کی تقریر میں پیغمبر اسلامؐ کے نام کی توہین اور بے حرمتی کے موقع پر میں نے کوئی اعتراض نہیں کیا تھا۔ یہ درست ہے کہ کسی دوسرے نے بھی کوئی اعتراض نہیں کیا۔ رضاکارانہ طور پر کہا کہ مجھے اس ضمن میں درست طور پر یاد نہیں۔ میرا تعلق اہلسنت مکتب فکر سے ہے۔ میں نہ دیو بندی ہوں نہ بریلوی ہوں۔ یہ غلط ہے کہ میں نے اپنا بیان مستغیث کے کہنے پر دیا ہے۔ رضاکارانہ طور پر کہا کہ جو کچھ میں نے سنا اور دیکھا میں نے عدالت میں بیان کر دیا۔ میں نے بھی تھانہ ملت پارک میں ملزم یوسف علی کے خلاف اعتراض کی شکل میں درخواست دی تھی لیکن مجھے صحیح تاریخ یاد نہیں۔ یہ کہنا غلط ہے کہ میں نے آج غلط بیانی کی ہے۔ یہ کہنا صحیح نہیں کہ میں نے 28-2-1997 کو

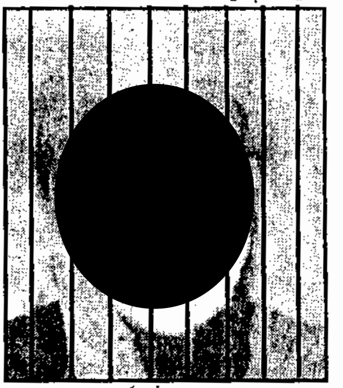

مسجد بیت الرضا میں نماز جمعہ ادا نہیں کی۔ رضاکارانہ طور پر کہا کہ ملزم یوسف کی تقریر سننے کے بعد مجھے یقین تھا کہ ملزم کی امامت میں میری نماز قبول نہیں ہوگی اس لئے میں نے 28-2-1997 کو اپنی نماز جمعہ نہیں پڑھی۔

آر او اینڈ اے سی 16-5-2000

گواہ استغاثہ نمبر 6 میاں اطہر اقبال ولد ظفر اقبال ذات ارائیں پیشہ آر سی سی پائپ فیکٹری ساکن کینال ویو ہاؤسنگ سوسائٹی لاہور حلفاً بیان کیا:

نوٹ: گواہ کا بیان قلم بند کئے جانے سے قبل پارسل میں سربمہر ویڈیو کیسٹ کی مہریں کھولی جاچکی تھیں۔

18-4-1997 کو میں اس مقدمے کی تفتیش میں شامل ہوا۔ میں نے ویڈیو کیسٹیں ایگزیبٹ پی فائیو تفتیشی افسر کو پیش کیں جو ریکوری میمو ایگزیبٹ پی ای کے ذریعے قبضے میں لی گئیں۔

اس مرحلے پر فاضل وکیل صفائی نے اعتراض کیا کہ قانون شہادت کے آرڈر کے آرٹیکل 164 کے تحت قانون کی یہ لازمی شق ہے کہ میکانکی حالات یا کسی ایسے دوسرے طریقے سے حاصل کی جانیوالی شہادت قابل تسلیم نہیں اور ایسی شہادت پیش کرنے سے قبل استغاثے کیلئے لازم ہے کہ ویڈیو کیسٹ وغیرہ کے بارے میں مقدمہ سماعت کرنیوالی عدالت سے پیشگی اجازت حاصل کرے۔ وکیل صفائی کی طرف سے اٹھائے جانیوالے اعتراض کا حتمی دلائل کے موقع پر جائزہ لیا جائے گا۔

XXX جرح محمد سلیم عبدالرحمان وکیل صفائی:

میں نے پولیس کو دیئے جانے سے قبل خود ویڈیو کیسٹ اکیلے اور پھر احباب کالونی کے قاری عزیز کی موجودگی میں دیکھی۔ میں نے اکیلے ویڈیو کیسٹ 18-3-1997 کو دیکھی تھی۔ میرا پاسبان ختم نبوت سے کوئی تعلق نہیں۔ میرا اپنی مذہبی جماعت سے بھی کوئی تعلق نہیں۔ میں نے ویڈیو کیسٹ پولیس کے سپرد کرتے ہوئے اپنے پاس اس کی کوئی نقل نہیں رکھی۔ تفتیشی افسر نے ویڈیو کیسٹ ایک سربمہر پارسل میں بنائی تھی اور اس لئے یہ ویڈیو کیسٹ اکیلی تھی۔ میں نے ویڈیو کیسٹ ایک شخص اقبال بٹ سے حاصل کی تھی۔ رضاکارانہ طور پر کہا کہ اس کی ادائیگی میرے دوست ابرار نے کی تھی جس نے اقبال بٹ کا تعارف کرایا تھا۔ میں نے ویڈیو کیسٹ کا پولیس کی طرف سے تیار کیا جانیوالا ٹرانسکرپٹ نہیں پڑھا۔ یہ درست نہیں کہ ملزم یوسف کو اس کیسٹ میں سیاہ اور سبز رنگ کی پگڑی دکھایا گیا ہے۔ رضاکارانہ طور پر کہا کہ ملزم یوسف نے صرف سیاہ رنگ کی پگڑی باندھ رکھی تھی۔ یہ کہ ویڈیو دو خطبات پر مشتمل ہے۔ میں نے ملزم یوسف کی ایک اور ویڈیو مئی 1997 میں دیکھی تھی۔ میں نے یہ کیسٹ اپنے اہل خانہ کے ہمراہ دیکھی تھی۔ میں نے یہ کیسٹ سہیل ضیاء سے حاصل کی تھی جو میرا عم زاد اور ملزم یوسف کا مرید ہے۔ یہ درست ہے کہ سہیل ضیاء بھی اس مقدمے میں گواہ ہے۔ میں نے مئی 1997 میں دوسری کیسٹ محض عمومی طور پر دیکھی تھی۔ چونکہ میرے خاندان کے لوگ اس مسئلے پر بحث کر رہے تھے۔ فوری مقدمے کا اندراج تھانہ ملت پارک میں میری موجودگی میں 29-3-1997 کو ہوا۔ مقدمہ تقریباً چھ بجے شام درج ہوا۔ میں اس مقدمے میں استغاثے کے گواہ ممتاز اعوان کو کبھی نہیں جانتا تھا تاہم ساجد منیر ڈار کو میں گزشتہ چھ سات سال سے جانتا تھا۔ میں نے رضاکارانہ طور پر ویڈیو کیسٹ پولیس کے روبرو پیش کی۔ میں اس مقدمے کے مستغیث اسماعیل شجاع آبادی سے ملا تھا۔ میری یہ ملاقات 23 اور 24 مارچ 1997 کو ہوئی۔ میں نہیں جانتا کہ آیا استغاثے کے گواہ کی حیثیت سے میرا نام روزنامہ "خبریں" میں شائع ہوا تھا۔ میں نے اخبار میں اشاعت کیلئے اپنا نام نہیں دیا تھا۔ مجھے میاں عبدالغفار صحافی "خبریں" کے بارے میں اس وقت معلوم ہوا جب انہوں نے اس مقدمے کے بارے میں خبر شائع کی۔ میں اسماعیل شجاع آبادی سے مقدمے کے اندراج سے قبل ایک مرتبہ ملا تھا۔ میں ان سے گاہے گاہے ملتا رہا ہوں۔ دوسری مرتبہ میری ملاقات تھانے میں 29-3-1997 کو ہوئی۔ یہ کہنا غلط ہے کہ میں اس مقدمے میں مستغیث کے کہنے پر بطور گواہ پیش ہوا ہوں۔ میں نے اخبار میں مقدمے کے اندراج کے بارے میں نہیں پڑھا۔ ویڈیو کیسٹ دوبارہ سربمہر کر دی گئی ہے۔

آر او اینڈ اے سی 18-5-2000

گواہ استغاثہ نمبر 7 محمد علی ابوبکر ولد محمد ابوبکر پیشہ کاروبار ذات میمن ساکن 97/1 خیابان بحریہ فیز 5 ڈیفنس کراچی حلفاً بیان کیا:

میں ملزم یوسف کو جو عدالت میں موجود ہے جانتا اور پہچانتا ہوں۔ غالباً جون 1994 میں میرے ایک رشتہ دار رضوان نے مجھے بتایا کہ میرے قرآن کے علم کی بنیاد معمولی علم پر ہو سکتی ہے۔ اس لئے اگر مجھے قرآن حکیم سیکھنا ہے تو مجھے ملزم ابوالحسنین محمد یوسف علی سے رابطہ کرنا چاہیے اس طرح جون 1994 میں رضوان نے ملزم یوسف علی سے میری ملاقات کا انتظام کیا۔ میں ملزم یوسف علی کے علم سے بے حد متاثر ہوا۔ پہلی ملاقات کا انتظام عبدالواحد کے گھر پر کیا گیا۔ جب میری ملزم سے ملاقات ہوئی تو اس نے کہا کہ جب تک میں پیغمبر اسلام کو اپنی آنکھوں سے نہ دیکھ لوں مجھے موت نہیں آئے گی۔ مجھے کثرت سے درود شریف پڑھنے کی ہدایت کی گئی۔ میں اس کے بعد ملزم یوسف سے عبدالواحد کے گھر پر ملتا رہا۔ ملزم یوسف نے مجھے ابوبکر صدیق کا نام دیا۔ جب میں اہل و عیال کے ہمراہ عمرے کی ادائیگی کیلئے جا رہا تھا ملزم یوسف میرے گھر آیا اور مجھے کہا کہ عمرے کی ادائیگی کی کوئی ضرورت نہیں' وہ یہاں عمرے کا انتظام کر سکتا ہے۔ ملزم نے کہا مکان وہاں ہے اور مکین یہاں ہے جس پر میں ناراض ہوا اور اس نے مجھے عمرے کی ادائیگی کی اجازت دیدی۔

(جاری ہے)

نبوت کے دعویدار یوسف کذاب کو سزائے موت کا حکم

پرتعیش سجائے گئے کمرے غار حرا میں پیغمبر اسلامؐ سے جسمانی ملاقات پر چیلوں کی مبارک باد' عدالتی فیصلے کا متن (قسط نمبر 11)

۔جب میں عمرے سے واپس آیا ملزم یوسف نے مجھ سے میری پیغمبر اسلامؐ سے ملاقات کے بارے میں باتیں شروع کر دیں اور کہا کہ میری طرف سے اس ضمن میں زیادہ سے زیادہ بڑی دستبرداری کیا ہو سکتی ہے؟ میں نے جواب دیا کہ وہ جو بھی چاہے اس کے بعد ملزم نے میرے گھر میں مجھے ایک کمرہ سجانے کو کہا۔ جب میں نے کمرہ سجالیا' ملزم یوسف لاہور سے کراچی آیا اس نے کمرہ پسند کیا اور کہا یہ "غار حرا" ہے۔ کمرے کا فرنیچر سیاہ اور سبز رنگ کا تھا۔ ملزم یوسف اس کے بعد لاہور واپس چلا گیا۔ اس کے بعد جب وہ کراچی آیا اس نے کچھ عرصہ میرے سجائے ہوئے کمرہ میں قیام کیا۔ ملزم یوسف عبدالواحد کے گھر رہائش رکھا کرتا تھا۔ جب وہ میرے گھر آیا اس نے کہا کہ وہ میری پیغمبر اسلامؐ سے ملاقات کا انتظام کرے گا۔ اس نے مجھے آنکھیں بند کرنے کو کہا' مجھے درود شریف پڑھنے کو کہا گیا جب میں نے درود شریف پڑھا اس نے مجھے آنکھیں کھولنے کو کہا۔ جب میں نے آنکھیں کھولیں اچانک اس نے مجھے جھمار لیا اور کہا کہ وہ "محمدؐ" ہے لیکن میں نے رونا شروع کر دیا۔ اس نے مجھے جپھے میں جکڑے رکھا' جب اس نے مجھے چھوڑا مجھ پر کپکپی طاری تھی اور میں پسینے میں شرابور تھا۔ میں یہ نہیں سمجھ سکا کہ کیا ہوا۔ اس کے بعد میں کمرے سے باہر آگیا۔ ملزم یوسف کے پیروکار کمرے سے باہر بیٹھے تھے۔ انہوں نے مجھے جیسا کہ ملزم یوسف پیغمبر اسلامؐ سے ملاقات کی پہلے باتیں کرتا تھا' پیغمبر اسلامؐ سے جسمانی ملاقات پر مبارکباد دی۔ اس کے بعد جب ملزم لاہور سے کراچی آیا اس نے عبدالواحد کے گھر پر قیام کیا جہاں ملزم یوسف نے مجھ سے مکان کی خریداری کیلئے پچاس لاکھ روپے طلب کئے جو میں نے ملزم یوسف کو ادا کر دیئے۔ میں نے ملزم یوسف کو 24 لاکھ روپے بینک کے ذریعے ادا کئے باقی ماندہ رقم کا انتظام بھی میں نے اپنے دوستوں کے ذریعکر کے ادائیگی کر دی۔ میں ڈیمانڈ ڈرافٹ' 3 لاکھ' 5 لاکھ' ڈھائی لاکھ اور دو لاکھ کی ادائیگی کی فوٹو کاپیاں مارک اے تا ڈی پیش کرتا ہوں۔

میں اصل رسید چھبیس لاکھ دو ہزار چار سو دس روپے پچاس پیسے کی ڈالر انکیشمنٹ کیلئے ایگزیبٹ پی پیش کرتا ہوں۔ بیس ہزار نو سو دس روپے مالیت کے ڈالروں کے ضمن میں فوٹو کاپی مارچ بی پیش کرتا ہوں۔ ملزم یوسف نے مجھ سے ایئر کنڈیشنر کا مطالبہ کیا جو میں نے مارکیٹ سے خریدا جس کی رسید مارک ای ہے۔ ایئر کنڈیشنر عبدالواحد کے گھر ملزم یوسف کے کمرے میں لگایا گیا اس کے بعد ملزم یوسف نے کراچی سے قالین خریدا جس کی میں نے ادائیگی مبلغ گیارہ ہزار روپے کی جس کی رسید مارک جی ہے۔ میں سٹی بینک کا اصل خط ایگزیبٹ پی 7 بھی پیش کرتا ہوں۔ میں نے ملزم یوسف کے کمرے کیلئے فرنیچر بھی خریدا۔ ملزم یوسف یہ فرنیچر لاہور لے گیا۔ میں نے یہ فرنیچر ایک لاکھ اڑتالیس ہزار روپے میں خریدا تھا۔ اس کے بعد ملزم یوسف نے پردے وغیرہ کراچی سے خریدے۔ اس کیلئے میں نے 53 ہزار کی ادائیگی کی۔ میں نے مجموعی طور پر 67 لاکھ روپے کی ادائیگی کی۔ ملزم نے مذکورہ رقم میں سے 24 لاکھ روپے سٹی بینک کے ذریعے واپس کئے۔ جب میں نے باقی رقم کا مطالبہ کیا تو ملزم نے کہا کہ ابھی تک اسے مدینے سے رقم موصول نہیں ہوئی جونہی رقم ملے گی وہ ادائیگی کر دے گا۔ اس کے بعد ملزم گرفتار ہو گیا اور اس کے بعد سے میرا کوئی رابطہ نہیں تھا۔ میرے پاس میرے قبضے میں ملزم یوسف کی ایک ڈائری تھی میں نے دانستہ طور پر پولیس کو پیش نہیں کی۔ اگر میں پہلے یہ ڈائری پولیس کو پیش کرتا تو آج میں زندہ نہ ہوتا۔ اب میں ڈائری پی 8(116-1) پیش کرتا ہوں جس کا مطلب ہے کہ یہ ڈائری 116 صفحات پر مشتمل ہے۔ ملزم نے یہ ڈائری میرے حوالے کرتے ہوئے کہا تھا کہ ڈائری پڑھنے کے بعد میں اس پر بھروسہ کروں گا۔ ملزم یوسف کی گرفتاری سے قبل ایک مرتبہ میری اس سے ملاقات عبدالواحد کے گھر قوالی کی مجلس میں ہوئی۔ ملزم یوسف نے ملاقات کے شروع میں قوالوں تک کی موجودگی میں کہا کہ جب تک مجلس کے ارکان حضرت محمد ﷺ کو نہ دیکھ لیں ان میں سے کوئی نہیں مرے گا۔ اس کے بعد ایک مرتبہ جب میں محفل نعت خوانی میں شرکت کیلئے جا رہا تھا اس وقت ملزم یوسف نے مجھ سے کہا کہ جس شخص کیلئے میں محفل نعت خوانی میں شرکت کیلئے جا رہا ہوں وہ یہاں بیٹھا ہے اور یہ کہ میں کس کیلئے محفل نعت خوانی میں شرکت کیلئے جا رہا ہوں۔ ہر موقع پر ملزم یوسف اپنے آپ کو "محمدؐ" اس انداز میں ظاہر کرتا رہا جیسے وہ اپنے پیغمبر اسلامؐ ہونے کا دعویدار ہو اور جب میں مجلس نعت خوانی میں شرکت کے بعد واپس آیا ملزم یوسف نے مجھے اپنے کمرے میں بلایا' وہ اپنے حکم کی خلاف ورزی پر مجھ سے بے حد ناراض تھا۔ اس نے مجھے کہا کہ چونکہ میں نے اس کی حکم

عدولی کی ہے اس لئے مجھ پر اللہ کا عذاب نازل ہوگا۔ 28 فروری کو ملزم یوسف کی بیٹی کی شادی شام کے وقت تھی اور صبح ملزم یوسف نے مسجد بیت الرضا میں ورلڈ اسمبلی کا اجلاس طلب کیا تھا۔ مسجد بیت الرضا میں ہونیوالے ورلڈ اسمبلی کے اجلاس میں شرکت کیلئے دعوت نامہ مارک "ایچ" دیا گیا۔ میں نے یہ دعوت نامہ تکبیر نامی ایک جریدے سے حاصل کیا۔ مجھے یہ دعوت نامہ ملا تھا لیکن یہ کورا تھا اور میں نے وہی جریدہ تکبیر کو دے دیا۔ میں نے 28-2-1997 کو مسجد بیت الرضا میں ورلڈ اسمبلی کے اجلاس میں شرکت کی تھی جہاں آڈیو اور ویڈیو کیسٹ تیار کی گئی تھی۔ ملزم یوسف نے مسجد میں موجود اپنے ایک سو صحابیوں کا تعارف کرایا۔ ملزم نے عبدالواحد اور زید زمان کا اپنے صحابیوں کی حیثیت سے تعارف کرایا۔ ان لوگوں نے بھی کسی حد تک تقریریں کیں۔ ملزم یوسف نے اپنی تقریر میں اس بات کی وضاحت کی کہ اس نے ورلڈ اسمبلی کیلئے مسجد بیت الرضا کا انتخاب کیوں کیا ہے؟ اور اس نے "مسجد نبوی" یا "مسجد حرام" کا انتخاب کیوں نہیں کیا؟ اس نے کہا مسجد بیت الرضا کا انتخاب اس طرح کیا گیا جس طرح اللہ رب العزت نے "غار حرا" کا انتخاب کیا تھا۔ اس کے بعد اس نے کہا بعض سورتیں بعض آیات حتیٰ کہ قرآن یہاں موجود ہے۔ اس نے مزید کہا کہ حضور ﷺ ڈیوٹی پر نہیں بلکہ ان کی عطا ہے کہ ایک رسول ہم سے مخاطب ہے۔ اس کے بعد ملزم یوسف نے میرا تعارف کرایا اور کہا کہ جس طرح پیغمبر اسلامؐ نے جن کی خدمات قبول فرمائیں وہ ابوبکر تھے جس کا نام محمد علی ابوبکر ہے۔ میں تیسری یا چوتھی قطار میں بیٹھا تھا مجھے وہاں سے اٹھا کر ورلڈ اسمبلی میں متعارف کرایا گیا۔ مجھے منبر کے قریب لاتے ہوئے ملزم یوسف علی نے میرے بارے میں کہا کہ پہلے میں ابوبکر تھا اب میں محمد علی ابوبکر ہوں اور جب مجھے ابوبکر کہا جائے اس کا مطلب یہ ہے کہ میں صحابی تھا اور اب میں صرف محمد علی ابوبکر ہوں۔ شادی میں شرکت کے بعد میں کراچی واپس آگیا میں بعض نکات نوٹ کر کے اپنے ساتھ لایا تھا جن کے بارے میں اپنے رشتہ داروں' دوستوں اور علماء سے جن میں محمد رفیق عثمانی' مفتی دارالعلوم کورنگی کراچی بھی شامل تھے تبادلہ خیال کیا۔ میں نے مولانا یوسف لدھیانوی سے بھی بات کی۔ وہ بھی مجھ سے بہت زیادہ ناراض ہوئے اور کہا کہ پہلے میں اپنے ایمان کو ٹھیک کروں اس کے بعد مجھے مولانا سے ملنا چاہیے۔ جو کچھ میں نے نوٹ کیا تھا' تمام باتیں ملزم یوسف کی کہی ہوئی تھیں۔ پولیس نے میرا بیان ریکارڈ کیا اس مرحلے پر وکیل صفائی نے اعتراض کیا کہ گواہ استغاثہ کی طرف سے پیش کی جانیوالی تمام اشیاء جیسا کہ مارکڈ اور ایگزیبٹڈ ہیں قانون شہادت کے حکم کے تحت قابل تسلیم نہیں اس لئے انہیں ہر قسم کے جائزے سے حذف کیا جائے۔ مزید برآں صفائی کو گواہ استغاثہ کی طرف سے پیش کی جانیوالی مذکورہ دستاویزات کی موجودگی کا کوئی علم نہیں تھا۔

XXX جرح محمد سلیم عبدالرحمان وکیل

صفائی: گواہ استغاثہ کو آئندہ تاریخ کیلئے پابند کیا جاتا ہے۔

آر او اینڈ اے سی 23-5-2000

27-5-2000 محمد علی ابوبکر تجدید حلف کے ساتھ XXX جرح فاضل وکیل صفائی

میں جانتا ہوں کہ عدالت میں غلط بیانی جرم ہے میری کمپنی نے میرے خلاف خورد برد کے الزام میں مقدمہ درج کرایا تھا۔ یہ درست ہے کہ مقدمہ کی ایف آئی آر جس کی فوٹو کاپی ایگزیبٹ ڈی جی ہے میرے خلاف درج تھی۔ یہ درست ہے کہ میں مذکورہ مقدمے میں ضمانت پر ہوں' یہ درست ہے کہ مقدمے کی سماعت سے میرا امتناع روک دیا گیا ہے۔ یہ درست ہے کہ کمپنی کا ڈائریکٹر فاروق سمرا میرا قریبی رشتہ دار ہے۔ یہ درست ہے کہ میں نے کمپنی میں تقریباً ستائیس برس کام کیا ہے۔ یہ درست ہے کہ میری بیٹی کا نام لبنیٰ ہے۔ یہ بھی درست ہے کہ اس کے شوہر کا نام سہیل ہے۔ یہ درست ہے کہ میری بیٹی اور داماد ملزم یوسف کے مرید ہیں۔ میری بیٹی لبنیٰ کی سوچ میرے خیال کے مطابق درست اور صحیح نہیں۔ یہ درست ہے کہ میں نے اپنی بیٹی لبنیٰ کو اڑھائی برس حبس (قید) میں رکھا۔ یہ درست نہیں کہ غیر قانونی طور پر قید رکھے جانے کی کوئی رپورٹ کراچی کے سٹیزن پولیس لائزن کمیٹی کے پاس درج ہے۔ یہ غلط ہے کہ میں نے اپنی بیٹی کو بیلف کے چھاپے کے خوف سے کسی دوسری رہائش گاہ میں منتقل کیا۔ یہ درست نہیں کہ میری بیٹی وہاں سے اپنے خاوند کے گھر چلی گئی۔ رضاکارانہ طور پر کہا میری بیٹی میرے گھر سے شوہر کے گھر گئی تھی۔ میری بیٹی لبنیٰ تقریباً ایک سال میرے پاس رہی۔ یہ غلط ہے کہ میں نے اپنی بیٹی پر طلاق حاصل کرنے کیلئے دباؤ ڈالا۔ رضاکارانہ طور پر کہا کہ میں اپنی بیٹی کو مشورہ دیتا رہا کہ ملزم یوسف کی طرف سے "رسول اللہ" ہونے کا دعویٰ کفر ہے اور اسے ملزم یوسف کی اتباع سے باز آنا چاہیے لیکن اس نے جواب دیا کہ (پاپا) آپ ملزم یوسف کو سمجھ نہیں سکے۔ یہ درست ہے کہ میں نے اپنی بیٹی کے اس طرز عمل کیلئے ملزم یوسف کو ذمہ دار قرار دیا ہے۔ جب میں نے فاروق ٹیکسٹائل ملز چھوڑی میری آخری تنخواہ 60 ہزار روپے تھی۔ میری ملزم یوسف سے ملاقات جنوری 1997 میں ہوئی۔ ملزم یوسف سے پہلی ملاقات جون 1994 میں ہوئی تھی۔ ملزم یوسف نے پہلی ملاقات میں "عہد الست" پر بات کی۔ اس کی بات خاصی اثر انگیز تھی۔ میں ملزم کی جانب سے مجھے ابوبکر صدیق کہے جانے کو اہمیت نہیں دیتا تھا۔ اس نے مجھے اس نام سے جون یا اس کے قریب 1995 میں پکارا۔ مجھے اس نام سے عبدالواحد کے گھر عبدالواحد بریگیڈیئر سلیم' بریگیڈیئر اسلم' ملک یوسف صدیقی' سہیل کاشف' عارف رضوان اور بہت سے دوسروں کی موجودگی میں پکارا گیا۔ مقدمے کے اندراج کے بعد میں نے پولیس کے روبرو دو بیان دیئے۔ میرا پہلا بیان 20-4-1997 کو قلم بند کیا گیا کہ جب ملزم یوسف نے مجھے ابوبکر صدیق کہہ کر پکارا' بریگیڈیئر اسلم وغیرہ جیسا کہ اوپر کہا گیا ہے عبدالواحد کے گھر موجود تھے۔ 20-4-1997 کو میرا بیان گواہ استغاثہ رانا اکرم کے گھر قلم بند کیا گیا۔ جن افراد کا ذکر اوپر کیا گیا ہے ان میں سے بیشتر لوگ جن میں بریگیڈیئر اسلم' نعمان یوسف صدیقی اور رانا اکرم شامل ہیں۔

(جاری ہے)

نبوت کے دعویدار یوسف کذاب کو سزائے موت کا حکم

عمرے کی ادائیگی سے منع کرتے ہوئے کذاب نے کہا "مکان وہاں ہے اور مکین یہاں" عدالتی فیصلے کا متن (قسط نمبر 12)

20-4-1997 کو میرا بیان قلم بند کئے جانے کے موقع پر موجود تھے۔ پھر کہا یوسف صدیقی ملاقات کے موقع پر موجود نہیں تھا۔ مجھے رانا اکرم نے پولیس کی آمد کی اطلاع دی اور پوچھا کہ کیا میں نے بیان قلم بند کرانا ہے؟ میں رانا اکرم کے گھر رات آٹھ نو بجے بیان دینے پہنچا۔ مجھے پولیس نے بتایا تھا کہ ملزم یوسف کے خلاف ایک مقدمہ درج کیا گیا ہے اور پوچھا تھا کہ مقدمے کے بارے میں میرے پاس کیا کیا معلومات ہیں؟ جریدہ تکبیر کے طاہر نے مجھے 11-4-1997 کو مقدمے کے اندراج کے بارے میں بتایا تھا۔ میں نے پولیس کو 28-2-1997 کو ملزم یوسف کی جانب سے دعوت نامہ بھیجے جانے کے بارے میں بتایا۔ جب اس کا ایگزیبٹ ڈی ایچ موازنہ کیا گیا تو اس میں 28-2-1997 کے دعوت نامے کا ذکر نہیں تھا۔ میں نے پولیس کو یہ نہیں بتایا کہ اجلاس مسجد بیت الرضا میں منعقد ہوا۔ ملزم یوسف نے مجھے ٹیلی فون پر اپنی بیٹی کی شادی اور ورلڈ اسمبلی کے اجلاس میں شرکت کیلئے بھی بلایا تھا۔ رضاکارانہ طور پر کہا کہ سہیل اور لبنیٰ نے میرے پاس آکر مجھے لازمی طور پر شادی میں شریک ہونے کی دعوت دی تھی۔ تفتیشی افسر کے ہمراہ ایک اور پولیس والا بھی تھا' میں اس کا نام نہیں جانتا۔ میں نے پولیس کو اپنے بیان کی تفصیلات کے بارے میں بتایا تھا لیکن پولیس افسر نے مجھے ہدایت کی کہ میں تفصیلی بیان عدالت میں دوں۔ میں نے پولیس کو ملزم کو رقم ادھار دیئے جانے کے بارے میں بتایا تھا لیکن میں نے تفصیل نہیں بتائی تھی۔ رضاکارانہ طور پر کہا کہ اس وقت تفصیلات میرے پاس دستیاب نہیں تھیں۔ میں نے پولیس کو وہ دستاویزات مہیا نہیں کیں جو میں نے عدالت میں مہیا کیں۔ یہ غلط ہے کہ دستاویزات پولیس کو بیان قلم بند کراتے وقت میرے قبضے میں نہیں تھیں۔ رضاکارانہ طور پر کہا کہ یہ دستاویزات اور رسیدیں اس وقت میرے گھر پر ہی تھیں۔ میں نے پولیس کو یہ دستاویزات اور رسیدیں بعد میں حوالے کرنے کی کوئی پیشکش نہیں کی تھی۔ رضاکارانہ طور پر کہا چونکہ مجھے دستاویزات اور رسیدیں عدالت میں پیش کرنے کو کہا گیا تھا اس لئے میں نے دستاویزات اپنے پاس رکھیں۔ میں نے دستاویزات اور رسید 22-4-1997 کو بھی پیش نہیں کی تھیں۔ میں نے پولیس کو ملزم یوسف کی طرف سے 28-2-1997 کو کی جانیوالی تقریر کے بارے میں بتایا تھا۔ یہ بھی بتایا تھا کہ میں نے مذکورہ تاریخ پر اجلاس میں شرکت کی تھی۔ جب ایگزیبٹ ڈی ایچ سے موازنہ کیا گیا تو وہاں ریکارڈ میں ایسا نہیں تھا۔ جون 1994 سے جنوری 1997 کے دوران ممکن ہے میں ملزم یوسف سے بارہ پندرہ برس بعد ملا ہونگا۔ رضاکارانہ طور پر کہا اس دوران ملزم یوسف میرے گھر میں رہنے لگا تھا۔ میں نے پولیس کو 20-4-1997 کو بتایا تھا کہ 28-2-1997 کا اجلاس مسجد بیت الرضا میں ہوا تھا جب اس کا ایگزیبٹ ڈی ایچ سے موازنہ کیا گیا تو وہاں ایسا درج نہیں تھا۔ میں نہیں جانتا کہ آیا ڈائری ایگزیبٹ 8/116-1 ملزم یوسف کی اپنی تحریر میں نہیں ہے۔ رضاکارانہ طور پر کہا کہ مجھے ملزم یوسف نے دی تھی۔ میں نہیں جانتا کہ آیا 2-4-1997 کو میں نے جریدہ تکبیر کے دفتر ٹیلی فون کیا۔ ملزم یوسف نے یہ ڈائری ایگزیبٹ 8/166-1 ماہ دسمبر 1996 میں پڑھنے کیلئے دی تھی۔ تکبیر کے طاہر نے مجھ سے ڈائری لے لی لیکن میں نے بعد میں اس سے یہ ڈائری جولائی یا اگست 1997 میں واپس لے لی۔ کسی نے مجھے یہ نہیں بتایا کہ ڈائری ملزم یوسف کے اپنے ہاتھ کی تحریر ہے۔ یہ درست ہے کہ ڈائری میں کسی کا نام اور کوائف نہیں دیئے گئے۔ محفل میلاد میرے ماموں کے گھر 1996 میں ہوئی جب ملزم یوسف نے مجھے اس میں شرکت سے روکا۔ یہ درست ہے کہ میں بھی ملزم یوسف کا مرید تھا۔ یہ غلط ہے کہ ان دنوں میں بریگیڈیئر اسلم کا مرید ہوں۔ عبدالواحد کے گھر قوالی کا اہتمام 1995 کے آخر یا 1996 کے اوائل میں کیا گیا تھا۔ یہ درست ہے کہ جب ملزم یوسف نے میرے کمرے کو "غار حرا" قرار دیا تو میں نے اسے برا محسوس کیا۔ یہ نومبر 1994 میں اس وقت ہوا جب میں عمرے کی ادائیگی کے بعد سعودی عرب سے آیا۔ مجھے یہ سن کر حیرت ہوئی کہ جب ملزم یوسف نے کہا "مکان وہاں ہے لیکن مکین یہاں ہے" میں نے ملزم یوسف کی طرف سے کہے جانیوالے فقرے کو غیر شرعی محسوس کیا۔ ملزم یوسف نے یہ فقرہ مارچ' اپریل 1995 میں کہا جب میں عمرے کی ادائیگی کے بعد واپس آیا۔ لاہور میں میرا کوئی رشتہ دار نہیں۔ یہ درست نہیں کہ میں لاہور گاہے گاہے آتا ہوں۔ میں نے پولیس کو ملزم یوسف کے گاہے بگاہے کراچی آنے کے بارے میں نہیں بتایا تھا۔ میں نے پولیس کو یہ نہیں بتایا کہ ملزم یوسف میرے یا عبدالواحد کے مکان میں قیام پذیر رہا تھا۔ میں نے اپنے بیان میں ملزم یوسف کو اپنی طرف سے دی جانیوالی مجموعی رقم نہیں بتائی۔ خود کہا میں نے ملزم یوسف کو دی جانیوالی نقد رقم کے بارے میں بتایا تھا۔ یہ درست ہے کہ دستاویز ایگزیبٹ پی 7 پر میرے دستخط نہیں۔ رضاکارانہ طور پر

کہا یہ دستاویز کمپیوٹرائزڈ ہے۔ یہ درست ہے کہ مارک ای میں اس شخص کا نام جس نے ڈالر انکیش کرائے تھے موجود نہیں۔ یہ درست ہے کہ جس شخص کے حق میں ڈالر بھنائے گئے اس کا نام دستاویز میں موجود نہیں۔ میں نے ملزم یوسف کیلئے ایئر کنڈیشنر 1995 کے اوائل میں خریدا تاہم مجھے ایئر کنڈیشنر کی خریداری کا صحیح مہینہ یاد نہیں۔ میں نے ملزم یوسف سے اپنی پہلی ملاقات کے بعد جو جون 1994 میں ہوئی ایئر کنڈیشنر خریدا۔ خود کہا کہ چونکہ میں ملزم یوسف سے ملتا تھا اس لئے اس نے مجھ سے ایئر کنڈیشنر کا مطالبہ کیا تھا لیکن مجھے صحیح مہینہ یا تاریخ یاد نہیں۔ یہ درست نہیں کہ ملزم یوسف پے آرڈر یا ڈرافٹ وغیرہ بنوانے کیلئے مجھے رقم دیا کرتا تھا۔ رضاکارانہ طور پر کہا ملزم یوسف مجھ سے روپے لیا کرتا تھا۔ یہ کہنا غلط ہے کہ دستاویز مارک اے تا ڈی اس سے متعلق ہیں جن کے بنانے اور جاری کرنے کیلئے ملزم یوسف نے مجھے رقم دی تھی۔ ملزم یوسف ورلڈ اسمبلی کے لفظ کے معنی کی اس انداز میں تشریح کرتا تھا جیسے کہ مدینہ منورہ میں قائم کی جا رہی ہو اور وزیر اعظم' وزرائے اعلیٰ' صدر' جرنیلوں' سفیروں جیسی اعلیٰ شخصیات اس کے رکن ہیں۔ میں نے اخبارات میں مولانا عبدالستار خان نیازی کا بیان پڑھا ہے جس میں انہوں نے ملزم یوسف کے خیالات کی تصدیق کی ہے لیکن مولانا نیازی نے پھر اپنے پہلے بیان کی تردید کر دی جس میں کہا گیا تھا کہ انہیں غلط کہا گیا تھا۔ میں نہیں جانتا کہ مولانا عبدالستار نیازی کا پہلا بیان تمام اخبارات میں شائع ہوا۔ خود کہا کہ صرف روزنامہ جنگ اور امت میرے گھر آتے ہیں۔ میں نہیں جانتا کہ آیا صرف روزنامہ "خبریں" نے مولانا عبدالستار نیازی کا دوسرا بیان شائع کیا تھا جس میں انہوں نے اپنے پہلے بیان کا موقف رد کیا تھا۔ میں نے مولانا عبدالستار نیازی کا دوسرا بیان جنگ یا امت میں پڑھا ہے۔

میں نے ملزم یوسف کا تردیدی بیان روزنامہ جنگ میں پڑھا ہے جس میں اس نے اپنا تردیدی بیان جاری کیا تھا۔ یہ درست ہے کہ میں نے بیان ایگزیبٹ ڈی سی پڑھا ہے۔ اس مرحلے پر گواہ کو آج کے لئے پابند کیا گیا۔

آر او اینڈ اے سی 27-5-2000

XXX محمد ابوبکر علی حلفاً بیان کرتا ہے۔

جرح مسٹر سلیم عبدالرحمان وکیل صفائی:

میں نومبر 1994 میں عمرے کیلئے گیا' میں نے پولیس کو بتایا تھا کہ میں نومبر 1994 میں عمرے کیلئے گیا تھا۔ جب ایگزیبٹ ڈی ایچ سے موازنہ کیا گیا تو وہاں یہ بات ریکارڈ پر نہیں تھی۔ میں 15 دن بعد واپس آ گیا۔ میں نے عمرے کی ادائیگی کیلئے ملزم یوسف سے اجازت نہیں لی تھی۔ اس نے کہا تھا کہ عمرے کی ادائیگی کی کیا ضرورت ہے؟ عمرہ یہاں ہو سکتا ہے اور کہا کہ "مدینے میں مکان ہے اور مکین یہاں ہے" میں ملزم سے مارچ یا اپریل 1995 میں یہ مکالمے سن کر نہایت حیران ہوا۔ میری جانب سے عمرے کی ادائیگی کے بعد ملزم یوسف نے کہا کہ وہ پیغمبر اسلامؐ سے میری ملاقات کا انتظام کرائے گا۔ ملزم یوسف کہا کرتا تھا کہ پیغمبر اسلامؐ کا ظہور متوقع ہے اور وہ سرور کائناتؐ سے ملاقات کا انتظام کر سکتا ہے جس پر میں نے پوچھا ایسا کس طرح ممکن ہے؟ اس لئے میں بے حد حیران ہوا میں نہیں سمجھ سکا کہ ایسا کیونکر ممکن ہے؟ ملزم یوسف کی جانب سے اس کے پیغمبر اسلامؐ ہونے کا دعویٰ مجھے انتہائی قابل اعتراض اور برا لگا۔ جب ملزم یوسف نے اپنے پیغمبر اسلامؐ ہونے کا دعویٰ کیا میں بہت حیران ہوا' مجھ پر کپکپی طاری تھی اور میرے پسینے چھوٹ رہے تھے' میں نے ملزم یوسف سے اس کے دعوے کے بارے میں پوچھا چونکہ بعض اوقات وہ خود کو "لباس" اور بعض اوقات "مشابہہ" بیان کرتا تھا اور کہتا تھا کہ پیغمبر اسلامؐ کا نزول متوقع ہے۔ ملزم یوسف غیر معمولی ذہین ہے وہ میرے عام آدمی پر حاوی ہو سکتا ہے اور میں اسی بناء پر اس سے لوٹا گیا۔

عدالت کے سوال پر گواہ نے کہا کہ اس کے خلاف فوجداری مقدمہ منیر انصاری نے درج کرایا جو عبدالواحد کا دوست ہے اور عبدالواحد ملزم یوسف کا مرید ہے اور یہ کہ مقدمے کے اندراج کے وقت گواہ استغاثہ امریکہ میں تھا۔

XXX وکیل صفائی:

یہ درست ہے کہ جب میرے خلاف مقدمہ درج ہوا منیر انصاری فاروق ٹیکسٹائل ملز کا ڈائریکٹر تھا۔ یہ درست ہے کہ میں نے 2-4-1997 سے قبل تھانے میں کوئی رپورٹ درج نہیں کرائی۔ ہر ملاقات میں ملزم یوسف خود کو "رسول اللہ" کی حیثیت سے ظاہر کرتا' ہر ملاقات میں ملزم یوسف اپنی تقریر میں ایسے مکالمے استعمال کرتا جن کا سمجھنا عام آدمی کی استطاعت سے باہر ہے۔ ان مکالموں میں وہ خود کو پیغمبر اسلامؐ ظاہر کرتا۔ ملزم یوسف کی تقریریں سننے اور اس کے دعووں کے بعد میں بے حد پریشان تھا اور یہ فیصلہ نہیں کر سکا کہ مجھے کیا کرنا چاہیے؟ اور کیا نہیں کرنا چاہیے؟ اس طرح میں ذہنی کشمکش میں گھر گیا جس کی بنا پر خوف کے تحت خاموش رہا اور یوسف کی باتیں مانتا رہا۔ ملزم یوسف کا جو بھی حکم ہوتا اسے بجا لاتا۔ یہ کہنا درست نہیں کہ ملزم یوسف نے پیغمبر اسلامؐ ہونے کا دعویٰ نہیں کیا۔ جب ملزم یوسف نے پیغمبر اسلامؐ ہونے کا دعویٰ کیا وہ اس وقت اپنے حضرت محمدؐ ہونے کا اعلان کر رہا تھا۔ یہ درست ہے کہ ملزم یوسف یہ کہا کرتا تھا کہ پیغمبر اسلامؐ کا نزول متوقع تھا میں اس مقدمے کے مستغیث اسماعیل شجاع آبادی سے 22-6-1997 کو ملا جب پولیس نے مجھے بلایا۔ اگر مقدمے کے مستغیث نے مقدمہ درج نہ کرایا ہوتا تو میں خود مقدمہ درج کراتا۔ ملزم یوسف کی لاہور میں ورلڈ اسمبلی کے اجلاس میں 28-2-1997 کو شرکت کے بعد میرے پاس ایسا کافی مواد تھا جس کی بنیاد پر میں مقدمہ درج کرا سکتا تھا تاہم 28-2-1997 سے قبل میرے پاس خاطر خواہ مواد نہیں تھا۔ یہ درست ہے کہ میں نے 28-2-1997 اور 20-4-1997 کے دوران مقدمہ درج نہیں کرایا اور نہ ہی کوئی درخواست دی ہے۔ میں نے کبھی اپنی بیٹی یا داماد سے نہیں کہا کہ اگر ملزم بری ہو گیا تو میں ملزم کے ساتھ پھر شامل ہو جاؤں گا۔ یہ غلط ہے کہ میں اب بھی ملزم یوسف کا مرید ہوں۔ یہ درست ہے کہ میں نے 28-2-1997 کو ورلڈ اسمبلی کے اجلاس میں شرکت کے بعد ملزم یوسف سے بیعت فسخ کر دی ہے۔ مجھے تصوف' معرفت اور حقیقت قرآن کے بارے میں کوئی علم نہیں ہے۔ یہ کہنا غلط ہے کہ میں نے ملزم یوسف کے خلاف پولیس کو یا عدالت میں سازش کے تحت بیان دیا ہے۔

(جاری ہے)

نبوت کے دعویدار یوسف کذاب کو سزائے موت کا حکم

کذاب نے اللہ تعالیٰ کی جانب سے اسے خلافت عظمیٰ عطا کیے جانے کا دعویٰ کیا، عدالتی فیصلے کا متن (قسط نمبر 13)

یہ درست ہے کہ ملزم یوسف نے عبدالواحد اور زید زمان کو "اصحاب رسول" کہا، اپنے صحابی نہیں کہا۔ رانا اکرم مجھ سے 1995 کو عبدالواحد کے گھر ملا۔ بریگیڈیئر اسلم سے میری ملاقات جون 1994 میں ہوئی۔ اب میری رانا اکرم گواہ استغاثہ سے دوستی ہے۔ یہ کہنا غلط ہے کہ میں ذاتی عناد، بغض یا مخالفت کی بنا پر گواہ کی حیثیت سے پیش ہوا۔

آر او اینڈ اے سی 27-5-2000

گواہ استغاثہ نمبر 7 سعید ظفر فٹ کانسٹیبل نمبر 10,223 تھانہ ملت پارک لاہور حلفاً بیان کیا:

18-4-1997 کو میں تھانہ ملت پارک لاہور میں متعین تھا۔ میں اور فٹ کانسٹیبل عظمت علی اس مقدمے کی تفتیش میں شامل تھے۔ گواہ استغاثہ اطہر اقبال ولد ظفر اقبال نے ایک ویڈیو کیسٹ ایگزیبٹ پی 5 پیش کی جو ریکوری میمو ایگزیبٹ پی ای کے ذریعے جس کی میں نے تصدیق کی قبضے میں لی گئی۔

XXX جرح مس رخسانہ لون وکیل صفائی:

ویڈیو کیسٹ تقریباً دس بجے دن پیش کی گئی۔ سب انسپکٹر ملک خوشی محمد اس مقدمے کا تفتیشی افسر تھا۔ ویڈیو کیسٹ میری موجودگی میں سر بمہر نہیں کی گئی۔ اطہر اقبال نے صرف ایک ویڈیو کیسٹ پیش کی۔

آر او اینڈ اے سی 2-6-2000

گواہ استغاثہ نمبر 9: میاں غفار احمد ولد میاں محمد سلیم ذات ارائیں عمر 38 سال حال ریذیڈنٹ ایڈیٹر روزنامہ "خبریں" ملتان۔ حلفاً بیان کیا:

میں ملزم یوسف کو جو عدالت میں موجود ہے جانتا ہوں۔ 29-3-1997ء کو دس یا ساڑھے دس بجے رات گواہ استغاثہ مولانا اسماعیل شجاع آبادی نے میری موجودگی میں تھانہ ملت پارک میں ایک ویڈیو کیسٹ پی 2 ایک آڈیو کیسٹ پی 1 اور ڈائری ایگزیبٹ پی 3/ (1-22) کے بائیس صفحات پیش کیے جو ریاض احمد سب انسپکٹر نے ریکوری میمو ایگزیبٹ پی ڈی کے ذریعے جس کی میں نے تصدیق کی، قبضے میں لیے۔ 17-4-1997 کو میں خوشی محمد سب انسپکٹر، ایس ایچ او تھانہ ملت پارک لاہور سے متعلق اس مقدمے کی تفتیش میں شریک ہوا۔

میں نے جریدہ "تکبیر" سے ملزم یوسف کذاب جس نے اپنے "انا محمد" جس کا مطلب "میں محمدؐ ہوں" ہونے کا دعویٰ کیا تھا، کافی مواد حاصل کر لیا تھا۔ مجھے رسالہ "تکبیر" کے ذریعے معلوم ہوا کہ ملزم یوسف اپنے پیغمبر ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اس کے بعد میں نے ملزم یوسف سے 21-3-1997 کو ٹیلی فون پر رابطہ کیا۔ ملزم لاہور میں موجود تھا جب کہ میں بھی لاہور ہی میں تھا۔ روزنامہ "خبریں" لاہور کے ڈپٹی ایڈیٹر اور انسپکشن ٹیم کے انچارج کی حیثیت سے میں ملزم یوسف سے اس کے گھر واقع 218/Q بلاک ڈیفنس لاہور میں 22-3-1997 کو دو بجے دن ملا۔ میں ملزم یوسف کے گھر تقریباً ایک گھنٹہ رہا۔ اس ملاقات سے قبل میں نے ویڈیو کیسٹ دیکھی تھی اور آڈیو کیسٹ سنی تھی۔ میں نے مذکورہ ڈائری کے اوراق بھی دیکھے اور پڑھے تھے۔ ملزم یوسف نے بات چیت کے دوران کہا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے "خلافت عظمیٰ" عطا کی ہے۔ میں نے لفظ "خلافت عظمیٰ" کی وضاحت کیے جانے کو کہا جس پر ملزم نے میری تعلیمی حیثیت پوچھی۔ میں نے اسے بتایا کہ میں نے ماس کمیونیکیشن (ابلاغیات) میں ایم کیا ہے۔ جس پر اس نے کہا کہ دنیاوی تعلیم نہیں میں نے تمہاری دینی تعلیم کے بارے میں پوچھا ہے۔ جس پر میں نے بتایا کہ مسلمان کی حیثیت سے میں نے قرآن پڑھا ہے۔ جس پر اس نے لفظ "خلافت عظمیٰ" کے معنی کی وضاحت کی۔ اس نے مجھے بتایا کہ سب سے پہلے "خلافت عظمیٰ" حضرت آدمؑ کو عطا کی گئی۔ ان کے بعد یہ تمام پیغمبروں کے لیے جاری رہی اور پھر حضرت محمدؐ تک پہنچی۔ یہ سلسلہ جاری ہے اور اب اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ "خلافت عظمیٰ" میرے پاس ہے۔

مجھے لاہور اور کراچی کی بعض خواتین کے بارے میں معلوم ہوا تھا جنہیں ملزم یوسف نے ازدواج مطہرات قرار دیا تھا۔ اس لیے میں نے اس بارے میں ملزم یوسف سے پوچھا جس پر اس نے اپنی میز کی دراز کھولی اور ایک فائل نکال کر میز پر رکھی اور کہا کہ یہ کراچی، لاہور، اسلام آباد کے میڈیکل افسروں کی رپورٹیں ہیں جن کے مطابق میں جنسی طور پر فٹ نہیں ہوں اور کہا کہ جب اسے "خلافت عظمیٰ" دی گئی تو اس سے جنسی عنصر ختم ہو گیا۔ اس نے مزید بتایا کہ جب یہ صلاحیت ختم ہوئی تو وہ 40 سال کا تھا۔ اس نے مزید بتایا کہ ایسا 9 ربیع الاول کو ہوا یہ کہ اس کی تاریخ پیدائش بھی 9 ربیع الاول ہے مزید یہ کہ اسے 9 ربیع الاول ہی کو "خلافت عظمیٰ"

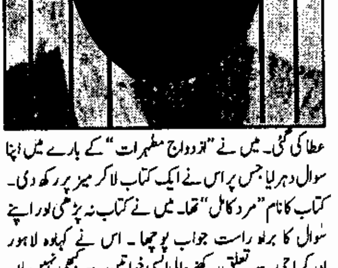

عطا کی گئی۔ میں نے "ازدواج مطہرات" کے بارے میں اپنا سوال دہرایا جس پر اس نے ایک کتاب لا کر میز پر رکھ دی۔ کتاب کا نام "مرد کامل" تھا۔ میں نے کتاب نہ پڑھی اور اپنے سوال کا براہ راست جواب پوچھا۔ اس نے کہا وہ لاہور اور کراچی سے تعلق رکھنے والی ایسی خواتین سے کبھی نہیں ملا۔ تاہم ممکن ہے کہ یہ خواتین اس سے ملی ہوں۔ میں اس کی تردید نہیں کرتا۔ اس لیے کہ یہ اپنے موقف میں درست ہیں اور میں اپنے موقف میں صحیح ہوں۔ میں نے اس ضمن میں کچھ وضاحت چاہی، جس پر اس نے کہا اللہ تعالیٰ اپنے نیک لوگوں کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے۔ اللہ اپنی صوابدید کے مطابق دنیا میں حضرت داتا گنج بخشؒ، حضرت معین الدین چشتیؒ اور حضرت بابا فریدالدین گنج شکرؒ یا حضرت محمدؐ یا میری شکل میں آ سکتا ہے۔ یہ بات چیت میرے اور ملزم یوسف کے درمیان تھی، جو عدالت میں موجود ہے۔ میں روزنامہ "خبریں" لاہور میں یہ بات چیت شائع کرتا رہا ہوں اور میں نے اپنے بیان میں پولیس کو بھی بتا دیا ہے۔

XXX جرح مسٹر سلیم عبدالرحمٰن، وکیل صفائی

میں مذکورہ تاریخ پر دس بجے رات تھانے پہنچا۔ میں نے مجلس ختم نبوت کے دفتر ٹیلی فون کیا تھا جس پر مجھے معلوم ہوا کہ مولانا اسماعیل شجاع آبادی تھانہ ملت پارک گئے ہیں۔ اس لیے میں بھی تھانے گیا۔ میرے تھانہ پہنچنے سے قبل ہی فوری مقدمہ درج ہو گیا تھا۔ میں تھانہ پہنچنے سے قبل گواہ استغاثہ اسماعیل شجاع آبادی سے مل چکا تھا۔ میری ان سے کئی ملاقاتیں ہوئی تھیں۔ مجھے یاد نہیں کہ میری مولانا شجاع آبادی سے پہلی ملاقات کب ہوئی تھی۔ غالباً یہ مارچ میں تھی۔ کیونکہ ریکوری کی کارروائی میری موجودگی میں ہوئی تھی۔ اس لیے میں نے فرد مقبوضگی پر دستخط کیے۔ پولیس نے میری موجودگی میں پارسل سر بمہر کر دیا تھا۔ ویڈیو کیسٹ کا رنگ سیاہ تھا، ہاں آڈیو کیسٹ اور ڈائری کے بائیس اوراق بھی تھے۔ مجھے یاد نہیں کہ آیا یہ تمام اشیاء ایک پارسل میں رکھی گئیں۔ مجھے یاد نہیں کہ میں نے تھانے میں کتنے صفحات پر دستخط کیے۔ میری یادداشت اچھی ہے مجھے اپنے اور ملزم یوسف کے درمیان 22-3-1997 کو ہونے والی بات چیت اچھی طرح یاد ہے۔ تھانے آمد سے قبل میری ملزم یوسف کے ساتھ بات چیت میرے ذہن میں تھی یہ کوئی عام اور سادہ مقدمہ نہیں تھا۔ ملزم یوسف کی جانب سے پیغمبری کا دعویٰ کیا گیا تھا۔ اس لیے میں دینی علماء سے اس مسئلے پر صلاح مشورہ کرتا رہا تھا۔ میں نے ویڈیو کیسٹ وغیرہ قبضے میں لیے جانے کے دن بات چیت کے بارے میں نہیں بتایا۔ میں نے ویڈیو کیسٹ اپنے گھر اور اپنے دفتر میں بھی دیکھے تھے۔ میں نے آڈیو کیسٹ اپنے گھر اور اپنی کار میں بھی سنا۔ آڈیو کیسٹ میرے دفتر میں سب لوگوں نے سنا۔ جب میرے دفتر میں آڈیو کیسٹ سنا گیا تو مستغیث وہاں موجود نہیں تھا۔ آڈیو کیسٹ سنے جانے کے موقع پر پبلک کا کوئی آدمی موجود نہیں تھا۔ میں 1992ء سے روزنامہ "خبریں" کا ملازم ہوں۔ "خبریں" کی شہرت بھی بہت اچھی ہے۔ اسی طرح چیف ایڈیٹر ضیا شاہد کی شہرت بھی بہت اچھی ہے۔ یہ غلط ہے کہ بہت سے صحافیوں نے ضیا شاہد کی اچھی شہرت نہ ہونے کے بارے میں بہت کچھ لکھا۔ یہ درست ہے کہ صحافت ایک مقدس کام ہے میں اس بات سے متفق ہوں کہ اس مقدس پیشے کا غلط استعمال غلیظ چیز ہے۔ میں کبھی اس پیشے کے غلط استعمال میں ملوث نہیں ہوا۔ مجھے یاد نہیں کہ کبھی روزنامہ "خبریں" نے ملزم یوسف کے خلاف زنا کے ارتکاب کا الزام لگایا ہو۔ رضاکارانہ طور پر کہا ہم نے جو کچھ سنا، وہ شائع کیا۔ ملزم یوسف کے بارے میں پہلی خبر میں نے 23-3-1997 کو شائع کی۔ مجھے اس خبر کی سرخی "فوجی بھگوڑا لڑکی سے اتر گیا" کی حد تک یاد ہے۔ میں نے جو سنا اخبار میں چھاپ دیا۔ اخبار کو جو بھی بیان دیا جاتا ہے وہ اخبار میں شائع کر دیا جاتا ہے۔ صحافت کے لیے یہ اچھا ہے کہ اس کی تصدیق کر لی جائے۔ ملزم یوسف سے متعلق اس مقدمے کی 95 فیصد خبریں میں نے شائع کیں۔ خواتین کے ناموں کا خبر میں ذکر نہیں صرف نام کا پہلا لفظ مثلاً (م)، (ت) اور (ز) لکھے گئے ہیں۔ میں ان خواتین کے نام بتا سکتا ہوں جن کے لیے (م)، (ت) اور (ز) کے الفاظ استعمال کیے گئے۔ یہ کہنا غلط ہے کہ صحافت کے حوالے سے میری جانب سے خبروں میں خواتین کے ناموں کا شائع نہ کرنا کوئی بری بات تھی۔ آداب صحافت کو ملحوظ رکھتے ہوئے۔ میں نے خبر میں خواتین کے نام نہیں چھاپے۔ رضاکارانہ طور پر کہا کہ ہم عموماً خواتین کے پورے نام شائع نہیں کرتے۔ میں نہیں جانتا کہ ہماری جانب سے اخبار میں کوئی ایسا الزام شائع ہوا ہو کہ ملزم یوسف نے اپنے حقیقی بھائی کو قتل کیا۔ مجھے یاد نہیں کہ ہم نے اخبار میں چھاپا کہ ملزم یوسف نے اپنے بھائی کو زہر دے کر ہلاک کیا۔ یہ کہنا غلط ہے کہ میں ضیا شاہد کا پیغام لے کر ملزم یوسف کے پاس گیا، یہ کہنا بھی غلط ہے کہ ملزم یوسف سے 3 کروڑ روپے طلب کیے گئے۔ یہ کہنا غلط ہے کہ ملزم یوسف نے اس رقم کی ادائیگی سے انکار کیا۔ جس پر ہم نے اخبار میں "خبریں" شائع کر کے اسے بلیک میل کرنا شروع کر دیا۔ میں کبھی گواہ استغاثہ اسماعیل شجاع آبادی کے پاس ضیا شاہد کا پیغام لے کر نہیں گیا۔ گواہ استغاثہ اسماعیل شجاع آبادی ممکن ہے خود ضیا شاہد سے ملا ہو، میں ملاقاتوں کی تعداد نہیں بتا سکتا۔ یہ کہنا غلط ہے کہ "خبریں" میں جس قسم کی خبریں شائع ہوتی ہیں، وہ روزنامہ "نوائے وقت" اور "جنگ" میں نہیں چھپتیں۔ میں ریکارڈ لے کر تاریخیں بتا سکتا ہوں۔ میں نے اپنا بیان 17-4-1997 کو تھانہ ملت پارک میں دیا۔ کیونکہ روزنامہ "خبریں" میں 23-3-1997 سے خبریں شائع ہو رہی تھیں۔ اس لیے پولیس نے مجھے بلایا۔ یہ بات پولیس کے علم میں تھی کہ میں مقدمے کا گواہ ہو سکتا ہوں۔ میں نے بات چیت رسالہ "تکبیر" کے حوالے سے شروع کی اور "خلافت عظمیٰ" کے لفظ سے فقرہ شروع کیا۔ جب میں نے ملزم یوسف سے اس کے "پیغمبر اسلام" ہونے کے دعوے کے بارے میں دریافت کیا۔ اس نے جواب دیا کہ وہ "خلافت عظمیٰ" کا دعویدار ہے۔ ملزم یوسف نے اس بات کی تردید نہیں کی تھی کہ وہ نبوت کا دعویدار نہیں۔ تاہم اس کی بات کا محور "خلافت عظمیٰ" رہی۔ میں "خلافت عظمیٰ" اور نبوت کے دعوے کے درمیان فرق کی تفصیلات نہیں جانتا۔ ملزم یوسف نے میرے سامنے یہ نہیں کہا کہ وہ "پیغمبر" ہے۔ اس نے میری موجودگی میں "خلافت عظمیٰ" کی وضاحت کی تھی اور "خبریں" میں بھی ایسا ہی شائع ہوا تھا۔

(جاری ہے)

نبوت کے دعویدار یوسف کذاب کو سزائے موت کا حکم

سونے کی زنجیر اور انگوٹھی ہتھیا کر کذاب نے اپنے "محمدؐ" ہونے کا دعویٰ کیا؛ عدالتی فیصلے کا متن (قسط نمبر 14)

میں نے 17-4-1997 کو ہفت روزہ "تکبیر" میں شائع ہونے والے حقائق کے حوالے سے پولیس کو اپنے بیان میں کوئی بات نہیں کہی۔ رضاکارانہ طور پر کہا پولیس کے سامنے میرا مختصر بیان ریکارڈ کیا گیا۔ میں نے پولیس کو بتایا کہ میں نے ملزم یوسف سے 21-3-1997 کو رابطہ کیا میری اس سے ملاقات 22-3-1997 کو ہوئی جب ایگزیبٹ ڈی آئی سے موازنہ کیا گیا تو وہاں سے بات ریکارڈ پر نہ تھی۔ مجھے یاد نہیں کہ میں نے پولیس کو بتایا ہو کہ میں نے آڈیو کیسٹ سنے اور ویڈیو کیسٹ دیکھے ہیں۔ مجھے یاد نہیں کہ میں نے پولیس کو بتایا ہو کہ میں ملزم یوسف سے اس کے گھر پر ایک گھنٹے تک ملا ہوں۔ مجھے یاد نہیں کہ میں نے پولیس کو بتایا ہو کہ "خلافت عظمیٰ" سے متعلق سوال پر ملزم یوسف نے مجھ سے میری تعلیم پوچھی' یہ درست ہے کہ میں نے اخبار میں یہ شائع کیا کہ بائیس صفحات پر مشتمل ڈائری کی رو سے ملزم یوسف نے اپنے پیغمبر ہونے کا دعویٰ کیا۔ میں نے سنا ہے کہ ڈائری ایگزیبٹ پی 8 ملزم یوسف کے اپنے ہاتھ کی لکھی ہوئی ہے۔ میں 12 جون 1997ء سے روزنامہ "خبریں" ملتان کا ریذیڈنٹ ایڈیٹر ہوں۔ یہ درست ہے کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا صدر دفتر ملتان میں واقع ہے۔ میں کبھی مذکورہ دفتر نہیں گیا۔ اگر مجلس تحفظ ختم نبوتؐ دفتر جانے کے بارے میں ملتان کے اخبار میں شائع ہوا ہے تو یہ غلط ہے۔ میں مستغیث کی تحریک پر ملزم یوسف کے پاس نہیں گیا۔ میں نے مولانا عبدالستار نیازی کا تردیدی بیان پڑھا ہے جو مولانا نے "خبریں" سمیت کئی اخبارات میں شائع کرایا۔ رضاکارانہ طور پر کہا کہ میں نے مولانا عبدالستار نیازی سے وضاحت حاصل کی۔ اسے میں نے اخبار میں شائع کیا۔ یہ درست ہے کہ وضاحت صرف روزنامہ "خبریں" میں شائع ہوئی۔ رضاکارانہ طور پر کہا کیونکہ میں نے مولانا سے رابطہ کیا تھا' اس لیے وضاحت صرف روزنامہ "خبریں" میں شائع ہوئی۔ یہ کہنا غلط ہے کہ میں نے مولانا عبدالستار نیازی سے رابطہ نہیں کیا تھا اور میں نے اپنے طور پر وضاحت اخبار میں شائع کر دی۔ میں نہیں جانتا کہ آیا لاہور ہائیکورٹ کے مسٹر جسٹس خالد پال خواجہ نے مجھے ملزم یوسف کے خلاف میڈیا ٹرائل شروع کرنے سے روکے جانے کے بارے میں کوئی حکم دیا تھا۔ یہ درست ہے کہ ملزم یوسف کو ابھی تک سزا نہیں ملی۔ یہ درست ہے کہ میں آج تک ملزم یوسف کے نام کے ساتھ کذاب لکھتا ہوں۔ کذاب سے مراد ایسا شخص ہے جو جھوٹ بولتا ہو۔ یہ غلط ہے کہ ملزم یوسف نے میری موجودگی میں کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ کیونکہ میری ملزم یوسف سے ملاقات ایک گھنٹے کی تھی اس لیے میں جانتا ہوں کہ وہ جھوٹ بول رہا تھا۔ یہ درست ہے کہ اس بنیاد پر میں ملزم یوسف کے نام کے ساتھ کذاب لکھتا ہوں۔ میں نے ملزم یوسف کی ولادت 9 ربیع الاول کو ہونے کے بارے میں پولیس کو نہیں بتایا۔ ملزم یوسف نے کہا تھا کہ اللہ تعالیٰ حضرت داتا گنج بخشؒ' حضرت بابا فرید صاحبؒ اور پیغمبر اسلامؐ جیسی صورتوں میں دنیا میں آتا ہے۔ رضاکارانہ طور پر کہا تاہم میں نے ملزم کی جانب سے بولے جانے والے ایسے حقائق اخبار میں شائع کیے تھے۔ یہ کہنا غلط ہے کہ میں نے تین کروڑ روپے کی بلیک میلنگ کی رقم کی ادائیگی نہ ہونے پر غلط بیان دیا ہے۔

آر او اینڈ اے سی 3-6-2000

گواہ استغاثہ نمبر 10 وقار الحق' سب انسپکٹر اردو سٹینو گرافر سپیشل برانچ پنجاب لاہور' حلفاً بیان کیا۔

1997ء میں ملک ریاض سب انسپکٹر تھانہ ملت پارک میرے گھر واقع وحدت کالونی لاہور آیا اس نے مجھے دو آڈیو کیسٹ ڈکٹیشن (املاء) کے لیے دیئے۔ میں نے کیسٹ دوبارہ سنے۔ اس کے بعد میں نے رف نوٹس لیے اور تحریر کا صاف پرنٹ تیار کرنے کے بعد اسے سب انسپکٹر ریاض کے سپرد کر دیا۔

xxx جرح وکیل صفائی

آڈیو کیسٹ جب مجھے ملے وہ سربمہر تھے۔ میں نے سربمہر پارسل ریاض کی موجودگی میں کھولے۔ مجھے یاد نہیں کہ میں نے آڈیو کیسٹ سربمہر پارسل میں ریاض کو واپس کیے یا کھلی شکل میں۔ اس نے مجھے ان کیسٹوں کی ڈکٹیشن (املاء) کے لیے کسی عدالت کا کوئی حکم نہیں دکھایا۔ رضاکارانہ طور پر کہا یہ میرے فرائض کا حصہ ہے۔ یہ درست ہے کہ مہر توڑنے کا کوئی حکم نہیں تھا۔ اس مرحلہ پر فاضل ڈسٹرکٹ اٹارنی نے گواہ کا بیان دوبارہ قلم بند کیے جانے کے لیے کہا کیونکہ اس کے بیان سے کچھ ابہام پیدا ہوا تھا۔

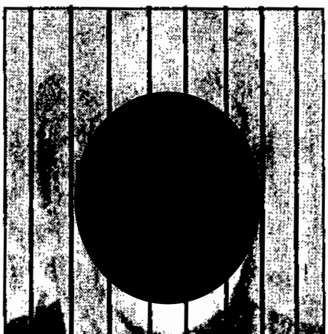

ڈسٹرکٹ اٹارنی کاری ایگزامینیشن:

ریاض سب انسپکٹر نے مجھے ویڈیو کیسٹ کی جو وہ اپنے ہمراہ لایا تھا ڈکٹیشن (املاء) کے لیے کہا میں نے ویڈیو کیسٹ اسے ان ریمارکس کے ساتھ لوٹا دیئے کہ میں صرف آڈیو کیسٹ کی املاء کا ماہر ہوں۔

xxx وکیل صفائی

کچھ نہیں پوچھا' موقع دیا گیا۔

آر او اینڈ اے سی 3-6-2000

گواہ استغاثہ نمبر 11 محمد سرور ولد محمد یوسف' پیشہ کمپوزنگ (نجی طور پر) ساکن مکان نمبر 626 سٹریٹ نمبر 55 کوتوالی محلہ صدر بازار لاہور کینٹ حلفاً بیان کیا۔

اپریل 1997ء میں بعض پولیس افسر میرے پاس آڈیو اور ویڈیو کیسٹوں کی کمپوزنگ کے لیے آئے جس پر میں نے آڈیو اور ویڈیو کیسٹوں کی کمپوزنگ کی۔

xxx جرح وکیل صفائی

میں نے کمپوزنگ کا پیشہ 1994ء میں شروع کیا۔ میں محکمہ پولیس کا ملازم نہیں ہوں۔ میں نے کیسٹوں کا متن ہاتھ سے ترتیب دیا۔ میں نے ایک آڈیو اور دو ویڈیو کیسٹ کمپوز کیے۔ میں نے پولیس کی جانب سے دیا جانے والا کام پہلی بار کمپوز کیا۔ میں پولیس افسروں کے نام نہیں جانتا جو اس کام کے لیے چار بجے شام آئے تھے۔ ایک پولیس افسر میرے پاس کمپوزنگ کے لیے آیا۔ پولیس نے میرا بیان 22 جون 1997ء کو قلمبند کیا۔

آر او اینڈ اے سی 7-6-2000

گواہ استغاثہ نمبر 12 ساجد منیر ڈار ولد نذیر احمد ڈار' ذات کشمیری' سرکاری ملازم ساکن 43/C۔ وحدت روڈ لاہور۔ حلفاً بیان کیا۔

میں عدالت میں موجود ملزم یوسف کو جانتا ہوں۔ میرے دوست سہیل ضیا نے مجھے ملزم سے متعارف کرایا تھا۔ میں ملزم سے مسجد بیت الرضا میں جو چوک یتیم خانہ میں واقع ہے' ملتا رہا ہوں۔ دسمبر 1995ء میں نماز جمعہ کے بعد میں مسجد سے ملحق حجرہ میں ملزم یوسف سے ملا۔ ملزم یوسف نے مجھ سے کہا کہ اگر وہ پیغمبر اسلامؐ سے میری ملاقات کرا دے تو آیا اس کی میرے نزدیک کوئی قیمت ہو گی یا نہیں؟۔ میں نے اس کا جواب اثبات میں دیا۔ اس نے کہا جب تک پیغمبرؐ سے میری ملاقات نہ ہو جائے مجھے موت نہیں آئے گی۔ ملاقات کی صورت میں میرے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ میں جہنم میں نہیں جاؤں گا اور یہ کہ میں جنت میں جاؤں گا۔ اس نے مجھے اپنی سونے کی انگوٹھی دیئے جانے کو کہا اور مجھے اگلے روز ڈیفنس لاہور میں واقع اپنے گھر آنے کی دعوت دی۔ میں اگلے دن اپنے دوست سہیل ضیا کے ساتھ شام کو ملزم یوسف کے گھر گیا۔ ملزم نے اپنے گھر میں ایک خاص حجرہ بنا رکھا تھا۔ وہ مجھے اکیلے اس حجرے میں لے گیا۔ جب کہ بہت سے دوسرے افراد ڈرائنگ روم میں بیٹھے تھے۔ ملزم یوسف نے کہا کہ میں خوش قسمت ہوں جو "پیغمبر اسلامؐ" سے ملنے جا رہا ہوں۔ اس نے مزید کہا کہ وہ "محمدؐ" ہے۔ اس کے بعد وہ مجھ سے بغلگیر ہوا۔ اس نے کہا کہ "محمدؐ" سے مراد یہ ہے کہ وہ (یوسف) پیغمبر ہے۔ اس طرح ملزم یوسف نے جو عدالت میں موجود ہے' پیغمبر ہونے کا دعویٰ کیا۔ بعد میں مجھے معلوم ہوا کہ ایسا کئی مرتبہ کراچی کے لوگوں بالخصوص رانا اکرم وغیرہ کے ساتھ بھی ہو چکا ہے۔ پولیس نے میرا بیان قلمبند کیا۔

xxx جرح وکیل صفائی:

پولیس نے میرا بیان 14-4-1997 کو قلمبند کیا۔ میں نے اپنے بیان پر دستخط نہیں کیے۔ میں خود تھانے گیا تھا۔ جب مجھے دوست نے بتایا کہ ملزم یوسف کے خلاف فوجداری مقدمہ درج کیا جا چکا ہے۔ میں آٹھ' نو بجے شام تھانے گیا۔ میں تین یا چار مرتبہ ملزم یوسف کے گھر واقع ڈیفنس گیا۔ اس مکان کا نمبر 218/Q تھا اور یہ ایک بڑا مکان تھا۔ مجھے مکان کے گیٹ کا رنگ یاد نہیں۔ مکان کا بیرونی رنگ اینٹ جیسا تھا۔ میں ملزم یوسف کے ساتھ کراچی نہیں گیا۔ میں ملزم کے ساتھ کبھی کراچی نہیں گیا۔ میں نے پولیس کے سامنے یہ نہیں کہا کہ میں ملزم یوسف کے ہمراہ کراچی گیا ہوں۔ جب ایگزیبٹ ڈی سے موازنہ کیا گیا تو وہاں ایسا اندراج تھا۔ میں ملزم سے چھ' سات مرتبہ ملا ہوں۔ میں نے ملزم کے خلاف مقدمے کے اندراج کے بارے میں اخبار میں پڑھا۔ میں نے اخبار میں ملزم کے خلاف مقدمے کے اندراج کے بارے میں مارچ 1997ء میں پڑھا۔ جب میں تھانے گیا سہیل ضیا بھی میرے ہمراہ تھا۔ سہیل ضیا کے والد کا نام امین ضیا ہے۔ میں رانا اکرم کے والد کا نام نہیں جانتا۔ اسی طرح میں بریگیڈیئر اکرم کے والد کا نام بھی نہیں جانتا۔ مزید یہ کہ میں ارشد کے والد کا نام نہیں جانتا۔ اسی طرح میں گواہ استغاثہ نعمان الٰہی کے والد کا نام بھی نہیں جانتا۔ میں گواہوں کی رہائش گاہیں بھی نہیں جانتا۔ جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے میں نے استغاثہ کے گواہوں کے بارے میں تفصیلات مہیا نہیں کیں۔ جب ایگزیبٹ ڈی آئی سے موازنہ کیا گیا تو وہاں ایسا اندراج تھا۔ میں نہیں کہ سکتا کہ پولیس افسر نے خود گواہوں کے کچھ کوائف اپنے طور پر میرے بیان میں لکھ دیئے۔ میں گواہ استغاثہ رانا اکرم کو جانتا ہوں' میں گواہ استغاثہ نعمان علی کو نہیں جانتا' میں گواہ استغاثہ اطہر اقبال کو جانتا ہوں۔ اطہر اقبال اور سہیل ضیا آپس میں رشتہ دار ہیں۔ میں گواہ استغاثہ اطہر اقبال کو گزشتہ چھ' سات سال سے جانتا ہوں۔ ملزم یوسف کے مکان کا نام "جنت طیبہ" ہے۔ جب میں ملزم یوسف کے گھر گیا تو مجھے اس مکان کا نام قابل اعتراض نہیں لگا۔ لیکن اب میں محسوس کرتا ہوں کہ یہ نام کسی حد تک قابل اعتراض ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اسلامی نقطہ نظر سے یہ نام قابل اعتراض ہے۔ فی الحقیقت میں اس نام کو درست نہیں سمجھتا۔

(جاری ہے)

نبوت کے دعویدار یوسف کذاب کو سزائے موت کا حکم

"اس محفل میں کم ازکم سو صحابی اور رسول اللہ موجود ہیں" عدالتی فیصلے کا متن (قسط نمبر:15)

میں اس نام کے قابل اعتراض ہونے کی اسلامی وجوہات نہیں بتا سکتا۔ میں مسجد بیت الرضا میں 1996ء سے چار' پانچ مرتبہ نماز پڑھتا رہا۔ کیونکہ میری ملزم یوسف سے 1995ء کے آخر میں ملاقات ہوئی تھی۔ میں نے پولیس کو بتایا تھا کہ میں ملزم یوسف کے مذہبی علم سے بہت متاثر ہوا۔ مجھے وہ تاریخ یاد نہیں' جب ملزم یوسف نے اپنے "انا محمدؐ" ہونے کا اعلان کیا۔ ممکن ہے ایسا 1996ء کے وقت میں ہوا ہو۔ جب ملزم نے اپنے "انا محمدؐ" ہونے کا دعویٰ کیا تو مجھے انتہائی دکھ ہوا۔ میرے نزدیک یہ بڑا کفر ہے۔ آخری بار میری ملزم یوسف سے ملاقات اپریل 1996ء میں ہوئی۔ ملزم یوسف کی جانب سے اس کے "انا محمدؐ" ہونے کا اعلان مجھے عقیدہ ختم نبوت کے خلاف لگا۔ میں نے خود مقدمہ درج نہیں کرایا کیونکہ میرے پاس اس بارے میں خاطر خواہ شہادت نہیں تھی۔ خاطر خواہ شہادت سے میری مراد تائیدی شہادت ہے۔ میری گواہ استغاثہ رانا اکرم سے پہلی مرتبہ سہیل ضیا کے مکان میں مارچ 1997ء میں ملاقات ہوئی۔ سہیل ضیا نے مجھے رانا اکرم سے متعارف کرایا۔ میری گواہ استغاثہ بریگیڈیئر اسلم سے عدالت میں ملاقات ہوئی۔ سہیل ضیا نے ان سے میرا تعارف کرایا۔ پھر کبھار رانا اکرم نے مجھے بریگیڈیئر اسلم گواہ استغاثہ کے بارے میں بتایا۔ میری رانا اکرم سے لاہور میں کئی مرتبہ ملاقات ہوئی۔ میری رہائش وحدت روڈ پر واقع ہے۔ مسجد بیت الرضا کا فاصلہ میرے گھر سے سات' آٹھ کلو میٹر ہو سکتا ہے۔ یہ درست ہے کہ راستے میں کئی مساجد آتی ہیں۔ جب ملزم یوسف نے اپنے "انا محمدؐ" ہونے کا دعویٰ کیا میں اور وہ اکیلے تھے۔ میں ملزم یوسف کے کسی مرید کا نام نہیں بتا سکتا جو مین ڈرائنگ روم میں بیٹھا تھا۔ یہ کہنا غلط ہے کہ میں نے آج غلط بیانی کی ہے۔ یہ کہنا غلط ہے کہ میری ملزم یوسف سے کبھی ملاقات نہیں ہوئی۔ اخبار میں اس کی تصویر دیکھ کر میں اسماعیل شجاع آبادی سے ملا۔ میری اسماعیل شجاع آبادی سے ملاقات میجر مبشر ایس پی کے دفتر میں 24-4-1997 میں ہوئی۔ یہ کہنا غلط ہے کہ میں رانا اکرم گواہ استغاثہ کے کہنے پر اس مقدمے میں گواہ کی حیثیت سے پیش ہوا ہوں۔ میں نہیں جانتا کہ اس مقدمے یا وقوع سے دو' تین سال پہلے سے ملزم یوسف مسجد بیت الرضا میں جمعہ کی تقریر کر رہا تھا۔ میری گواہ استغاثہ سہیل ضیا سے گزشتہ سولہ' سترہ سال سے دوستی ہے۔

آر او اینڈ اے سی 9-6-2000

گواہ استغاثہ نمبر 13 بیان ریاض احمد' سب انسپکٹر سی آئی اے صدر ڈویژن لاہور' حلفاً بیان کیا۔

29-3-1997 کو میں تھانہ ملت پارک لاہور میں متعین تھا۔ تقریباً پونے دس بجے رات مذکورہ تاریخ پر درخواست ایگزیبٹ پی سی' اسماعیل قریشی کی جانب سے موصول ہوئی۔ درخواست ایگزیبٹ پی سی و ڈی ایس پی لیگل کی قانونی رائے جس کی منظوری ایس پی سے ایگزیبٹ پی ایف کے ذریعے ہوئی تھی' موصول ہوئی۔ جس کی بنیاد پر میں نے رسمی ایف آئی آر ایگزیبٹ پی سی 1 درج کی۔ میں نے ایف آئی آر اپنی جانب سے کسی اضافے یا ترمیم کے بغیر درج کی۔ مقدمے کے اندراج کے بعد اسماعیل شجاع آبادی نے میرے روبرو ایک آڈیو کیسٹ پی 1 اور ایک ویڈیو کیسٹ پی 2 اور ڈائری پی 3/ 22-1 کے بائیس صفحات پیش کیے جو میں نے مولانا ظفر اللہ شفیق اور عبدالغفار کی موجودگی میں بذریعہ فرد مقبوضگی ایگزیبٹ پی ڈی جو میں نے تیار کی تھی اور جس پر میں نے دستخط کیے تھے' اپنے قبضے میں لے لی۔ میں نے اسماعیل قریشی کا ضمنی بیان قلمبند کیا اور استغاثہ کے گواہوں کے مزید بیانات بھی قلمبند کیے۔

اس کے بعد مستغیث اسماعیل قریشی کے ہمراہ موقع پر جو مسجد بیت الرضا کے نام سے معروف ہے اور چوک یتیم خانہ پر واقع ہے گیا۔ میں نے موقع کا معائنہ کیا اور اس کا رف خاکہ ایگزیبٹ پی جی تیار کیا۔ معائنے کے دوران استغاثہ کے چار گواہ جن کے نام ممتاز [...] محمد اویس' محمد افضل اور شوکت علی ہیں' میرے سا[تھ ...] ہوئے۔ میں نے ان کے بیانات زیر دفعہ 161 ضابطہ فوج[داری ...] قلمبند کیے۔ آڈیو کیسٹ سننے کے بعد میں نے آڈیو [کیسٹ] پی 1 کا ٹرانسکرپٹ مورخہ 3-3-1997 کو ضمنی میں [ا]ندراج کیا۔ میں نے ٹرانسکرپٹ سپیشل برانچ کے سب انسپکٹر وقار کے ذریعے 7-4-1997 کو تیار کرایا تھا۔ مجھ سے تفتیش ایک دوسرے افسر کو تبدیل کر دی گئی۔ میری تفتیش کے بعد میری رائے تھی کہ ملزم یوسف نے اپنے "پیغمبر" ہونے کا دعویٰ کیا ہے اور اپنے ساتھیوں کو "صحابِ رسولؐ" قرار دیا۔ میں نے اسے گرفتار کرنا تھا لیکن مجھے معلوم ہوا کہ وہ چونگ سب جیل میں بند ہے۔ میں نے ضمنی میں لکھا کہ عدالت مجاز سے اجازت حاصل کرنے کے بعد

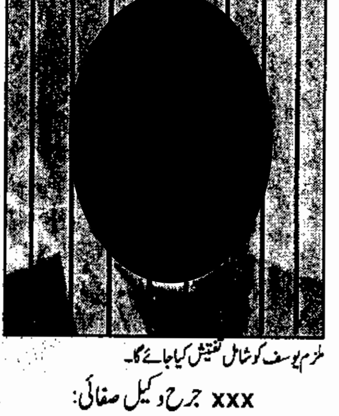

ملزم یوسف کو شامل تفتیش کیا جائے گا۔

XXX جرح وکیل صفائی:

میں نے بہت سے مقدمات کی تفتیش کی ہے۔ تفتیش کا مقصد مواد حاصل کر کے اسے عدالت کے سامنے پیش کرنا ہے۔ اگر کوئی شہادت صفائی میں بھی پیش کی جائے تو وہ بھی عدالت میں پیش کی جاتی ہے۔ یہ درست ہے کہ ایگزیبٹ جی میں' میں نے تقریر کی تاریخ 28-2-1996 لکھی ہے۔ رضاکارانہ طور پر کہا صحیح تاریخ 28-2-1997 ہے یہ تاریخ مجھ سے غلطی سے لکھی گئی تھی۔ یہ درست ہے کہ میں نے ملزم یوسف کے نام کے ساتھ کذاب لکھا ہے۔ کذاب کا مطلب جھوٹا ہے۔ ایف آئی آر کے مندرجات سے میرے ذہن نے یہ تاثر لیا کہ ملزم جھوٹا ہے۔ اس لیے میں نے اس کے نام کے ساتھ کذاب یعنی یوسف کذاب لکھا۔ میں نے ایگزیبٹ پی جی کا استغاثہ کے گواہوں کے بیان قلمبند کرنے سے قبل رف خاکہ تیار کیا تھا۔ جب میں مسجد بیت الرضا گیا مسجد کا جانشین یوسف رضا وہاں موجود نہیں تھا۔ یہ غلط ہے کہ یوسف رضا وہاں موجود تھا اور اس نے ملزم یوسف کے حق میں بات کی۔ رسمی ایف آئی آر کے اندراج سے قبل مقدمے کا مستغیث میرے پاس تھانے نہیں آیا۔

جب میں ایف آئی آر درج کر رہا تھا مستغیث گواہوں کے ہمراہ تھانے آیا۔ جبکہ مجھے شکایت ایگزیبٹ پی سی ڈاک کے ذریعے موصول ہوئی تھی۔ مستغیث مقدمہ کی پیروی کر رہا تھا۔ اس لیے یہ بات اس کے علم میں تھی کہ مقدمے کی رسمی ایف آئی آر (فرسٹ انفارمیشن رپورٹ) درج کی جا رہی ہے۔ عبدالغفار اور مولانا ظفر اللہ شفیق مستغیث کے ہمراہ تھانے آئے۔ مجھے اونچا سنتا ہے' یہ درست نہیں کہ اونچا سننے والا شخص کسی حقیقت میں غلطی کر سکتا ہے۔ رضاکارانہ طور پر کہا ایسا شخص حقائق کی تصدیق کر سکتا ہے۔ میں نے آڈیو کیسٹ سنی تھی۔ میں نے سب انسپکٹر وقار کے ذریعے اس کا ٹرانسکرپٹ تیار کرایا چونکہ ویڈیو کیسٹ مستغیث نے اس موقف کے ساتھ مجھے پیش کی تھی کہ اس میں ملزم یوسف کی آواز ہے اس لیے یہ میرے علم میں تھا کہ آڈیو کیسٹ میں ملزم یوسف کی آواز ہے۔ ملزم یوسف نے آڈیو کیسٹ میں اپنی تقریر درج ذیل الفاظ سے شروع کی۔

"کائنات کے مسلمانوں! اے خوش نصیبو! آج یہاں پر نور کی کرنیں نچھاور کرنی ہیں۔ یہاں اس محفل میں کم از کم سو صحابی موجود ہیں۔ صحابی وہی ہوتا ہے ناں جس نے اپنی زندگی میں حضرت محمدؐ کو دیکھ کر ایمان لایا ہو اور اسی محفل میں رسول اللہ بھی موجود ہیں۔ ہیں ناں پھر دوران تقریر یوسف علی ملزم نے دو اشخاص کو جن کے تعارف زید زمان اور عبدالواحد کرائے' ان کو بطور صحابی پیش کیا گویا ملزم یوسف کی تقریر ایسے محسوس ہو رہی تھی' نعوذ باللہ یہ شخص اپنے آپ کو رسول پاکؐ سے تشبیہ دے رہا ہو اور ان دو اشخاص کو بطور صحابی پیش کر دیا ہے۔"

XXX جرح وکیل صفائی:

میں نہیں جانتا کہ ملزم یوسف نے اپنی تقریر سے قبل قرآن کی کئی آیات تلاوت کی تھیں۔ کیونکہ میں نے آڈیو کیسٹ اس فقرے سے سنا جس کا میں نے اوپر ذکر اردو میں کیا ہے۔ یہ درست ہے کہ ملزم یوسف نے اپنی تقریر کے دوران کئی آیات تلاوت کیں۔ یہ درست ہے کہ جب بھی "پیغمبر اسلامؐ" کا نام تقریر میں آیا صلی اللہ علیہ وسلم کہا گیا۔ مجھے آڈیو کیسٹ میں ملزم یوسف کی ریکارڈ شدہ پوری تقریر یاد نہیں۔ میں نہیں جانتا کہ جب آڈیو کیسٹ کی ایک سائیڈ ختم ہوئی' ایک جانب کا آخری فقرہ دوسری جانب کے شروع میں دہرا لیا گیا ہے۔ میں نے ڈائری کے بائیس صفحات جن کا پہلے ذکر کیا گیا ہے' مقدمے کی فائل میں لگا دیے تھے۔ میں نے آڈیو اور ویڈیو کیسٹ سربمہر نہیں کیے تھے۔ میرے اندازے کے مطابق اس مقدمے کی آڈیو اور ویڈیو کیسٹیں مال مقدمہ ہیں۔ جب تک تفتیش میرے پاس رہی میں نے آڈیو اور ویڈیو کیسٹ سربمہر نہیں کیے تھے۔ یہ کہنا غلط ہے کہ آڈیو اور ویڈیو کیسٹوں میں دونوں جانب کی آوازیں مختلف ہیں۔ میں رات تقریباً دس بج کر 45 منٹ پر مسجد بیت الرضا پہنچا۔ میں نے استغاثہ کے گواہوں کے بیانات تقریباً 11 بجکر 5 منٹ پر موقع پر قلمبند کیے۔ مجھے یاد نہیں کہ موقع پر پہلے کس کا بیان قلمبند کیا گیا۔ ہم تقریباً 11:40 پر واپس تھانے کی جانب روانہ ہوئے۔ مجھے ملزم یوسف کی تحریر کردہ ڈائری کے صفحات دیے گئے۔ کیونکہ تفتیش منتقل کر دی گئی تھی۔ اس لیے میں ان کی تصدیق نہیں کر سکا۔ میں نے اور وقار سب انسپکٹر نے ویڈیو کیسٹ دیکھے تھے۔ میں نے ویڈیو کیسٹ صرف ایک مرتبہ دیکھے۔ میں ویڈیو کیسٹ اسی دن دیکھنے اور آڈیو کیسٹ سننے کے بعد تقریباً 11:55 پر فارغ تھا۔ جس وقت ہم نے ٹرانسکرپٹ کی تحریر ختم کر دی تھی۔ مجھے وہ وقت صحیح طور پر یاد نہیں جو ویڈیو کیسٹ دیکھنے میں لگا۔ بہر حال یہ دس منٹ سے زائد تھا۔ لیکن میں نہیں کہہ سکتا کہ یہ ایک گھنٹے سے کم تھا۔ میں نے کسی ضمنی میں اپنے ویڈیو کیسٹ دیکھنے کے بارے میں نہیں لکھا۔ اسماعیل قریشی کے علاوہ کسی اور نے ملزم یوسف کے خلاف کوئی شکایت میرے روبرو پیش نہیں کی۔ چونکہ میں نے ملزم یوسف کو گرفتار نہیں کیا تھا۔ اس لیے میں اس سے کوئی چیز برآمد نہیں کر سکا۔ ایگزیبٹ پی ڈی میرا تحریری اور دستخطی ہے۔ یہ درست ہے کہ میں نے لفظ کذاب کا ملزم یوسف کے نام کے ساتھ دستاویز میں اضافہ کیا۔ یہ درست ہے کہ جس کسی نے بھی تقریر کی وہ ویڈیو کیسٹ میں ریکارڈ شدہ ہے۔ اس نے اس تقریر میں لفظ میرے صحابی استعمال نہیں کیا۔ یہ درست ہے میمو ایگزیبٹ پی بی میں یہ لفظ دو بار لکھا گیا ہے۔ اس گواہ نے میرے سامنے جو کچھ بھی کہا۔ میں نے درست طور پر اس کا اندراج کیا اور کسی گواہ نے یہ اعلان نہیں کیا کہ مقدمے کے حقائق کسی دوسرے گواہ کے علم میں ہیں۔ میں اس مقدمے کی تفتیش کے لیے کراچی نہیں گیا۔ میں نہیں سمجھتا کہ مقدمہ پیچیدہ نوعیت کا ہے۔ یہ کہنا غلط ہے کہ چونکہ مقدمہ پیچیدہ نوعیت کا تھا اور میرے اندر اتنی صلاحیت نہیں تھی' اس لیے مقدمے کی تفتیش تبدیل کی گئی۔ رضاکارانہ طور پر کہا میں نے مقدمے کی تفتیش اعلیٰ حکام کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے ایس ایچ او کے حوالے کر دی۔ میں نے ہر گواہ کا بیان درست طور پر ریکارڈ کیا۔ یہ درست ہے کہ میں نے کسی گواہ کو مختصر بیان دینے کی ہدایت نہیں کی۔

آر او اینڈ اے سی 13-6-2000

(جاری ہے)

نبوت کے دعویدار یوسف کذاب کو سزائے موت کا حکم

کذاب نے آڈیو کیسٹ میں اپنی آواز تسلیم کی' عدالتی فیصلے کا متن (قسط نمبر:16)

گواہ استغاثہ نمبر 14 بیان خوشی محمد سب انسپکٹر پولیس لائن قلعہ گوجر سنگھ لاہور حلفاً بیان کیا:

مورخہ 5-4-1997 کو میں تھانہ ملت پارک میں متعین تھا۔ 7-4-1997 مقدمہ نمبر 70 جس کی ایف آئی آر ملزم یوسف کے خلاف درج تھی کی تفتیش میرے سپرد کی گئی۔ 9-4-1997 کو سب انسپکٹر نواز نے ملزم یوسف علی کو میرے روبرو پیش کیا اور ملزم یوسف علی کو اس مقدمے میں شامل تفتیش کر لیا گیا۔ ملزم یوسف علی نے بیان دینے سے انکار کر دیا اور اپنی حفاظت کئے جانے کی درخواست کی کیونکہ بقول اس کے اس کی جان کو خطرہ تھا۔ ملزم کو حفاظتی وجوہ کی بنا پر تھانہ مسلم ٹاؤن میں رکھا گیا۔ ملزم یوسف علی کو زندگی کی جملہ سہولتیں مہیا کی گئیں۔ میں نے فائل کا معائنہ کیا میں نے اس کے نتیجے میں آڈیو اور ویڈیو کیسٹوں کے ٹرانسکرپٹ کا 10-4-1997 کو جائزہ لیا۔ ملزم یوسف کو مقدمے کی تفتیش میں شامل کیا گیا۔ ملزم نے بیان قلم بند کر لیا۔ ملزم کا بیان قلم بند کرنے اور آڈیو ویڈیو کیسٹ سننے اور دیکھنے کے بعد ریکارڈ پر خاصا مواد آ چکا تھا جس پر ملزم یوسف علی کو اس مقدمے میں گرفتار کر لیا گیا اور ملزم یوسف کا جسمانی ریمانڈ حاصل کر کے اسے تھانہ مسلم ٹاؤن کے حوالات میں رکھا گیا

14-9-1997 کو میں تھانہ مسلم ٹاؤن میں اس مقدمے کی تفتیش کے سلسلے میں موجود تھا میں نے استغاثے کے گواہوں ساجد منیر ڈار اور سہیل احمد کے بیانات قلم بند کئے۔ 16-4-1997 کو مجھے تکبیر نامی رسالہ نمبر 13 پی 9/52-1 بذریعہ مراسلہ نمبر 1694 ڈی ایس پی لیگل محررہ مورخہ 14-4-1997 ایگزیبٹ پی ایچ ملا جو میں نے مقدمے کی فائل کے ساتھ 17-4-1997 کو منسلک کر دیا۔ میں نے میاں عبدالغفار ڈپٹی ایڈیٹر روزنامہ "خبریں" ملتان کا بیان 17-4-1997 کو اس وقت قلم بند کیا جب وہ میرے روبرو تھانہ ملت پارک میں پیش ہوئے جب میں نے گواہ استغاثہ عبدالغفار کا بیان قلم بند کیا اس وقت وہ لاہور میں متعین تھے۔ عبدالغفار 18-4-1997 کو تفتیش میں شریک ہوئے۔ گواہ استغاثہ اطہر اقبال نے میرے روبرو پیش ہو کر ویڈیو کیسٹ پی 5 پیش کی۔ جو میں نے بذریعہ ایگزیبٹ پی ای اپنی تحویل میں لے لی۔ جس کی تصدیق گواہ استغاثہ اطہر اور دوسرے نے کی۔ میں نے سعید ظفر اور لیاقت علی کانسٹیبلوں کے بیانات قلم بند کئے۔ میں نے اطہر اقبال کا بیان بھی قلم بند کیا' میں نے دونوں مذکورہ ویڈیوز کے ٹرانسکرپٹ کا ضمنی میں اندراج کیا اور میں نے آڈیو اور ویڈیو کیسٹوں کا ترجمہ گواہ استغاثہ محمد سرور سے کمپیوٹر کے ذریعے کرایا جو فائل کے ساتھ پی 10/10-1 پی 10/11-1 اور پی 11/11-1 شامل ہیں۔

اس مرحلے پر فاضل وکیل نے درج ذیل اعتراضات کئے۔

(I) یہ کہ آڈیو و ویڈیو کیسٹ ان ٹرانسکرپٹوں کی بنیاد ہیں جو قابل پذیرائی نہیں اس لئے ٹرانسکرپٹ بھی بطور شہادت تسلیم نہیں کئے جا سکتے۔

(II) یہ کہ ٹرانسکرپٹ بنانے والے کا اس ٹرانسکرپٹ کے وہی ہونے کے بارے میں موازنہ نہیں کیا گیا اس لئے یہ قابل تسلیم نہ ہیں اور انہیں شہادت میں پیش نہیں کیا جا سکتا۔

اس اعتراض کا قطعی دلائل کے موقع پر جائزہ لیا جائے گا۔ بیان جاری ہے۔

پھر 19-4-1997 کو میں نے ایس ایس پی سے کراچی جانے کی اجازت طلب کی۔ درخواست ایگزیبٹ پی 1 میری تحریری اور دستخطی ہے۔ میں پرواز کے ذریعے کراچی پہنچا۔ کراچی پہنچنے کے بعد میں نے رانا محمد اکرم' بریگیڈیئر محمد اسلم' عارف صدیقی' محمد یوسف' ارشد' نعمان اور محمد علی ابو بکر کے بیانات قلم بند کئے۔ پھر میں واپس لاہور آ گیا۔

کراچی میں قیام کے دوران میں نے محمد حنیف طیب' محمد حسین لاکھانی اور ایک دوسرے شخص کا بیان بھی قلم بند کیا جس کا نام فی الوقت مجھے یاد نہیں۔ میں نے ہفت روزہ جریدے تکبیر کے مرید ظاہر سے رابطہ کیا تھا لیکن اس نے بیان دینے سے انکار کر دیا اور بتایا کہ وہ اصل ڈائری نہیں دے گا اور یہ کہ اس نے جو کچھ میگزین میں لکھا ہے اسے ہی اس کا بیان سمجھا جائے۔ میں نے میگزین پی 13/52-1 حاصل کیا اور اسے فائل کے ساتھ منسلک کر دیا۔

23-4-1997 کو ملزم یوسف علی کو آڈیو کیسٹ سنوائی گئی اور ملزم نے آڈیو کیسٹوں میں اپنی آواز تسلیم کی۔ اسے تقابلی جائزے (موازنے) کے لئے اپنی آواز ریکارڈ کرانے کو کہا گیا لیکن اس نے اپنی آواز ریکارڈ کرانے سے انکار کر دیا۔ 24-4-1997 کو ایس پی صدر نے استغاثے کے گواہ آڈیو اور ویڈیو کیسٹیں اور ملزم کو فائل مقدمہ کے ساتھ پیش کئے جانے کی ہدایت کی۔ مذکورہ تاریخ پر ایس پی صدر نے استغاثے کے گواہوں اور ملزم یوسف علی سے تفتیش کی لیکن ملزم یوسف علی نے اپنا بیان ریکارڈ نہیں کرایا۔ ایس پی نے آڈیو کیسٹ سنے اور ویڈیو کیسٹ دیکھے جس کے بعد ایس پی

صدر نے مجھے چالان عدالت میں پیش کئے جانے کی ہدایت کی۔ جس پر میں نے ملزم کے خلاف چالان مقدمے کی سماعت کیلئے پیش کر دیا۔

گواہ استغاثہ کو آئندہ تاریخ کیلئے پابند کیا گیا۔

آر او اینڈ اے سی 15-6-2000

گواہ استغاثہ نمبر 14 خوشی محمد سب انسپکٹر:

XXX جرح فاضل وکیل صفائی

یہ درست ہے کہ اس مقدمے میں پیغمبر اسلامؐ ہونے کے دعوے کے ضمن میں مذہبی تنازع ہے۔ میں میٹرک ہوں' لیکن میری مذہبی تعلیم کم ہے۔ عشاء کی نماز کی رکعتیں 17 ہیں۔ 6 میں سے دو کلمے سنا سکتا ہوں۔ 8-4-1997 کو پہلے تفتیشی افسر نے مجھے بتایا کہ ملزم کو تحفظ امن عامہ آرڈر کے تحت نظر بند رکھا گیا ہے اس لئے میں اسے 8-4-1997 کو گرفتار نہیں کر سکا۔ یہ بات میرے علم میں لائی گئی کہ ملزم یوسف سب جیل چوہنگ میں ہے۔ میں نے 8-4-1997 کو اس مقدمے کی تفتیش کے سلسلے میں کچھ نہیں کیا۔ یہ غلط ہے کہ 8-4-1997 کو نظر بندی کا حکم واپس لے لیا گیا۔ رضاکارانہ طور پر کہا کہ یہ حکم 9-4-1997 کو واپس لیا گیا۔ مجھے اعلیٰ حکام کے ذریعے معلوم ہوا کہ ملزم یوسف کو 9-4-1997 کو رہا کیا جا رہا ہے۔ یہ غلط ہے کہ ملزم یوسف کو 8-4-1997 کو رہا کیا گیا۔ ملزم یوسف کو 9-4-1997 کو میرے سامنے پیش کیا گیا۔ 5-4-1997 کو تھانہ ملت پارک میں میری تقرری ایس ایچ او کی حیثیت سے ہوئی جب مجھے تھانہ ملت پارک میں مقرر کیا گیا ریاض احمد سب انسپکٹر میرا ماتحت تھا۔ یہ درست ہے کہ میں نے سب انسپکٹر احمد کی لکھی ہوئی ضمنیاں دیکھی تھیں۔ مجھے معلوم نہیں کہ جب ریاض احمد سب انسپکٹر نے ٹرانسکرپٹ تیار کرایا اس وقت سپیشل برانچ کا سب انسپکٹر وقار احمد موجود تھا۔ ریاض احمد سب انسپکٹر نے ایف آئی آر کے اندراج' دفعہ 161 کے تحت بیانات قلم بند کئے جانے' موقع کے معائنے' آڈیو اور ویڈیو کیسٹوں کے قبضے میں لئے جانے اور ریکوری میمو تیار کئے جانے تک مقدمے کی تفتیش کی لیکن وہ ملزم کو گرفتار نہیں کر سکا تھا۔ کیونکہ ملزم تحفظ امن عامہ آرڈی نینس کے تحت نظر بند تھا۔ ملزم یوسف کو میرے روبرو 9-4-1997 کی شام کو اکبر نواز سب انسپکٹر نے پیش کیا۔ میں نے ملزم یوسف کا جسمانی ریمانڈ 10-4-1997 کو حاصل کیا۔ میں نے ضابطہ فوجداری کا جائزہ لیا۔ میں نے ملزم یوسف کو قانون کے مطابق 10-4-1997 کو گرفتار کیا۔ میں لاہور ہائی کورٹ کے جج عزت مآب مسٹر جسٹس خالد پال خواجہ کی عدالت میں پیش ہوا تھا لیکن مجھے تاریخ یاد نہیں۔ میں تقریباً سوا نو بجے پیش ہوا۔ میں نہیں جانتا کہ آیا فاضل جج نے روزنامہ "خبریں" کو ملزم کے میڈیا ٹرائل سے روکا تھا۔ میں نے ملزم یوسف کا بیان 10-4-1997 کو قلم بند کیا۔ میں نہیں جانتا کہ ملزم یوسف نے اپنے بیان میں اس بات کی وضاحت کی تھی کہ اس نے اپنے گھر کا نام "جنت طیبہ" کیوں منتخب کیا۔ ضمنی کو دیکھنے کے بعد گواہ نے کہا ملزم نے بتایا تھا کہ جنت اس کی والدہ کا اور طیبہ اس کی بیوی کا نام ہے۔ اس نے مزید بتایا تھا کہ ڈائری کے بائیس صفحات ایگزیبٹ پی 3/22-1 اس کے تحریر کردہ نہیں ہیں۔ جب میں نے ملزم یوسف سے اس کے پیغمبر ہونے کے دعوے کے بارے میں پوچھا تو اس نے کہا اسے یاد نہیں' ممکن ہے اس نے ایسا جذباتی (جذب و مستی) میں ہونے کی بنا پر کہا ہو۔ یہ کہنا غلط ہے کہ ملزم یوسف نے میرے سامنے یا مجھ سے پہلے کے تفتیشی افسر کے سامنے یہ کہا ہو کہ اس کا پیغمبر اسلامؐ ہونے کا کوئی دعویٰ نہیں۔ یہ درست ہے کہ ملزم یوسف نے یہ بھی کہا تھا کہ وہ اپنے پیغمبر ہونے کے بارے میں سوچ نہیں سکتا اور یہ کہ وہ اپنے آپ کو پیغمبر اسلامؐ کی جوتیوں سے بھی کم تر سمجھتا ہے اور یہ کہ کسی شخص کا پیغمبری کا دعویٰ جھوٹا ہے اور ایسا دعویٰ کرنے والا شخص مردود ہے۔ اس نے یہ بھی کہا تھا کہ اس کے خیال میں جو بھی پیغمبر اسلامؐ کی حیثیت سے انکار کرتا ہے وہ کافر ہے۔ جب ملزم یوسف سے پوچھ گچھ کی جا رہی تھی میں اور میرے دوسرے دو کانسٹیبل کمرے میں موجود تھے۔ میں نے ملزم یوسف کے بیان کے بارے میں ایس پی صدر کو بتا دیا تھا لیکن مجھے اس کی تاریخ یاد نہیں۔ میں نے ملزم یوسف سے 11-4-1997 کو پوچھ گچھ کی تھی۔ یہ کہنا غلط ہے کہ ملزم یوسف کی اس مقدمہ میں 10-4-1997 کو اس کے بیان کے باوجود گرفتاری بلا جواز ہے۔ ملزم یوسف نے اپنے سابقہ بیانوں کی تائید کی تھی۔ اس نے کہا تھا کہ وہ ہونٹوں اور ہاتھوں کی بیماری "ڈسٹونیا" (جوڑوں کے درد) کا مریض ہے اور یہ کہ مذکورہ ڈائری اس کی تحریر کردہ نہیں۔ لیکن اسے یہ کسی مرید نے تحفے میں دی تھی اور یہ کہ تلاش کے بعد وہ اسے پیش کر دے گا۔

گواہ استغاثہ کو آئندہ تاریخ کیلئے پابند کیا جاتا ہے۔

آر او اینڈ اے سی 20-6-2000

گواہ استغاثہ خوشی محمد سب انسپکٹر حلفاً بیان کیا:

XXX جرح وکیل صفائی

ان دنوں میں پولیس لائن میں متعین ہوں یہ درست ہے قبل ازیں میں تھانہ مانگا میں متعین تھا۔ یہ غلط ہے کہ میرے خلاف بعض انکوائریاں زیر غور ہیں۔ یہ غلط ہے کہ ڈیڑھ برس قبل میرے خلاف ایک انکوائری ہو رہی تھی۔ یہ غلط ہے کہ لاہور ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس خالد پال خواجہ کے روبرو زیر سماعت مقدمے کی کارروائی سننے کیلئے عدالت میں گواہ استغاثہ رانا اکرم موجود تھا۔ میں نے مذکورہ مقدمے کی سماعت کے دوران بریگیڈیئر اسلم کو نہیں دیکھا۔ یہ بات میرے علم میں ہے کہ عدالت کے روبرو جھوٹ بولنا جرم ہے میں نے دوسرے ملازمین کی موجودگی میں آڈیو کیسٹ 10-4-1997 کو سنے تھے۔ یہ بات میرے علم میں تھی کہ آڈیو کیسٹ میں آواز ملزم یوسف کی تھی' میں نے ملزم یوسف کی موجودگی میں آڈیو کیسٹ سنا تھا۔ چونکہ میں نے خود آڈیو کیسٹ سنا تھا اس لئے یہ بات میرے علم میں تھی کہ آواز ملزم یوسف کی ہے۔ اس لئے مجھے یہ بتانے کی کوئی ضرورت نہیں تھی کہ آواز ملزم یوسف کی ہے۔ 10-4-1997 سے قبل میں نے آڈیو کیسٹ کا ٹرانسکرپٹ پڑھا تھا' میں نے 10-4-1997 سے قبل ملزم یوسف کی تقریر کا خطبہ نہیں سنا تھا۔

(جاری ہے)

نبوت کے دعویدار یوسف کذاب کو سزائے موت کا حکم

کذاب نے مسجد بیت الرضا میں اپنی تقریر کے قابل اعتراض ہونے کا اعتراف کیا' عدالتی فیصلے کا متن (قسط نمبر:17)

10-4-1997 کو ملزم یوسف کے بیان میں کچھ قابل اعتراض باتیں تھیں۔ رضاکارانہ طور پر کہا ملزم نے اعتراف کیا تھا کہ اس نے مسجد بیت الرضا میں قابل اعتراض بیان کیا تھا۔ مجھے ملزم کی گرفتاری کیلئے فائل سے خاطر خواہ مواد مل گیا تھا۔ میں نے ملزم یوسف کو 10-4-1997 کو بیان قلم بند کرنے کے بعد گرفتار کرلیا' بعد میں جب بھی ملزم یوسف سے پوچھ گچھ کی گئی بعض اوقات اس نے اپنے سابقہ بیان کی تائید کی۔ بعض اوقات اس نے اس سے انکار کیا۔ ملزم یوسف نے 11-4-1997 کے اپنے بیان میں یہ نہیں کہا تھا کہ نبی کا منکر کافر ہے۔ اپنے ذہن پر زور دینے کے بعد گواہ نے یوں کہا

یہ درست ہے کہ ملزم یوسف نے کہا کہ اس نے پیغمبر اسلام کی توہین یا اپنی کسی تقریر میں صحابی کی شان میں گستاخی نہیں کی۔ رضاکارانہ طور پر کہا کہ ملزم نے یہ بیان اپنی صفائی میں دیا جبکہ آڈیو ویڈیو کیسٹوں میں ایسا مواد موجود ہے۔ یہ درست ہے کہ ملزم یوسف نے یہ بھی کہا کہ اس نے پیغمبر کے ساتھ اپنے مشابہت کے بارے میں بھی نہیں کہا لیکن یہ بیان بھی اس نے اپنی صفائی میں دیا تھا۔ ملزم یوسف نے 11-4-1997 کو میرے سامنے یہ نہیں کہا کہ اس نے ڈائری اگزیبٹ پی 3/11-1 نہیں پڑھی۔ یہ درست ہے کہ ملزم یوسف نے 12-4-1997 کو کہا کہ وہ خود کو پیغمبر اسلام کی جوتیوں کی خاک سے بھی کم سمجھتا ہے لیکن اس نے یہ بھی کہا کہ اسے پیغمبر اسلام کا دیدار نصیب ہوا۔ میں نہیں جانتا کہ مجھ سے پہلے تفتیشی افسر نے شہادتیں یا بیان صرف روزنامہ "خبریں" میں شائع کرایا۔ آج میرے پاس موبائل فون ہے۔ میں 20-4-1997 کو پی آئی اے کی رات ایک بجے کی پرواز سے کراچی گیا میں نے ٹکٹ خود خریدا۔ یہ صرف ایک طرف کیلئے تھا جبکہ لاہور واپسی کیلئے بھی ٹکٹ میں نے خود خریدا۔ 20-4-1997 کو ٹکٹوں کی خریداری پر 4800 روپے خرچ ہوئے۔ میری تنخواہ پانچ ہزار روپے ماہانہ ہے۔ میں نے "خبریں" کے میاں غفار کا بیان 17-4-1997 کو قلم بند کیا۔ یہ غلط ہے کہ 29-3-1997 کو میاں غفار نے پہلے تفتیشی افسر کے سامنے بیان دیا تھا۔ یہ درست ہے کہ ساجد منیر ڈار نے مجھے کراچی سے تعلق رکھنے والے گواہوں کے کوائف بتائے تھے۔ رضاکارانہ طور پر کہا کہ سہیل نے بھی گواہوں کے کوائف بتائے تھے۔ میں نے ساجد منیر ڈار کا بیان 14-4-1997 کو قلم بند کیا۔ ساجد منیر ڈار نے میرے روبرو کہا تھا کہ وہ ملزم یوسف کے ہمراہ جاتا رہا ہے۔ یہ درست ہے کہ گواہ استغاثہ نے ضابطہ فوجداری کی دفعہ 116 کے تحت جو بھی بیان دیا میں نے اسے کسی ترمیم اور اضافے کے بغیر درج کیا۔ یہ درست ہے کہ ساجد منیر ڈار کے بیان کو درست سمجھتے ہوئے میں ضابطہ فوجداری کی دفعہ 161 کے تحت استغاثے کے گواہوں کے بیان قلم بند کرنے کراچی گیا تھا۔ رضاکارانہ طور پر کہا کہ سہیل ضیا نے کراچی میں مجھے استغاثے کے گواہوں کے بیان اور پتے بھی دیئے تھے۔ میں 20-4-1997 کو ساڑھے تین بجے رات کراچی پہنچا۔ یہ غلط ہے کہ گواہ استغاثہ رانا اکرم مجھے ہوائی اڈے پر ملنے آیا۔ میں اکیلا کراچی گیا تھا اور 4-45 یا پانچ بجے شام گواہ استغاثہ رانا اکرم کے گھر پہنچا۔ میں سیدھا رانا اکرم کے گھر نہیں گیا۔ میں پہلے ایک دوست کے گھر گیا جو ٹرک اڈے کا مالک ہے۔ میں ہوائی اڈے اور ٹرک سٹینڈ کے درمیان فاصلہ نہیں بتا سکتا۔ میں ایک رکشہ میں ٹرک سٹینڈ پہنچا اور ٹرک سٹینڈ سے میں نے گواہ استغاثہ رانا اکرم سے ٹیلی فون پر رابطہ کیا۔ میں نے لاہور میں سہیل ضیاء سے گواہ استغاثہ رانا اکرم کا ٹیلی فون نمبر لیا تھا۔ میں نہیں جانتا کہ آیا گواہ استغاثہ رانا اکرم کی رہائش لاہور میں ہے۔ جب میں رانا اکرم کے گھر پہنچا تو اکیلا رانا اکرم سے ملا۔ یہ درست ہے کہ میں نے رانا اکرم کے گھر گواہوں کے بیانات قلم بند کیے۔ ممکن ہے گواہوں نے رانا اکرم سے رابطہ کیا ہو یا اخبار میں کراچی میں میرے دستیاب ہونے کے بارے میں پڑھا ہو۔ میں نے کوئی اخبار نہیں پڑھا جس میں کراچی میں میری آمد کے بارے میں چھپا ہو۔ میں لاہور ہائی کورٹ کے جج مسٹر جسٹس احسان الحق چودھری کی عدالت میں درخواست ضمانت کے سلسلے میں شریک ہوا تھا میں نے وہاں رانا اکرم کو نہیں دیکھا۔ میری استغاثے کے گواہوں بریگیڈیئر اسلم اور رانا اکرم سے عدالتی کارروائی کے دوران ملاقات نہیں ہوئی۔ میں نے کراچی میں سات گواہوں جن کے نام رانا اکرم' بریگیڈیئر محمد اسلم' محمد علی ابو بکر' محمد یوسف' نعمان' ارشد ہیں' کے بیانات قلم بند کیے۔

میں نے ان کے بیانات رات کو تقریباً 11-55 پر مکمل کیے۔ میں نے اپنے سینئر افسروں کے ساتھ مراسلت میں اپنے کراچی سفر کا ذکر نہیں کیا تھا۔ مجھے اعلیٰ افسروں نے فوری طور پر کراچی جانے کی ہدایت کی تھی۔ یہ غلط ہے

کہ کراچی میں گواہ استغاثہ رانا اکرم کا بیان شروع کرنے سے قبل میں لاہور ہی میں پہلے اس سے کئی بار ملا تھا۔ یہ غلط ہے کہ تفتیش مجھے منتقل ہونے کے فوراً بعد رانا اکرم فوری طور پر میرے پاس تھانے آیا۔ یہ غلط ہے کہ اس نے مجھے کراچی میں گواہوں کے پتے مہیا کیے۔ میں کراچی سے رات تقریباً 12 بجے روانہ ہوا۔ میں نے گواہ استغاثہ رانا اکرم کے گھر کھانا نہیں کھایا۔ یہ درست ہے کہ کراچی میں تمام گواہوں نے اپنے بیانوں میں ایک شخص عبدالواحد کا ذکر کیا۔ عدالت کی اجازت سے پولیس فائل سے اپنی یادداشت تازہ کرنے کے بعد گواہ نے کہا کہ تمام گواہوں کی ملزم یوسف سے ملاقات عبدالواحد کے مکان پر ہوئی۔

XXX جرح وکیل صفائی

میرے خیال میں عبدالواحد اس مقدمے میں لازمی گواہ نہیں۔ وہ بھی دوسروں کی طرح میرے سامنے بطور گواہ پیش ہو سکتا تھا۔ یہ درست ہے کہ میں نے عبدالواحد سے رابطے کی کوئی کوشش نہیں کی۔ یہ غلط ہے کہ میں نے جو تفتیش کی ہے وہ جھوٹی ہے۔ رضاکارانہ طور پر کہا کہ میں نے ہر کسی کو اپنے سامنے پیش کرنے کا موقع دیا۔ میں نے جو طریقہ اختیار کیا وہ یہ تھا کہ میں نے فریقین کو اپنے گواہ میرے روبرو پیش کرنے کی ہدایت کی تھی لیکن میں نے اس حقیقت کا ذکر ضمنی میں نہیں کیا۔ کسی نے میرے سامنے ملزم کے خلاف درخواست پیش نہیں کی۔ طاہر نے جریدہ "تکبیر" ایک شخص کے ذریعے بھجوایا تھا' میں اس شخص کا نام نہیں جانتا۔ میں نے اس شخص کا بیان قلم بند نہیں کیا نہ ہی میں نے ضمنی میں اس کا حوالہ دیا۔ مجھے یاد نہیں کہ 20-4-1997 کو تعطیل تھی۔ میں نے ویڈیو کیسٹ دوسرے پولیس ملازمین کی موجودگی میں دیکھا۔ میں نہیں جانتا کہ ہمارے پولیس کے محکمے میں کوئی شعبہ ایسا بھی ہے جو آڈیو یا ویڈیو کیسٹوں کے ٹرانسکرپٹ تیار کرتا ہو یا انہیں کمپیوٹرائز کرتا ہو۔ سب انسپکٹر وقار سپیشل برانچ لاہور میں متعین ہے۔ سب انسپکٹر وقار سپیشل برانچ میں ہے اور اسے اردو ترجمے کی ذمہ داری تفویض کی گئی ہے۔ کیونکہ وہ اردو شارٹ ہینڈ اور اردو ٹائپنگ کا ماہر ہے۔ ریاض سب انسپکٹر نے صرف آڈیو کیسٹ کا ٹرانسکرپٹ تیار کیا۔ میں نہیں جانتا کہ آیا یہ کمپیوٹر پر بھی تیار کیا گیا۔ رضاکارانہ طور پر کہا میں نے ایک نجی شخص محمد سرور گواہ استغاثہ سے آڈیو اور ویڈیو کیسٹ کمپیوٹرائزڈ کروائے۔ سب انسپکٹر وقار نے صرف آڈیو کیسٹ سننے کے بعد اس کا اردو ترجمہ کیا تھا۔ آڈیو کیسٹ میں اردو زبان استعمال کی گئی ہے۔ میں نے اسسٹنٹ سب انسپکٹر اسد امین کے ذریعے مسجد بیت الرضا کے سجادہ نشین یوسف رضا کو طلب کیا لیکن یوسف رضا روپوش ہو گیا۔ میں نے تھانے کے ایس ایچ او کی حیثیت سے کئی مرتبہ یوسف رضا سے رابطہ کرنے کی کوشش کی لیکن وہ دستیاب نہیں ہوا۔ میں نے صرف ایک مرتبہ یوسف رضا کو دستیاب نہ ہونے کا اس وقت حوالہ دیا جب میں نے اسے اسسٹنٹ سب انسپکٹر اسد امین کے ذریعے بلوایا تھا۔ لیکن میں نے کسی وقت بھی یہ نہیں کہا کہ یوسف رضا دستیاب نہیں۔ میں نہیں جانتا کہ آیا یوسف رضا 29-3-1997 کو اس وقت مسجد میں دستیاب تھا جب سب انسپکٹر ریاض نے موقع کا معائنہ کیا۔ آڈیو اور ویڈیو کیسٹیں مقدمے کی پراپرٹی ہیں۔ ایس پی کی جانب سے 24-4-1997 کو دیکھے جانے کے بعد آڈیو اور ویڈیو کیسٹیں سربمہر کر دی گئی تھیں۔ اس سے قبل یہ کیسٹ تھانے کے محرر کے پاس رہیں۔ چونکہ آڈیو اور ویڈیو کیسٹ مال مقدمہ تھے اس لئے مختلف مواقع پر مختلف افسروں کی جانب سے انہیں دیکھا جاتا تھا اور اس صورت حال کی بنا پر یہ ضروری نہیں تھا کہ ہیروئن کے مقدمات کی طرح انہیں فوری طور پر سربمہر کر دیا جائے۔ مجھے یاد نہیں کہ آیا ویڈیو اور آڈیو کیسٹ ڈسٹرکٹ اٹارنی کے دفتر سے اعتراض کے بعد 22-6-1997 کو سربمہر کیے گئے۔ یہ درست ہے کہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 173 کے تحت پہلی رپورٹ 6-5-1997 کو تیار کی گئی۔ ڈسٹرکٹ اٹارنی نے 22-6-1997 کو 17 اعتراضات لگائے۔ یہ درست ہے کہ میں نے 22-6-1997 کو چار گواہوں کے بیان قلم بند کیے اور ان میں محمد سرور اور سب انسپکٹر وقار بھی گواہ تھے۔ یہ کہنا غلط ہے کہ میں نے مقدمے کی تفتیش جانبدارانہ کی ہے۔ یہ کہنا بھی غلط ہے کہ میں نے غیر منصفانہ تفتیش گواہ استغاثہ بریگیڈیئر اسلم کی تحریک پر کی ہے۔ یہ درست ہے کہ میں نے صفائی کی شہادتیں حاصل کرنے کی کوئی کوششیں نہیں کیں۔

آر او اینڈ اے سی 22-6-2000

11۔ استغاثے کے 14 گواہ پیش کرنے کے بعد فاضل ڈسٹرکٹ اٹارنی نے استغاثے کے باقی ماندہ گواہ ترک کر دیئے اور استغاثے کا مقدمہ بھی مکمل کر لیا۔

12۔ اس کے بعد ملزم محمد یوسف علی کا ضابطہ فوجداری کی دفعہ 342 کے تحت بیان قلم بند کیا گیا۔ جس سے مراد ہے کہ اس کے بیان میں اس کے خلاف تمام الزامی حالات بتائے جائیں تاہم ناواقفوں کیلئے ضابطہ فوجداری کی دفعہ 342 دوبارہ یوں بیان کی جاتی ہے۔

دفعہ 342 ضابطہ فوجداری (ملزم سے بیان لینے کا اختیار)

1۔ ملزم کو ان حالات کی وضاحت کیلئے جو اس کے خلاف شہادت میں سامنے آئیں' انکوائری یا سماعت کے موقع پر عدالت ملزم کو پہلے سے تنبیہ کئے بغیر اس سے ایسے سوالات کرے جو عدالت ضروری سمجھتی ہو مذکورہ مقاصد کیلئے عدالت اس سے استغاثے کے بیانات قلم بند ہونے کے بعد اور اس سے صفائی طلب کئے جانے سے قبل مقدمے کے بارے میں عمومی استفسار کرے گی۔

2۔ ملزم' کسی سوال کے جواب سے انکار یا کسی سوال کا غلط جواب دینے پر سزا کا مستوجب نہیں ہوگا۔ تاہم عدالت اس انکار یا اس کے جوابات سے مناسب نتیجہ اخذ کر سکتی ہے۔

3۔ ملزم کی جانب سے دیئے جانے والے جواب کسی ایسی انکوائری یا مقدمے میں اس کے خلاف کسی دوسری انکوائری یا مقدمے میں یا کسی جرم میں جس کا ان جوابات سے ارتکاب ہونا پایا جائے بطور شہادت استعمال کئے جا سکتے ہیں۔

(جاری ہے)

نبوت کے دعویدار یوسف کذاب کو سزائے موت کا حکم

کذاب کی جانب سے استغاثے کے الزامات کی تردید عدالتی فیصلے کا متن (قسط نمبر 18)

4۔ ماسوائے جیسا کہ دفعہ 340 کی ضمنی دفعہ (2) کے ملزم سے کوئی حلف نہیں لیا جائے گا۔

بیان ملزم زیر دفعہ 342 ضابطہ فوجداری لفظ بہ لفظ درج ذیل ہے۔

بیان محمد یوسف علی ولد وزیر علی ذات راجپوت سکنہ کوٹھی نمبر 218 کیو ڈیفنس سوسائٹی لاہور زیر دفعہ 342 ضابطہ فوجداری

سوال نمبر 1: کیا تم نے اس مقدمے میں اپنی اور اپنے وکلاء کی موجودگی میں استغاثے کی طرف سے پیش کی جانیوالی شہادت سن اور سمجھ لی ہے؟

جواب: ہاں۔

سوال نمبر 2: کیا یہ درست ہے کہ کلفٹن کراچی کے مکان نمبر 3 ڈی سیکٹر 9 کا رہائشی عبدالواحد تمہارا مرید ہے؟

جواب: عبدالواحد اللہ کا مرید ہے تاہم وہ میرا دوست ہے۔

سوال نمبر 3: کیا یہ درست ہے کہ ڈاکٹر محمد اسلم ملک گواہ استغاثہ مذکور عبدالواحد کا دوست ہے؟

جواب: ڈاکٹر اسلم ملک کی عبدالواحد مذکور سے محض واقفیت ہے۔

سوال نمبر 4: کیا یہ درست ہے کہ 1998 میں عبدالواحد نے ڈاکٹر محمد اسلم کو بتایا کہ ایک مذہبی شخص اس کے گھر آرہا ہے جو مذہب کے بارے میں بیان کرے گا؟

جواب: مجھے معلوم نہیں۔

بیان کا باقی حصہ آئندہ تاریخ پر قلم بند کیا جائے گا

آر او اینڈ اے سی 12-7-2000

دستخط سیشن جج لاہور

تصدیق کی جاتی ہے کہ ملزم کا مذکورہ بیان میری موجودگی اور سماعت میں ریکارڈ کیا گیا۔ مزید یہ کہ یہ اس کی جانب سے دیئے جانیوالے بیان کی مکمل اور صحیح روداد ہے۔

12-7-2000

13-7-2000

بیان محمد یوسف علی ولد وزیر علی ذات راجپوت ساکن کوٹھی نمبر 218۔ کیو ڈیفنس سوسائٹی لاہور زیر دفعہ 342 ضابطہ فوجداری۔

سوال نمبر 5: کیا یہ درست ہے کہ تم نے نماز مغرب کے بعد ڈاکٹر محمد اسلم گواہ استغاثہ اور دوسروں کی موجودگی میں سورۃ اخلاص کے بارے میں اظہار خیال کیا؟

جواب: مجھے یاد نہیں۔

سوال نمبر 6: کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ اجلاس کے چار پانچ ماہ بعد تم پھر عبدالواحد کے گھر گئے اور تم نے گواہ استغاثہ ڈاکٹر محمد اسلم کو بھی بلوایا اور تم نے پیغمبر اسلامؐ کی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی؟

جواب: میں پیغمبر اسلامؐ کی زندگی کے پہلوؤں پر وعظ کیا کرتا تھا اور عبدالواحد کے مکان پر قرآن حکیم کے بارے میں بیان کرتا تھا۔

سوال نمبر 7: کیا یہ درست ہے کہ ڈاکٹر محمد اسلم تم سے مذکورہ عبدالواحد کے گھر اکثر و بیشتر ملتے رہے؟

جواب: درست ہے۔

سوال نمبر 8: کیا یہ درست ہے کہ 1995 میں نماز مغرب کے بعد تم نے ڈاکٹر محمد اسلم سے ملاقات کی اور تم نے کہا کہ ڈاکٹر محمد اسلم گواہ مذکور تمہاری جانب سے حقیقت منکشف کے جانے پر کیا قربانی دے سکتا ہے؟

جواب: یہ سراسر غلط ہے۔

سوال نمبر 9: کیا یہ درست ہے کہ تم نے گواہ استغاثہ ڈاکٹر محمد اسلم کو دو لاکھ روپے کی ادائیگی کیلئے کہا اور جواب میں ڈاکٹر محمد اسلم گواہ استغاثہ نے انکار کر دیا؟

جواب: یہ غلط ہے۔

سوال نمبر 10: کیا یہ درست ہے کہ تم نے 1995 میں دوبارہ گواہ استغاثہ ڈاکٹر محمد اسلم سے اس وقت

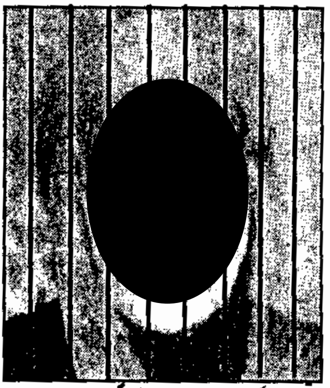

رقم طلب کی جب وہ عبدالواحد کے گھر میں تھا اور جواب میں ڈاکٹر اسلم نے ادائیگی کا وعدہ کیا؟

جواب: یہ بالکل غلط ہے۔

سوال نمبر 11: کیا یہ درست ہے کہ دسمبر 1995 میں تم عبدالواحد کے گھر گئے جس کو ڈاکٹر محمد اسلم گواہ استغاثہ نے بتایا کہ اس نے دو لاکھ روپے کا انتظام کر لیا ہے جس پر تم دوسرے دن گواہ استغاثہ ڈاکٹر محمد اسلم کے گھر گئے جہاں ڈاکٹر محمد اسلم گواہ استغاثہ نے تمہیں دو لاکھ روپے کی رقم کی ادائیگی کر دی؟

جواب: یہ من گھڑت کہانی ہے اور مکمل طور پر غلط ہے۔

سوال نمبر 12: کیا یہ درست ہے کہ اس کے بعد آئندہ جمعے تم نے اپنے دوسرے مریدوں کے ساتھ اس مسجد میں جس میں ڈاکٹر محمد اسلم گواہ استغاثہ نماز جمعہ پڑھتا تھا نماز جمعہ میں شرکت کی جو عسکری اپارٹمنٹ کراچی میں واقع ہے جس میں گواہ استغاثہ ڈاکٹر محمد اسلم کی رہائش ہے؟

جواب: بعض اوقات میں یقیناً مذکورہ مسجد میں نماز جمعہ ادا کرتا تھا' مجھے مخصوص وقت اور تاریخیں یاد نہیں۔

سوال نمبر 13: کیا یہ درست ہے کہ اس دن نماز جمعہ کے بعد تم ڈاکٹر محمد اسلم گواہ استغاثہ کے گھر اپنے دوسرے ساتھیوں کے ہمراہ آئے اور تھوڑی دیر صوفے پر بیٹھے۔ مذکورہ گواہ استغاثہ سے حقیقت کا انکشاف کرنے کا کہہ کر صوفے سے اٹھ کھڑے ہوئے اور تم نے کہا "انا محمد"؟

جواب: استغاثے کی جانب سے ریکارڈ پر لائی جانیوالی یہ شہادت تہمت اور بہتان ہے جس کے خلاف میں بحیثیت مسلمان احتجاج کرتا ہوں اس لئے یہ قطعی طور پر غلط ہے۔

سوال نمبر 14: کیا یہ درست ہے کہ تمہاری طرف سے کئے جانیوالے دعوے پر ڈاکٹر محمد اسلم گواہ استغاثہ حیران و پریشان ہوا اور تمہارے ساتھیوں نے گواہ استغاثہ کے گلے میں اسے پیغمبر اسلامؐ (نعوذ باللہ) سے ملاقات ہونے پر مبارک باد دیتے ہوئے ہار ڈالے اس کے بعد تم مذکورہ گھر سے چلے گئے؟

جواب: یہ سراسر غلط ہے۔

سوال نمبر 15: کیا یہ درست ہے کہ چند ماہ بعد کموڈور (ر) یوسف صدیق نے ڈاکٹر محمد اسلم کی موجودگی میں تم سے استفسار کیا کہ حضرت آدم علیہ السلام اور ان کے بعد مختلف اوقات میں پیغمبروں کے ظہور اور چودہ سو برس قبل کے ظہور میں اور اب میں کیا فرق ہے؟ مزید یہ کہ کون سا زیادہ باوقار اور پرشکوہ ہے؟ جس پر تم نے جواب دیا کہ چودہ سو برس قبل کا عرصہ شاندار تھا لیکن اب شان بے مثال ہے مزید یہ کہ اس وقت ڈیوٹی تھی لیکن اب یہ بیولی ہے؟

جواب: یہ سراسر غلط ہے۔

سوال نمبر 16: کیا یہ درست ہے کہ تم نے اپنے حضرت محمدؐ ہونے کا دعویٰ کر کے پیغمبر اسلامؐ کے نام کی بے حرمتی کی؟

جواب: یہ سراسر غلط ہے فی الحقیقت میں اللہ تعالیٰ اور پیغمبر اسلامؐ سے پناہ کا طلب گار ہوں۔

سوال نمبر 17: کیا یہ درست ہے کہ تم عبدالواحد کے گھر 1994 میں رانا محمد اکرم گواہ استغاثہ سے ملے اور تم نے ایک تقریر کی کہ پیغمبر اسلامؐ آج بھی انسانی شکل میں دنیا میں موجود ہیں؟

جواب: یہ سراسر غلط ہے فی الحقیقت گواہ استغاثہ رانا محمد اکرم کو کبھی عبدالواحد کے گھر میرے جلسوں میں مدعو نہیں کیا گیا اور نہ ہی کبھی اسے آنے کی اجازت دی گئی۔

سوال نمبر 18: کیا یہ درست ہے کہ تم اپنے محمدؐ ہونے کا دعویٰ کر رہے تھے جس پر تم سے پوچھا گیا کہ پیغمبر اسلامؐ کی زندگی سادہ تھی اور تم نے کہا چودہ سو برس قبل روایات پرانی تھیں اور اب روایات جدید ہیں اور یہ کہ گلیمر اور نمود و نمائش آج کی ضرورت بن چکا ہے تم نے یہ الفاظ جنوری یا فروری 1994 میں عبدالواحد کے گھر میں کہے؟

جواب: یہ سراسر غلط ہے مجھے حیرانی ہے کہ کوئی شخص ایسا سوچ نہیں سکتا اور نہ ہی اس طرح کی بات کہہ سکتا ہے۔

سوال نمبر 19: کیا یہ درست ہے کہ تم نے یہ بھی کہا کہ اگر کوئی دیکھ سکتا ہے اور اگر کوئی پیغمبر اسلامؐ کو پہچان سکتا ہے؟ وہ ہمارے درمیان موجود ہیں؟

جواب: یہ غلط ہے

سوال نمبر 20: کیا یہ درست ہے کہ ستمبر 1995 میں گواہ استغاثہ محمد اکرم رانا نے تم سے پوچھا کہ آیا تم قرآن حکیم کی تفسیر یا تفہیم لکھ رہے ہو اس نے تم سے اس کی ایک کاپی دینے کی درخواست کی جس پر تم نے گواہ استغاثہ سے پوچھا کہ وہ اس کی کیا قیمت دے سکتا ہے؟

جواب: یہ سراسر غلط اور فی الحقیقت من گھڑت ہے۔

سوال نمبر 21: کیا یہ درست ہے کہ تم نے گواہ استغاثہ محمد اکرم رانا سے اس تفسیر کیلئے ایک لاکھ روپے طلب کئے؟

جواب: یہ سراسر غلط ہے۔

سوال نمبر 22: کیا یہ درست ہے کہ تم نے گواہ استغاثہ رانا اکرم کو [illegible] رقم کی ادائیگی کیلئے پیغام بھیجا؟

جواب: یہ سراسر غلط ہے۔

(جاری ہے)

نبوت کے دعویدار یوسف کذاب کو سزائے موت کا حکم

وکیل کے مشورے پر کذاب نے کیسٹوں بارے سوال کے جواب سے انکار کردیا' عدالتی فیصلے کا متن (قسط نمبر 19)

سوال نمبر 23: کیا یہ درست ہے کہ تم نے رفقاء کی موجودگی میں ایک لاکھ روپے کی رقم کم کر کے اس وقت پچاسہزار روپے کردی جب تم اسلام آباد جانے کیلئے لاہور ہوائی اڈے کے راستے میں تھے؟

جواب: یہ سراسر غلط ہے۔

سوال نمبر 24: کیا یہ درست ہے کہ رانا اکرم گواہ استغاثہ 1996 میں حج پر جارہا تھا تمہارے مطالبے پر تمہیں پچیس ہزار روپے کی ادائیگی کی گئی؟

جواب: یہ سراسر غلط ہے۔

سوال نمبر 25: کیا یہ درست ہے کہ تم نے گواہ استغاثہ رانا اکرم سے پچیس ہزار روپے وصول کرنے کے بعد اس سے کہا کہ گواہ استغاثہ رانا اکرم اللہ تعالیٰ کے بہت قریب آگیا ہے اور تم اس پر حقیقت منکشف کر سکتے ہو اور یہ کہ تم گواہ استغاثہ رانا اکرم کو کلفٹن کراچی پر واقع عبدالواحد کے گھر کے ایک کمرے میں لے گئے اور تم نے گواہ استغاثہ کو آنکھیں بند کر کے درود شریف پڑھنے کو کہا؟

جواب: یہ سراسر غلط ہے۔

سوال نمبر 26: کیا یہ درست ہے کہ رانا اکرم گواہ استغاثہ نے درود شریف پڑھا اور تم نے اسے آنکھیں کھولنے کو کہا اور پوچھا کہ آیا اس نے کچھ دیکھا جس پر گواہ استغاثہ نے کہا کہ اس نے کچھ نہیں دیکھا؟

جواب: یہ سراسر غلط ہے۔

سوال نمبر 27: کیا یہ درست ہے کہ اس کے بعد تم گواہ استغاثہ رانا محمد اکرم سے بغل گیر ہوئے اور تم نے کہا کہ تم ہی محمدؐ ہو اور تم نے گواہ استغاثہ سے کہا کہ وہ اس حقیقت کو چھپائے رکھے اور اس نے اسے چھپائے رکھا جیسے کہ وہ تفسیر قرآن' تفہیم قرآن' نور قرآن اور زندہ قرآن ہو؟

جواب: یہ غلط ہے۔

سوال نمبر 28: کیا یہ درست ہے کہ 28-2-1997 کو گواہ استغاثہ حافظ محمد ممتاز اعوان اور میاں محمد اویس چوک یتیم خانہ لاہور پر واقع مسجد بیت الرضا میں نماز جمعہ کی ادائیگی کیلئے گئے جہاں تم نے پیغمبر اسلامؐ کے نام کی بے حرمتی کی اور تم نے مسجد میں موجود ایک سو افراد کے صحابی ہونے کا اعلان کیا اور اپنے آپ کو پیغمبرؐ کی حیثیت سے متعارف کرایا؟

جواب: یہ غلط ہے میں پیغمبر اسلامؐ کے مقدس نام کی بے حرمتی کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا' میں کسی بھی طرح سے صحابہ کرامؓ کی شان میں گستاخی کا تصور نہیں کر سکتا کیونکہ میں سچا مسلمان ہوں' الحمد للہ!

سوال نمبر 29: کیا یہ درست ہے کہ تمہاری تقریروں کی ویڈیو کیسٹ اور آڈیو کیسٹ (پی 1) 28-2-1997 کو مذکورہ مسجد میں تیار کی گئی؟

جواب: یہ غلط ہے میں کسی کو اپنی آڈیو (سمعی) کیسٹ تیار کرنے کی اجازت نہیں دیتا تاہم میرے کئی خطبات کی ویڈیو (بصری) کیسٹیں تیار کی گئیں۔

سوال نمبر 30: کیا یہ درست ہے کہ آڈیو کیسٹ پی 1 اور ویڈیو کیسٹ پی 2 اور پی 5 تمہاری تقریروں پر مشتمل ہے؟

جواب: میرے وکیل نے مجھے اس سوال کا جواب نہ دینے کی ہدایت کی ہے۔

سوال نمبر 31: کیا یہ درست ہے کہ گواہ استغاثہ میاں محمد اویس اور حافظ ممتاز مذکورہ اجتماع میں موجود تھے جس میں تم نے اپنے پیغمبرؐ ہونے کا دعویٰ کیا اور وہاں بیٹھے دو افراد میں سے تم نے اپنے دو مریدوں زاہد زمان اور عبدالواحد کے صحابی ہونے کا اعلان کیا اور اس طرح تم نے پیغمبرؐ اور صحابہ کرامؓ کے ناموں کی بے حرمتی کی؟

جواب: یہ سراسر غلط ہے فی الحقیقت میں استغاثے کے مذکورہ گواہوں کو نہیں جانتا یہاں تک کہ میں نے استغاثے کے گواہوں میاں محمد اویس اور حافظ ممتاز اعوان کے نام پہلی بار سنے ہیں۔

سوال نمبر 32: کیا یہ درست ہے کہ 29-3-1997 کو محمد اسماعیل شجاع آبادی نے ایک ویڈیو کیسٹ ایگزیبٹ پی 2 اور آڈیو کیسٹ ایگزیبٹ پی 1 پیش کی

ہیں جو پولیس نے اپنی تحویل میں لے لئے؟

جواب: میں نہیں جانتا۔

سوال نمبر 33: کیا یہ درست ہے کہ 18-4-1997 کو اطہر اقبال نے ایک ویڈیو کیسٹ پی 5 پیش کی جو پولیس نے اپنی تحویل میں لے لی؟

جواب: مجھے معلوم نہیں۔

سوال نمبر 34: کیا یہ درست ہے کہ گواہ استغاثہ میاں غفار احمد تم سے تمہارے مکان واقع 218۔کیو ڈیفنس لاہور میں 23-3-1997 کو دو بجے دن ملے اور تم نے دعویٰ کیا کہ تمہیں اللہ تعالیٰ نے خلافت عظمیٰ عطا کی ہے اور حضرت آدم علیہ السلام کو خلافت عظمیٰ عطا کی گئی تھی جو تمام پیغمبروں میں جاری رہی اور اب پیغمبر اسلام حضرت محمد ﷺ کی خلافت عظمیٰ تمہارے پاس ہے اور اس طرح تم نے اپنے پیغمبرؐ ہونے کا دعویٰ کیا؟

جواب: یہ اس حد تک درست ہے کہ گواہ استغاثہ میاں غفار نے ایک مرتبہ مجھ سے میرے گھر پر ملاقات کی تھی لیکن مذکورہ سوال کا بعد کا حصہ سراسر غلط ہے اور فی الحقیقت اس نے مجھ سے بلیک میل نہ کرنے کیلئے تین کروڑ روپے مانگے تھے اور فی الحقیقت یہ چیف ایڈیٹر "خبریں" ضیا شاہد کا پیغام تھا۔

سوال نمبر 35: کیا یہ درست ہے کہ سہیل ضیا صرف تمہارا مرید ہے؟

جواب: یہ سراسر غلط ہے فی الحقیقت میں نے اس کا نام آج سنا ہے۔

سوال نمبر 36: کیا یہ درست ہے کہ مستغیث کی جانب سے فراہم کیا جانیوالا آڈیو کیسٹ پی 1 چوک یتیم خانہ پر واقع مسجد بیت الرضا میں 28-2-1997 کے تمہارے خطبہ جمعہ سے متعلق ہے؟

جواب: مجھے علم نہیں۔

سوال نمبر 37: کیا یہ درست ہے کہ تم نے آڈیو کیسٹ پی 1 میں ریکارڈ شدہ اپنی تقریر میں قرآن حکیم کے تمام تراجم کو غلط اور ناقص قرار دیا ہے؟

جواب: یہ درست نہیں فی الحقیقت یہ مسئلہ مناسب فورم پر تفصیلی بحث کا ہے۔

سوال نمبر 38: کیا یہ درست ہے کہ تم نے ویڈیو کیسٹ ایگزیبٹ پی 2 میں اور اس کے ٹرانسکرپٹ پی 11(1-10) میں ریکارڈ اپنی تقریر میں قرآن مقدس کی بعض آیات کو شر انگیز قرار دیا؟

جواب: میرے وکیل نے مجھے اس سوال کا جواب دینے سے منع کیا ہے۔

سوال نمبر 39: کیا یہ درست ہے کہ رضوان نامی ایک شخص نے گواہ استغاثہ محمد علی ابوبکر کے ساتھ جون 1997 میں عبدالواحد کے گھر تمہاری ملاقات کا اہتمام کیا؟

جواب: یہ غلط ہے۔

سوال نمبر 40: کیا یہ درست ہے کہ تم نے محمد علی ابوبکر کو ابوبکر صدیقؓ کہا؟

جواب: یہ سراسر غلط ہے۔

سوال نمبر 41: کیا یہ درست ہے کہ تم نے محمد علی ابوبکر گواہ استغاثہ سے یہ کہا کہ عمرے کی ادائیگی کی کوئی ضرورت نہیں مزید یہ کہ تم یہاں عمرے کا انتظام کر سکتے ہو؟

جواب: یہ غلط ہے میں خواب میں بھی ایسا کہنے کا تصور نہیں کر سکتا۔

سوال نمبر 42: کیا یہ درست ہے کہ تم نے گواہ استغاثہ محمد علی ابوبکر سے کہا کہ مکان وہاں ہے اور مکین یہاں ہے جس پر وہ ناراض ہو گیا اس کے بعد تم نے اسے عمرے کی ادائیگی کیلئے جانے کی اجازت دیدی؟

جواب: یہ غلط ہے۔

سوال نمبر 43: کیا یہ درست ہے کہ محمد علی ابوبکر گواہ استغاثہ کبھی تمہارا مرید تھا؟

جواب: یہ غلط ہے۔

سوال نمبر 44: کیا یہ درست ہے کہ تم نے گواہ استغاثہ محمد علی ابوبکر سے کہا کہ تم اس کی حضورؐ سے ملاقات کا انتظام کر سکتے ہو؟

جواب: یہ سراسر غلط ہے۔

سوال نمبر 45: کیا یہ درست ہے کہ تم نے محمد علی ابوبکر سے سرکار دو عالمؐ سے اس کی ملاقات کیلئے مکمل سپردگی اور سب کچھ نچھاور کر دینے کا وعدہ لیا تھا اور اس نے جواب دیا تھا کہ جو بھی تمہاری خواہش ہو وہ پیغمبر اسلامؐ سے ملاقات کیلئے ہر چیز سے دستبردار ہو سکتا ہے؟

جواب: یہ سراسر غلط ہے۔

سوال نمبر 46: کیا یہ درست ہے کہ تم نے گواہ استغاثہ محمد علی ابوبکر کو اپنے مکان میں ایک کمرہ سجانے کو کہا کہ تم جب بھی لاہور سے کراچی آؤ وہاں قیام کرو گے اس کے بعد تم نے اس کمرے کو "غار حرا" قرار دیا؟

جواب: یہ سراسر غلط ہے۔

(جاری ہے)

نبوت کے دعویدار یوسف کذاب کو سزائے موت کا حکم

میری اپنی رقم سے میرے نام کراچی سے لاہور ڈرافٹ بھجوائے گئے: "کذاب" عدالتی فیصلے کا متن (قسط نمبر 20)

سوال نمبر 47: کیا یہ درست ہے کہ تم نے گواہ استغاثہ محمد علی ابو بکر سے کہا کہ تم نے پیغمبرؐ سے اس کی ملاقات کا انتظام کیا ہے اور اس کیلئے تم نے مذکورہ گواہ استغاثہ کو اس کے مکان کے مذکورہ کمرے میں بلایا' اسے اپنی آنکھیں بند کرنے اور درود شریف پڑھنے کو کہا اور جب اس نے درود شریف پڑھنا شروع کیا تم نے اسے آنکھیں کھولنے کو کہا اور جب اس نے اپنی آنکھیں کھولیں تم نے بالکل اچانک اسے اپنے جپھے میں لے لیا اور اعلان کیا کہ تم ہی "محمدؐ" ہو جس پر گواہ نے رونا شروع کر دیا تم نے اسے اپنے جپھے میں جکڑے رکھا اور مذکورہ گواہ کانپتے ہوئے کمرے سے باہر آیا جس پر تمہارے پیروکاروں نے جو کمرے سے باہر بیٹھے تھے مذکوہ گواہ استغاثہ کو پیغمبرؐ سے اس کی جسمانی ملاقات پر مبارک باد دی؟

جواب: شہادت کا یہ حصہ بہتان اور تہمت ہونے کی بنا پر بالکل غلط ہے۔

سوال نمبر 48: کیا یہ درست ہے کہ تم نے عبدالواحد کے گھر بیٹھ کر مذکورہ ابو بکر گواہ استغاثہ سے مکان کی خریداری کے نام پر پچاس لاکھ روپے کا مطالبہ کیا اور یہ رقم تمہیں ادا کر دی گئی؟

جواب: میں نے اس گواہ سے اپنے گھر کی خریداری کیلئے کسی رقم کا مطالبہ نہیں کیا۔

سوال نمبر 49: کیا یہ درست ہے کہ تم نے گواہ استغاثہ محمد علی ابو بکر سے ایک ایئر کنڈیشنر کا مطالبہ کیا جو اس نے بازار سے خریدا اور تم نے یہ ایئر کنڈیشنر عبدالواحد کے گھر تمہارے لئے مختص اپنے کمرے میں لگوالیا اور تم نے کراچی سے قالین بھی خریدا جس کیلئے مذکورہ گواہ استغاثہ نے گیارہ ہزار روپے ادا کئے اور گواہ استغاثہ نے تمہارے اس کمرے کیلئے فرنیچر بھی خریدا جس کیلئے تم نے کراچی میں اپنے قیام کے دوران مذکورہ گواہ استغاثہ کے گھر میں ہدایت کی تھی اور تم یہ فرنیچر لاہور لے آئے اور یہ فرنیچر گواہ استغاثہ نے خریدا تھا جس کیلئے گواہ استغاثہ نے ڈیڑھ لاکھ روپے کی رقم ادا کی تھی' مذکورہ کے علاوہ تم نے کراچی سے پردے بھی خریدے جس کیلئے گواہ استغاثہ نے 53 ہزار روپے کی ادائیگی کی اور اس طرح گواہ استغاثہ نے تمہیں 60 لاکھ روپے ادا کئے؟

جواب: یہ سراسر غلط ہے میں نے اس گواہ استغاثہ سے یا کسی دوسرے سے ایسا کوئی مطالبہ نہیں کیا۔

سوال نمبر 50: کیا یہ درست ہے کہ دستاویز مارک اے مبلغ تین لاکھ روپے کے ڈیمانڈ ڈرافٹ سے متعلق ہے جس کی تفصیلات دستاویز میں دی گئی ہیں جس کی ادائیگی محمد ابو بکر نے تمہیں کی؟

جواب: یہ غلط ہے۔ فی الحقیقت میں محمد علی ابو بکر کو اپنے لئے ڈیمانڈ ڈرافٹ بنانے کی غرض سے رقم دیتا تھا۔

سوال نمبر 51: کیا یہ درست ہے کہ دستاویز مارک بی مبلغ پانچ لاکھ روپے سے متعلق ہے جو گواہ استغاثہ محمد علی ابو بکر نے تمہیں ادا کئے؟

جواب: میرا جواب وہی ہے جو میں اوپر دے چکا ہوں۔

سوال نمبر 52: کیا یہ درست ہے کہ دستاویز مارک سی مبلغ دو لاکھ پچاس ہزار روپے کی ادائیگی سے متعلق ہے جو گواہ استغاثہ محمد علی ابو بکر نے تمہیں ادا کئے؟

جواب: میرا جواب وہی ہے جو میں اوپر دے چکا ہوں۔

سوال نمبر 53: کیا یہ درست ہے کہ دستاویز مارک ڈی مبلغ دو لاکھ روپے کے ڈیمانڈ ڈرافٹ سے متعلق ہے جو گواہ استغاثہ نے مسز طیبہ یوسف علی کو جو تمہاری بیوی ہے ادا کئے؟

جواب: میرا جواب وہی ہے جو میں اوپر دے چکا ہوں۔

سوال نمبر 54: کیا یہ درست ہے کہ دستاویز مارک ای ڈالروں سے متعلق ہے جو محمد علی ابو بکر نے تمہیں مبلغ بیس ہزار نو سو پچاس روپے کی ادائیگی کیلئے بھجوائے؟

جواب: یہ سراسر غلط ہے۔

سوال نمبر 55: کیا یہ درست ہے کہ رسید مارک ایف ایئر کنڈیشنر کی خریداری سے متعلق ہے جو گواہ استغاثہ محمد علی ابو بکر نے تمہارے لئے خریدا لیکن اس کی رسید عبدالواحد کے نام ہے تاہم ایئر کنڈیشنر تمہارے حوالے کیا گیا؟

جواب: یہ سراسر غلط ہے۔

سوال نمبر 56: کیا یہ درست ہے کہ رسید مارک جی قالینوں کے بارے میں ہے جو محمد علی ابو بکر نے تمہارے لئے خریدے تھے اور قالین تمہیں دیئے گئے؟

جواب: یہ غلط ہے فی الحقیقت یہ تمام چیزیں جن کا ذکر اوپر کیا گیا ہے میرے لئے میرے گھر میں تنصیب کیلئے خریدی گئیں۔

سوال نمبر 57: کیا یہ درست ہے کہ دستاویز ایگزیبٹ پی 6 چوبیس لاکھ دو ہزار چار سو دس روپے پچاس پیسے کی رقم کی تمہاری جانب سے محمد علی ابو بکر کو انتہائی ضرورت میں ہونے کی بنا پر اس کے مطالبے پر واپسی سے متعلق ہے اور تم نے باقی رقم بھی مدینہ سے موصول ہونے پر واپس کرنے کا وعدہ کیا؟

جواب: یہ غلط ہے میں نے محمد علی ابو بکر سے چوبیس لاکھ روپے کا قرض حسنہ لیا تھا جب میں اس کی ادائیگی کے قابل ہوا تو میں نے رضاکارانہ طور پر رقم واپس کر دی باقی غلط ہے۔

سوال نمبر 58: کیا یہ درست ہے کہ دستاویز ایگزیبٹ پی 7 گواہ استغاثہ محمد علی ابو بکر کی جانب سے تمہیں چوبیس لاکھ دس ہزار روپے کی رقم کی ادائیگی سے متعلق ہے؟

جواب: یہ غلط ہے میں نے یہ رقم واپس کر دی تھی' میرا جواب وہی ہے جو میں پہلے دے چکا ہوں۔

سوال نمبر 59: کیا یہ درست ہے کہ تم نے ڈائری ایگزیبٹ پی 8 (1-116) محمد علی ابو بکر کو یہ کہتے ہوئے دی کہ اس کو پڑھنے کے بعد وہ تم پر بھروسہ کرے گا؟

جواب: یہ بالکل غلط ہے۔

سوال نمبر 60: کیا ڈائری ایگزیبٹ پی 8 (1-116) تمہاری ہے؟

جواب: یہ غلط ہے میں نے ڈائری دیکھی تک نہیں۔

سوال نمبر 61: کیا یہ درست ہے کہ عبدالواحد کے گھر ہونیوالی قوالی کی مجلس میں تم نے کہا کہ جب تک مجلس کے شرکاء پیغمبر اسلام کا دیدار نہ کرلیں کسی کو موت نہیں آئے گی؟

جواب: یہ غلط ہے۔

سوال نمبر 62: کیا یہ درست ہے کہ تم نے محمد علی ابو بکر سے جب وہ محفل نعت میں شرکت کیلئے جا رہا تھا کہا کہ جس شخص کیلئے گواہ استغاثہ وہاں جا رہا ہے وہ یہاں بیٹھا ہے اور تم نے اسے مذکورہ محفل نعت میں شریک ہونے سے روکا اور گواہ استغاثہ نے تمہاری بات نہ مانی اور محفل نعت خوانی میں شرکت کیلئے چلا گیا۔ جب گواہ استغاثہ محفل نعت میں شرکت کے بعد واپس آیا تم نے اسے اپنے کمرے میں بلایا۔ تم گواہ استغاثہ سے اپنی حکم عدولی پر بہت ناراض تھے اور تم نے کہا کہ چونکہ گواہ استغاثہ نے تمہارے احکامات کی خلاف ورزی کی ہے اس لئے وہ عذاب الٰہی میں مبتلا ہوگا! اور اس طرح تم نے پیغمبر اسلامؐ کے نام کی بے حرمتی کی؟

جواب: یہ سراسر غلط ہے' میں اپنے محبوب پیغمبرؐ کے نام کی بے حرمتی کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔

سوال نمبر 63: کیا یہ درست ہے کہ تم نے گواہ استغاثہ محمد علی ابو بکر کو 28-2-1997 کو اپنی بیٹی کی شادی کی تقریب اور چوک یتیم خانہ لاہور پر واقع مسجد بیت الرضا میں منعقد ہونیوالی ورلڈ اسمبلی کے اجلاس میں شرکت کیلئے مدعو کیا؟

جواب: اپنی بیٹی کی شادی میں شرکت کی حد تک درست ہے باقی غلط ہے۔

سوال نمبر 64: کیا یہ درست ہے کہ گواہ استغاثہ نے 28-2-1997 کو چوک یتیم خانہ لاہور میں واقع مسجد بیت الرضا میں ورلڈ اسمبلی کے اجلاس میں شرکت کی؟

جواب: یہ غلط ہے کہ اس نے ورلڈ اسمبلی کے اجلاس میں شرکت کی تاہم وہ نماز جمعہ میں شریک ہوا۔

سوال نمبر 65: کیا یہ درست ہے کہ تم نے ورلڈ اسمبلی کا اجلاس 28-2-1997 کو چوک یتیم خانہ لاہور میں واقع مسجد بیت الرضا میں طلب کیا اور تم نے دعوت نامے جاری کئے اور فوٹو سٹیٹ کاپی (مارک ایچ) اس دعوت نامے کی ہے جو تم نے محمد علی ابو بکر کو دیا تھا؟

جواب: یہ غلط ہے میں نے گواہ استغاثہ محمد علی ابو بکر کو کوئی دعوت نامہ نہیں دیا۔

سوال نمبر 66: کیا یہ درست ہے کہ 28-2-1997 کو مسجد بیت الرضا میں تقریر کرتے ہوئے تم نے جیسا کہ آڈیو کیسٹ (ایگزیبٹ پی 1) میں بتایا کہ تم نے مسجد بیت الرضا کو ورلڈ اسمبلی کے اجلاس کیلئے کیوں منتخب کیا اور مسجد نبوی یا مسجد حرام کا انتخاب کیوں نہیں کیا۔ تم نے وضاحت کی کہ تم نے مسجد بیت الرضا کا انتخاب اس طرح کیا کہ جس طرح اللہ نے غار حرا کا انتخاب کیا تھا اور تم نے یہ بھی کہا کہ بعض آیات اور سورتیں حتیٰ کہ قرآن بھی وہاں موجود ہے؟

جواب: میں اپنے وکیل سے مشورے کے بعد اس سوال کا جواب نہیں دینا چاہتا۔

(جاری ہے)

نبوت کے دعویدار یوسف کذاب کو سزائے موت کا حکم

کذاب کا کیسٹوں میں ریکارڈ اپنی تقریروں بارے جواب دینے سے انکار' عدالتی فیصلے کا متن (قسط نمبر 21)

سوال نمبر 67: کیا یہ درست ہے کہ تم نے 28-2-1997 کو چوک یتیم خانہ لاہور پر واقع مسجد بیت الرضا میں خطبہ (تقریر) دیا اور وہاں موجود سو افراد کے صحابی ہونے کا اعلان کیا اور تم نے عبدالواحد اور زید زمان کو اپنے صحابی کی حیثیت سے متعارف کرایا اور ان دونوں افراد نے کسی حد تک خود بھی تقریریں کیں؟

جواب: یہ غلط ہے۔

سوال نمبر 68: کیا یہ درست ہے کہ تم نے اس اجلاس میں کہا کہ پیغمبرؐ ڈیوٹی پر نہیں بلکہ ان کی عطا پر ایک رسول تم سے مخاطب ہے اور اس کے بعد اس اجلاس میں تم نے محمد علی ابو بکر گواہ استغاثہ کا تعارف کرایا اور کہا کہ پیغمبر نے اگر کسی کی خدمات قبول کی تھیں تو وہ محمد علی ابو بکر گواہ استغاثہ ہے اور تم مذکورہ گواہ استغاثہ کو جو تیسری یا چوتھی صف میں بیٹھا تھا منبر کے قریب لائے اور کہا کہ مذکورہ گواہ استغاثہ نے تمہاری سب سے پہلے خدمت کی۔ وہ ابو بکر تھا اور اب وہ محمد علی ابو بکر ہے اور پھر تم نے گواہ استغاثہ کو ابو بکر صدیق کہہ کر پکارا جس کا مطلب ہے کہ گواہ استغاثہ تمہارا صحابی ہے؟

جواب: یہ غلط ہے۔

سوال نمبر 69: کیا یہ درست ہے کہ دسمبر 1995 میں نماز جمعہ کے بعد چوک یتیم خانہ لاہور میں واقع مسجد بیت الرضا سے ملحق حجرے میں سہیل رضا نے تم سے منیر ڈار گواہ استغاثہ کا تعارف کرایا؟

جواب: یہ سراسر غلط ہے۔

سوال نمبر 70: کیا یہ درست ہے کہ تم نے مذکور گواہ استغاثہ سے کہا کہ اگر تم اس کی پیغمبرؐ سے ملاقات کا انتظام کردو۔ آیا گواہ استغاثہ کے پاس اس کی کوئی قیمت ہے یا نہیں۔ جس پر گواہ استغاثہ نے اثبات میں جواب دیا کہ جب تک اسکی پیغمبرؐ سے ملاقات نہ ہو جائے وہ نہیں مرے گا۔ مزید برآں حضورؐ سے ملاقات کی صورت میں اس کے تمام گناہ معاف کردیے جائیں گے اور وہ جہنم میں داخل نہیں ہوگا۔ وہ جنت میں جائے گا اور تم نے گواہ استغاثہ سے اس کی سنہری زنجیر اور انگوٹھی دینے کو کہا جو گواہ استغاثہ نے تمہیں دیدی؟

جواب: یہ غلط ہے' یہ مجھ پر بہتان اور تہمت ہے۔

سوال نمبر 71: کیا یہ درست ہے کہ اس ملاقات کے اگلے دن تم نے گواہ استغاثہ ساجد منیر ڈار کو اپنے گھر 218۔ کیو ڈیفنس لاہور بلوایا اور تم مذکورہ گواہ استغاثہ کو اکیلے اپنے گھر میں قائم حجرے میں لے گئے جبکہ بہت سے دوسرے افراد مین ڈرائنگ روم میں بیٹھے تھے؟

جواب: یہ غلط ہے' فی الحقیقت میں نے گواہ استغاثہ ساجد منیر ڈار کو پہلی مرتبہ عدالت میں دیکھا ہے۔

سوال نمبر 72: کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ حجرے میں موجودگی کے دوران تم نے کہا کہ گواہ استغاثہ خوش نصیب ہے جسے حضورؐ سے ملاقات کا شرف حاصل ہو رہا ہے اس کے بعد تم نے گواہ استغاثہ سے کہا کہ تم خود "محمدؐ" ہو اس کے بعد تم نے اسے سینے سے لگالیا؟

جواب: یہ درست نہیں ہے۔

سوال نمبر 73: کیا یہ درست ہے کہ ویڈیو کیسٹ اگزیبٹ پی 5 میں ریکارڈ شدہ تقریر کے دوران تم نے اپنے آپ کو "رسول اللہ" کہا اور کہا "واعلمو فیکم رسول اللہ"؟

جواب: یہ درست نہیں۔

سوال نمبر 74: کیا یہ درست ہے کہ ویڈیو کیسٹ پی 2 میں تم نے لوگوں سے اپنے بارے میں پوچھا کہ آیا وہ تم پر یقین کرتے ہیں کیونکہ تم حضورؐ سے مشابہت اور یکسانیت رکھتے ہو؟

جواب: یہ درست نہیں۔

سوال نمبر 75: کیا یہ درست ہے کہ تم نے ویڈیو کیسٹ اگزیبٹ پی 2 میں ریکارڈ شدہ تقریر میں لوگوں کو دعوت دی کہ وہ تمہیں سرور کائنات کی مانند مقدس اور ان سے مشابہہ سمجھیں اور اگر انہیں اپنے کنبوں' اپنی بیویوں اور اپنے بچوں کی مخالفت کرنا پڑے حتیٰ کہ اس یقین کیلئے انہیں قتل بھی کرنا پڑے تو تمہیں "بدر و حنین" اور "کربلا

"کو دہرانا ہے اور تم پر اسی طرح ایمان لانا ہے؟

جواب: یہ سراسر غلط ہے۔

سوال نمبر 76: کیا یہ درست ہے کہ تم نے میاں غفار گواہ استغاثہ کو جب اس نے تمہارے مکان 218۔ کیو واقع ڈیفنس لاہور میں تم سے ملاقات کی' بتایا کہ پیغمبر اسلامؐ کی تاریخ پیدائش 9 ربیع الاول ہے اور یہ کہ 12 ربیع الاول حضورؐ کی صحیح تاریخ پیدائش نہیں؟

جواب: یہ سراسر غلط ہے۔

سوال نمبر 77: کیا یہ درست ہے کہ تم نے ویڈیو کیسٹ اگزیبٹ پی 5 میں ریکارڈ شدہ اپنی تقریر میں کہا کہ 12 ربیع الاول حضرت محمدؐ کی تاریخ پیدائش نہیں بلکہ حضورؐ کی صحیح تاریخ پیدائش 9 ربیع الاول ہے؟

جواب: یہ سراسر غلط ہے۔

سوال نمبر 78: کیا یہ درست ہے کہ خوشی محمد ایس ایچ او نے تمہیں ویڈیو کیسٹ اگزیبٹ پی 2 اور اگزیبٹ پی 5 اور آڈیو کیسٹ پی 1 سے موازنے کیلئے اپنی آواز ریکارڈ کرانے کو کہا لیکن تم نے اپنی آواز ریکارڈ کرانے سے انکار کردیا؟

جواب: یہ سراسر غلط ہے۔

سوال نمبر 79: یہ بات شہادت میں موجود ہے کہ مستغیث اسماعیل شجاع آبادی نے تفتیشی افسر کے روبرو تمہاری ڈائری کے 22 صفحات اگزیبٹ پی 1-22/3 پیش کیے' تمہیں اس بارے میں کیا کہنا ہے؟

جواب: یہ غلط ہے۔

سوال نمبر 80: کیا ڈائری اگزیبٹ پی 1-116/8 تمہاری ہے؟

جواب: یہ سراسر غلط ہے۔

سوال نمبر 81: کیا یہ درست ہے کہ مستغیث نے تمہاری ڈائری کا ایک ورق اگزیبٹ پی 4 پولیس کو پیش کیا؟

جواب: یہ غلط ہے۔

سوال نمبر 82: کیا یہ درست ہے جیسا کہ ہفت روزہ تکبیر کراچی اگزیبٹ (پی 9/52-1) رپورٹ کیا گیا ہے کہ تم نے اپنے پیروکاروں اور مریدوں کو مصیبت اور ابتلا کی صورت میں ایمان کی آزمائش کے طور پر اپنے آپ پر درود شریف پڑھنے کی اپیل کی؟

جواب: یہ سراسر غلط ہے۔

سوال نمبر 83: کیا یہ درست ہے کہ ویڈیو کیسٹ اگزیبٹ پی 1 کے ٹرانسکرپٹ اگزیبٹ پی 1(10-1) مذکورہ آڈیو کیسٹ میں ریکارڈ شدہ تمہاری تقریر کا ٹرانسکرپٹ ہے؟

جواب: اپنے وکیل سے مشورے کے بعد میں اس سوال کا جواب نہیں دینا چاہتا۔

سوال نمبر 84: کیا یہ درست ہے کہ ویڈیو کیسٹ پی 5 میں ریکارڈ شدہ تمہاری تقریر جو گواہ استغاثہ اطہر اقبال نے پولیس کو پیش کیا ' اگزیبٹ پی 11/(10-1) میں تمہاری ویڈیو کیسٹ اگزیبٹ پی 2 میں ریکارڈ شدہ تمہاری تقریر کا ٹرانسکرپٹ ہے جو مستغیث نے تفتیشی افسر کے روبرو پیش کیا؟

جواب: میں اپنے وکیل سے مشورے کے بعد اس سوال کا جواب نہیں دے سکتا۔

سوال نمبر 85: کیا یہ درست ہے کہ ٹرانسکرپٹ اگزیبٹ پی 12/(19-1) تمہاری ویڈیو کیسٹ پی 5 میں ریکارڈ شدہ تقریر ہے جو گواہ استغاثہ اطہر اقبال نے پولیس کو پیش کی؟

جواب: میں اپنے وکیل سے مشورے کے بعد اس سوال کا جواب نہیں دینا چاہتا۔

سوال نمبر 86: کیا یہ درست ہے کہ تم نے اپنے پیغمبر اسلامؐ کا تسلسل ہونے کا دعویٰ کیا جیسا کہ ہفت روزہ تکبیر کراچی اگزیبٹ پی 13/(52-1) میں رپورٹ کیا گیا ہے؟

جواب: یہ سراسر غلط ہے' میں اس قسم کا کوئی کام کیے جانے کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔

سوال نمبر 87: کیا یہ درست ہے کہ تم نے اپنے پیروکاروں سے نیک مقصد کیلئے جو ہفت روزہ تکبیر اگزیبٹ پی 9/(52-1) میں رپورٹ کیا گیا ہے' ان کی بیویوں کی قربانی دیئے جانے کی اپیل کی؟

جواب: یہ سراسر غلط ہے' میری منکوحہ بیوی کے سوا تمام عورتیں میری بہنیں اور بیٹیاں ہیں۔

سوال نمبر 88: کیا یہ درست ہے کہ جیسا کہ ویڈیو کیسٹ پی 2 میں کہا گیا ہے اللہ تعالیٰ تمہارے ذریعے بول رہا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تم میں حلول ہونے کے بعد بول رہا ہے اور تم نے یہ بھی اعلان کیا کہ تمہارے لبوں سے نکلی ہوئی آواز "حقیقی کتاب" ہے یعنی اس سے مراد "الکتاب" اور "قرآن شریف" ہے؟

جواب: یہ سراسر غلط ہے۔

(جاری ہے)

نبوت کے دعویدار یوسف کذاب کو سزائے موت کا حکم

مل بیٹھ کر معاملات طے نہ کرنے پر کذاب کا عدالت میں واویلا' عدالتی فیصلے کا متن (قسط نمبر 22)

سوال نمبر 89: تمہارے خلاف یہ مقدمہ کیوں ہے؟ اور استغاثے کے گواہوں نے تمہارے خلاف بیان کیوں دیئے ہیں؟

جواب: یہ مقدمہ حسد' طمع' لالچ' بغض اور مذہبی علم' صوفی ازم سے لاعلمی کا نتیجہ ہے۔ میں نے ایف آئی آر کے اندراج سے قبل ہی اخباری بیانات کے ذریعے پوری دنیا پر اپنے خیالات واضح کردیئے تھے میں نے جن میں "لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ" کہا اور یہ بھی کہا کہ پیغمبری کا دعویدار مردود ہے اور وہ شخص بھی ایسا ہی ہے جو ایسے غلط الزامات عائد کرتا ہے۔ آج بھی جناب والا میرا موقف وہی ہے۔ میں نے براہ راست اور اپنے وکیلوں کے ذریعے عدالت میں پیغامات دیئے کہ اگر کسی قسم کی غلط فہمی ہو ہمیں مل بیٹھ کر نہایت خیر سگالی کے جذبے سے اور جائز طریقے سے اپنے اختلافات طے کرنے چاہئیں لیکن نامعلوم وجوہ کی بنا پر جن کے بارے وہی بہتر جانتے ہیں انہوں نے بھی میری پیشکش قبول نہیں کی اور ہمیں بھی تبادلہ خیالات کا موقع نہیں ملا۔ یہاں تک کہ مجھے اپنے گھر کا نام "جنت طیبہ" رکھنے پر کاذب قرار دیدیا گیا۔ اس حقیقت کے باوجود کہ جنت میری ماں اور طیبہ میری بیوی کا نام ہے۔ اس کے باوجود یہ لوگ مجھے ریگل چوک میں پھانسی پر لٹکانا چاہتے ہیں۔ جہاں تک اس مقدمے کے پہلو کا تعلق ہے یہ مثال یہ ظاہر کرنے کیلئے کافی ہے کہ مستغیثیا گو کس قسم کا علم رکھتے ہیں۔ میں تصوف کا نہایت ادنیٰ طالب علم ہوں۔ جب میں زیر تفتیش تھا میں نے ان تمام سوالات کے جوابات پوری طرح دے دیئے تھے۔ میں نے وہاں کہا تھا کہ میں تو حضورؐ کے جوتوں کی خاک کے برابر بھی نہیں۔ آج بھی میں یہی کہتا ہوں۔ وضاحت دینے کا میرا مقصد صرف مقدمے کے حوالے سے نہیں۔ میں پھر پیشکش کرسکتا ہوں کہ ہم مل بیٹھیں اگر اس میں مجھے غلط ثابت کردو تو مجھے موت کی سزا دی جائے اور اگر اس کے برعکس تم نے کوئی غلط کام کیا ہو تو تمہیں بھی اس کی سزا کا سامنا کرنے کیلئے تیار رہنا چاہیے۔ بہت سے گواہ جن سے میں ماضی میں کبھی نہیں ملا لیکن وہ بلیک میلنگ کیلئے مجموعی سازش کے تحت میرے خلاف بدنیتی سے اور مذموم مقاصد کے حصول کیلئے لائے گئے۔

سوال نمبر 90: کیا تمہیں کچھ اور کہنا ہے؟

جواب: قرآن حکیم کے مطابق شہید زندہ ہیں لیکن بہت کم لوگوں کو اس کا ادراک اور شعور ہے۔ اولیائے کرام' پیغمبر اور اللہ کے دوست کہیں زیادہ ارفع ہیں اور مسجد نبوی میں تمام پیغمبروں کا حضور خاتم النبیین سیدنا محمد ﷺ کی امامت میں نماز کی ادائیگی کیلئے ظہور اس کا ثبوت ہے۔ میرے نزدیک میرے آقا حضرت محمدؐ' خلفائے راشدینؓ' بارہ امام' اہل بیت' فقہ کے چار امام' حضرت غوث الاعظمؒ' حضرت داتا گنج بخشؒ' حضرت امام بریؒ اور میرے سلسلے کے تمام مشائخ زندہ ہیں اور بہت سے سینئر شیوخ' عظیم اور عظیم ترینوں کی موجودگی میں کس طرح یہ ادنیٰ خادم ان تمام الزامات کے بارے میں سوچ سکتا ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ قادر مطلق کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں۔ میرا زور لفظ "ہیں" پر ہے۔ وہ خاتم النبیین ہیں' دلوں کی روشنی اور قیامت تک کیلئے رہنمائی ہیں اس لئے میں خواب میں بھی اس قسم کے جرم اور اس کے ارتکاب کے بارے میں نہیں سوچ سکتا جس کا مجھ پر الزام لگایا گیا ہے۔ میں اسی علامت میں یہ بھی تصور نہیں کرسکتا کہ ایک مسلمان کسی دوسرے مسلمان کے خلاف اس قسم کے الزامات عائد کرسکتا ہے اس لئے میں اس مقدمے میں بے گناہ ہوں۔

سوال نمبر 91: کیا تم ضابطہ فوجداری کی دفعہ 340(2) کے تحت اپنے خلاف عائد الزامات کو غلط ثابت کرنے کیلئے اپنا بیان قلم بند کرواؤ گے؟

جواب: ہاں۔

سوال نمبر 92: کیا تم صفائی کی شہادتیں پیش کروگے؟

جواب: ہاں۔

آر او اینڈ اے سی 13-7-2000

تصدیق کی جاتی ہے کہ ملزم کا مذکورہ بیان میری

موجودگی اور سماعت میں قلم بند کیا گیا اور مزید یہ کہ یہ ملزم کے مکمل اور صحیح بیان پر مشتمل ہے۔

دستخط سیشن جج 13-7-2000

13۔ ناواقفوں کی سہولت اور اس کا بیان دوبارہ حلف پر لینے کیلئے ضابطہ فوجداری کی دفعہ 340(2) حسب ذیل بیان کی جارہی ہے۔

دفعہ 340(2) ضابطہ فوجداری

کوئی شخص جس پر فوجداری عدالت میں کسی جرم کا الزام ہو یا جس کے خلاف کارروائی اس ضابطہ کے تحت کسی ایسی عدالت میں شروع ہو اگر وہ جرم تسلیم نہ کرے تو اپنے خلاف یا کسی دوسرے کے خلاف الزامات کو غلط ثابت کرنے کیلئے جس پر اس کے ساتھ الزامات ہوں یا جس کے خلاف اس کے ساتھ مقدمے کی کارروائی جاری ہو حلف پر بیان (گواہی) دے گا۔

بشرطیکہ اسے نہ پوچھا جائے اور اگر پوچھا جائے تو اس سے کسی ایسے سوال کے جواب کی توقع نہیں کی جائے گی جس سے اس کا اظہار ہوتا ہو کہ اس نے کوئی جرم کیا یا اسے سزا ہوئی ہو ماسوائے اس جرم کے جس کا کہ اس پر الزام ہو یا جس پر اس کے خلاف مقدمے کی سماعت کی جارہی ہو یا وہ برے کردار کا حامل ہو۔ تاوقتیکہ

1۔ اس بات کا ثبوت کہ اس نے جرم کیا ہو یا اسے اس جرم میں سزا ہوچکی ہو جو شہادت میں اس بات کے اظہار کے لئے قابل تسلیم ہو کہ وہ اس جرم کا مرتکب ہے جس کا اس پر الزام ہے یا یہ کہ جس کیلئے اس کے خلاف مقدمہ زیر سماعت ہو۔ یا

2۔ کہ اس نے ذاتی طور پر یا اس کے وکیل نے استغاثے کے کسی گواہ سے اس نظریئے سے سوال پوچھے ہوں کہ اس کے اچھے کردار کا تعین ہوسکے یا خود اس نے اپنے اچھے کردار کی گواہی دی ہو۔ یا

3۔ اس نے ایسے دوسرے شخص کے خلاف بیان دیا ہو جس پر ایسا ہی الزام ہو اور اس الزام میں اس کے خلاف مقدمہ زیر غور ہو۔

14۔ بالفاظ دیگر اس کا مطلب ہے کہ یہ ملزم کا حلف پر بیان ہے جو استغاثہ کی جانب سے جرح کے تابع ہے۔ بہرحال لفظ بہ لفظ درج ذیل ہے۔

بیان محمد یوسف علی ولد وزیر علی ذات راجپوت پیشہ کاروبار ساکن معرفت 29 ڈی عسکری III چکلالہ III راولپنڈی

زیر دفعہ 340(2) ضابطہ فوجداری حلفاً

بیان کیا:

مذہب اسلام پر میرا ایمان حضرت ابوبکر صدیقؓ' اہل بیت رسولؐ' حضرت غوث الاعظمؒ اور حضرت داتا گنج بخشؒ کی مانند ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ میرا تعلق اہل سنت مکتب فکر سے ہے۔ میرا مشن مختصراً انسانی ارتقا (احسن و تقویم) کے ذریعے "عالمی امن" ہے جو مجھے حضرت محمد ﷺ نے تفصیل سے عطا کیا ہے۔ میرا مشن قرآن حکیم کی "سورۃ صف" کے مطابق ہے۔ دنیا کی صورت ایسی ہے کہ لوگ چند ایک کے سوا حضرت محمد ﷺ کے نور کو زبانی' تحریری و عملی کوششوں کے ذریعے بجھانے کی بہت کوشش کررہے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنا نور برقرار رکھتا ہے۔ وہ اپنا نور برقرار رکھے ہوئے ہے اور اس کا نور برقرار رہے گا۔ ثبوت یہ ہے کہ وہ "ذات حق" ہے جس نے اپنے رسول کو مکمل رہنمائی کے ساتھ بھیجا وہ اس مجموعی غلط سوچ اور اس رہنمائی سے آگے جاسکتا ہے۔ کافر کتنی ہی مخالفت کیوں نہ کرتے رہیں۔ مشرک کتنا ہی فساد کیوں نہ پھیلائیں ایسا کیا جاتا رہا ہے۔ (طریقہ) اے ایمان والو آؤ میں تمہیں ایک بہت اچھی تجارت کی جگہ بتلاتا ہوں اپنے ایمان کو اللہ کے مطابق صحیح بناؤ تم محمد ﷺ سورۃ البقرہ کی آیت نمبر 2-56 کے مطابق حقیقتاً پہنچ جاؤ گے اس لئے تم اللہ کی راہ میں دل جمعی کے ساتھ کوشش کرو تمہارے گناہ معاف کردیئے جائیں گے اور تم سے وعدہ ہے جنت میں داخلے اور طیب اقامت گاہوں کا' اور میں تمہیں اس عظیم کامیابی کا یقین دلاتا ہوں۔ اس دنیا کی حالت سے نہ گھبراؤ کیونکہ اصول ایک ہے جس نے اپنی شخصیت کو تقدس اور عظمت دی اور اس کے بعد کی زندگی (ابدی زندگی) کیلئے خود کو کامیاب کیا' وہ اپنے بارے میں دنیا کا احیا کرسکتا ہے۔ ایک بار جب تم اس انتہا معراج کو یعنی (قدم محمدیؐ) کو پہنچ جاتے ہو' اللہ کی مدد تمہاری ہوگی اور تمہیں بڑی فتح و کامیابی سے نوازا جائے گا۔ میرے مشن کا عنوان "حقیقت محمدیہ" ہے جسے غیر مسلم عام طور پر ورلڈ اسمبلی اور امن اور احیائے اسلام کے نام سے جانتے ہیں۔

(جاری ہے)

نبوت کے دعویدار یوسف کذاب کو سزائے موت کا حکم

تمام مسلمانوں کا علم جزوی ہے مکمل علم کسی کے پاس نہیں: کذاب' عدالتی فیصلے کا متن (قسط نمبر 23)

ہم حضور رحمت العالمینؐ کا عکس اور انہیں پوری انسانیت کیلئے پیش کر رہے ہیں۔ ہماری دعوت یہ ہے کہ ہم کسی کے عقائد اور ایمان پر نقطہ چینی نہیں کریں گے۔ نہ اسے پریشان کریں گے۔ بلکہ ہم لوگوں کو ان کے پیغمبروں کے اصولوں، اساتذہ اور رہنماؤں کے مطابق زندگی گزارنے کی دعوت دیتے ہیں۔ ایک مرتبہ جب کوئی شخص اپنے عقیدے اور یقین پر اس کی روح کے مطابق زندگی بسر کرتا ہے یہ بات یقینی ہے کہ اسلام کی کشش اسے متوجہ کرے گی کیونکہ کسی انسان کی کامیابی اپنی اصلیت کی جانب رجوع کرنے میں ہے جو احسن و تقویم ہے اور ایسا اس وقت تک ممکن نہیں جب تک وہ اسلام قبول نہ کرے، ہمیں لازماً یہ وضاحت کرنا چاہیے کہ اسلام کیا ہے؟ اسلام اللہ سبحان و تعالیٰ اور بندے کے درمیان ملاقات ہے جیسا کہ وہ ہے' اس سے میری مراد یہ ہے کہ جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے خود کو تصور کیا نہ کہ خود کو ظاہر اور واضح کیا اور جب میں آدمی کی بات کرتا ہوں تو اس سے میری مراد اس کا اپنی حقیقت کے مطابق "انفس" یعنی حقیقی آدمی ہونا جس کا مطلب پاکیزہ اور مطہر آدمی ہے۔ (بحوالہ سورۃ دہر آیت نمبر 111' سورۃ الاعراف آیت نمبر 11) ہم انسان کو اسفلا سافلین سے احسن و تقویم تک اس طرح لے آتے ہیں۔

(I) انسان اللہ کی معرفت کیلئے پیدا کیا گیا حوالہ سورۃ ذریات آیت نمبر 56 اور ترجمہ حوالہ کشف المحجوب حضرت داتا گنج بخشؒ صفحہ 651 جیسا کہ مولانا فیروزالدین دسواں ایڈیشن جنوری 1968ء نے ترجمہ کیا ہے۔ یہاں ہم ایک مثال کا حوالہ دیتے ہیں ہمیں یقین ہے کہ کسی عمارت کی تعمیر کیلئے ہمیں مختلف قسم کا سامان درکار ہوتا ہے کچھ لوگ اچھی کھڑکیاں بناتے ہیں بعض دوسرا تعمیراتی سامان بناتے ہیں اسی طرح ہمیں یقین ہے کہ دنیائے اسلام کی تمام تنظیمیں اور جماعتیں اتنی ہی مخلص اور قابل احترام ہیں جتنی کہ دوسری۔ مثلاً جب میں عشق محمدؐ کی بات کروں تو میں صوفیائے کرام کے سامنے زانوئے تلمذ طے کرنا پسند کروں گا اور جب مجھے اسلام کے دشمنوں کے خلاف جدوجہد کرنا ہو گی تو میں جماعت اسلامی والوں کے پاس جانا پسند کروں گا' جب مجھے نعتیں سننا ہوں گی تو میں بریلویوں کی محفل میں جانا پسند کروں گا اور جب مجھے اہل بیت کے بارے میں وعظ سننا ہو گا تو میں شیعوں کے پاس جانے کو ترجیح دوں گا اور جب مجھے اجنبی روحانیت اور غیر معمولی کارکردگی درکار ہو گی تو میں دیوبند کا طالب علم ہوں گا۔ اگر مجھے توحید کی بات کرنا ہے تو میں اہل حدیث سے رہنمائی لوں گا۔ میرا کہنے کا مطلب یہ ہے کہ تمام مسلمانوں کے پاس اچھا جزوی علم ہے' مکمل علم نہیں' مکمل علم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے قدم کے نیچے ہے۔

(II) جب انسان تقویٰ کی معراج پر پہنچ جاتا ہے اسے الکتاب کی رہنمائی مرحمت فرمائی جاتی ہے' جب انسان عبادت کی معراج پر پہنچ جاتا ہے تو اسے تقویٰ کی نعمت سے سرفراز کیا جاتا ہے حوالہ سورۃ بقرہ آیت نمبر 21۔

(III) جب سورۃ بقرہ آیت 2 کے حوالے سے کوئی شخص الکتاب میں سفر کرتا ہے تو وہ احسن و تقویم کی حقیقت تک پہنچ جاتا ہے اور یہی حقیقی آغاز ہے۔

نوٹ: کوئی شخص کتنا ہی متقی کیوں نہ ہو اگر اس کا تعلق کسی ایک فقہ سے ہے تو اس کا ہمارے پیغمبر سے براہ راست تعلق نہیں ہو سکتا' اس کا ثبوت "سورۃ الانسان" کی آیت نمبر 159 ہے تاہم ہمارے پیغمبر اپنی شفقت سے اس پر بالواسطہ طور پر کرم کر سکتے ہیں۔ ناموس رسولؐ اور قانون توہین رسالتؐ اور محمد اسماعیل قریشی سینئر ایڈووکیٹ صفحہ 28 حوالہ اا صفحہ 84۔ یہاں میں یہ واضح کرنا چاہوں گا کہ دنیا کے رہنما خواہ وہ مادی دنیا ہو' طبعی دنیا ہو یا مابعد الطبیعاتی دنیا ہو صرف اور صرف محمدؐ ہی دنیا کے قائد ہو سکتے ہیں کوئی بھی دوسرا شخص کسی بھی حیثیت میں قائد نہیں ہو سکتا۔ الحمدللہ اس کمپیوٹر ڈسک میں کوئی فلم یا گیت نہیں لیکن اس کمپیوٹر ڈسک کا نام علیم ہے اور یہ کمپیوٹر ڈسک قرآن حکیم' اس کے ترجمے' صحاح ستہ اور اسلامی فقہ پر مشتمل ہے۔ اگر کسی عام عالم سے اس کا موازنہ کیا جائے تو یہ ڈسک اپنے مندرجات کمپیوٹر پر واضح کر سکتی ہے بالالفاظ دیگر ہم یہ کہنا چاہتے ہیں کہ اے انسانو انسانی خواہشات کے تحت حقیقت کا مطالعہ نہ کرو جبکہ

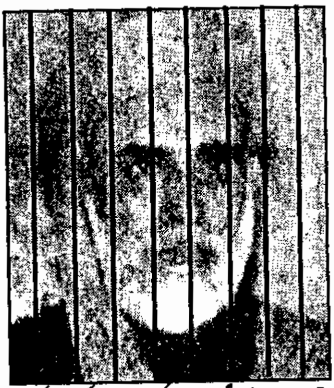

حقیقت یہ ہے کہ اگر تمام حقائق ایک سادہ ٹکڑے (کمپیوٹر ڈسک) میں ریکارڈ کئے جا سکتے ہیں تو انسانی جسم میں ہر چیز کو کیوں محفوظ نہیں کیا جا سکتا۔ تازہ ترین تحقیق کے مطابق یہ واضح کیا گیا ہے کہ قرآن حکیم انسان کے اندر (ڈی این اے) میں ریکارڈ شدہ ہے اور یہاں ہم نے خود کو علامہ اقبال کے حوالے تک محدود رکھا ہے۔

یہ راز کسی کو نہیں معلوم کہ مومن
قاری نظر آتا ہے حقیقت میں ہے قرآن

کوئی بھی چیز اگر فاصلے سے دیکھی جائے یا اسے تفاخر سے دیکھا جائے پست نظر آتی ہے جب تصورات واضح ہوں یہ متحد ہوتے ہیں اور جب یہ متحد ہوتے ہیں تو یہ تصور کی انتہا اور بلندیوں کو چھوتے ہیں جو انسانی ارتقا (معراج انسانی) کی اصل ہے۔ اللہ تعالیٰ کی شفقت (معراج) حضرت محمد ﷺ کی معراج اور انسانی بلندی قدم محمد مصطفیؐ ہے۔ تزکیہ کے بغیر علم ہلاکت ہے' علم اس وقت علم ہے جب عملاً نافذ ہو بصورت دیگر یہ اطلاع ہے۔ انسان اللہ تعالیٰ کا راز ہے اور اللہ تعالیٰ انسان کا بھید ہے۔ یہاں اس عدالت میں قرآن' حدیث اور دوسری کتابیں دستیاب ہیں اور ہر شخص ان کتابوں کا مناسب احترام کرتا ہے۔ ہمارے ہاتھ میں ایک کمپیوٹر ڈسک ہے نقطہ یہ ہے کہ آیا اس کمپیوٹر ڈسک کا احترام کیا جانا چاہیے یا نہیں۔ یہ شعور کے علم (علم آگہی) سے متعلق ہے۔ اللہ نے انسان کو اس دنیا میں بھیجا' ہر انسان اپنی حقیقت کے مطابق ہونے کی بنا پر احسن و تقویم ہے۔ اسفلا سافلین کے حوالے سے اس کا تصور غیر حقیقی ہے۔ جب کوئی شخص غیر حقیقی اور خیالی تصورات میں گھرا ہو تو وہ دوسرے انسانوں سے مختلف ہوتا ہے۔ احسن و تقویم کی شناخت یہ ہے کہ وہ پوری دنیا کیلئے حضرت محمد ﷺ کا نمائندہ بنے گا۔ انسانی حقیقت ہی دنیا کی حقیقت ہے اور حقیقت قرآن ہے اور حقیقتوں کی حقیقت لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے۔ اس کے لغوی معنی ہیں "نہیں الہ سوائے اللہ محمد رسول اللہ" اس مقدس کلمے کے سات الفاظ ہیں۔ اگر کسی کو کسی زبان میں اس کلمے کا ترجمہ کرنا ہے تو اسے سات الفاظ تک ہی محدود رہنا ہو گا جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے یا اسے کلمہ مرشد کامل سے پڑھنا ہو گا جیسا کہ کلمہ کسی عاشق نے اس طرح بیان کیا ہے۔

"کلمہ پڑھ لیا یار ہو
میں سدا سہاگن ہوئی"

سہاگن عاشقوں کا خفیہ لفظ ہے جو سورۃ فجر کی آیت نمبر 27 اور 28 کا ترجمہ ہے۔

نوٹ: جو لوگ عربی جانتے ہیں وہ کہیں گے کہ نفس مطمئنہ کا لفظ استعمال ہوا ہے جو مونث (تانیث) ہے اور مثال یہ دی گئی ہے کہ عاشق جب عشق کی انتہا پر پہنچ جاتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کا بندہ (عبد) اور حضور ﷺ کا غلام بن جاتا ہے۔ اور وہ حضور ﷺ کے حضور حاضری دیتا ہے اس حالت میں اس کی کوئی خواہش' کوئی طلب نہیں ہوتی۔ فی الحقیقت وہ کچھ نہیں ہوتا محض سادگی سے حاضر ہوتا ہے۔ "میں" کی موجودگی گناہ کبیرہ ہے' باقی تمام گناہ اس سے کم تر ہیں۔ "میں" میں بکری کرتی رہی اور اس کی کھال اتار دی گئی' "میں نہ" "میں نہ" بولی تو دل کو بھائی' اسے قبول کیا گیا۔ میں نہ ہی حقیقی قربانی ہے۔ جیسا کہ حضرت سلطان باہوؒ نے فرمایا ہے جو درج ذیل ہے۔

"جے کر دین علم وچ ہوندا
سر نیزے تے کیوں چڑھدے ہو
اٹھارہ ہزار جو عالم آیا
اوہ اگے حسینؑ دے مردے ہو
جے کر ملاحظہ سرور دا کردے
خیمے تمبو کیوں جلدے ہو
جے کر بیعت رسولؐ ہوندی
پانی کیوں بند کردے ہو
صادق دین تنہاں دا باہو
جنہاں سر قربانی کردے ہو"

جہاں تک محمد یوسف علی کا بحیثیت انسان اور شخصیت تعلق ہے اس کے ساتھ جو بھی ظلم روا رکھا گیا وہ اسے حضرت محمدؐ کے نام پر معاف کرتا ہے' اس نے کبھی انتقام کے بارے میں نہیں سوچا نہ ہی اس نے کبھی بدلہ لیا ہے اور نہ ہی وہ بدلہ لے گا۔ میری اپنے تمام دوستوں کو نصیحت ہے کہ دنیا میں بدلہ لینے کی بات کرنا تو دور کی بات ہے ایسا کوئی واقعہ نہیں ہونا چاہیے اور نہ ہی کوئی لفظ ایسا بولا جانا چاہیے جس سے بدلے کا تاثر ملتا ہو۔ میری کارکردگی کا حاصل درج ذیل ہے۔

"جیتے جی سنگ رہنا ہو
تو وانگ فقیراں رہیو
گر کوئی گالی طعنہ دیوے
اس کو جی جی کہیو
کوڑا کرکٹ پھینکے کوئی
ونگ روڑی سہیو
یار دی خاطر اس دنیا میں باہو
سب کچھ سہیئے ہو"

(جاری ہے)

نبوت کے دعویدار یوسف کذاب کو سزائے موت کا حکم

تحفہ واپس لینے والا قے کرکے واپس لینے والے کتے کی مانند ہے "الحدیث" عدالتی فیصلے کا متن (قسط نمبر 24)

علاوہ ازیں میرے خیال میں حضرت داتا گنج بخشؒ کی تصنیف کشف المحجوب کے دسویں ایڈیشن جنوری 1968ء کے صفحہ 624 پر یوں درج ہے۔

"یہ کہ جس طریقے سے مشائخ طریقت نے تہمت اور بہتان کو پسند فرمایا ہے اس سے انسان عجیب باتوں، تفاخر اور خودستائی سے محفوظ ہو جاتا ہے اور جس کی محبت میں طاقت، استحکام اور شفقت بھی ہے یہ اللہ تعالیٰ کا طریقہ ہے کہ وہ انہیں لوگوں کی نظروں میں بے عزت اور ناپسندیدہ بھی کر دیتا ہے اور پیغمبر کی زندگی اس ضمن میں ایک مثال ہے"

الحمدللہ کہ اللہ جل شانہ کے فضل سے ہماری تعلیم، تربیت، تزکیہ بلاواسطہ حضرت محمد ﷺ اور بالواسطہ اس سلسلے کے مشائخ نے کیا ہے۔ پیغمبر اسلامؐ کی زندگی اور تمام کتابوں میں ہیں جو درج ذیل ہیں۔

(I) عقائد اہلسنت والجماعت از مولانا عبدالرحمان اشرفی جامع اشرفیہ لاہور بہ اہتمام حضرت مولانا مفتی عبدالشکور ترمذی انچارج مدرسہ عربیہ حقانیہ ساہیوال ضلع سرگودھا۔

(II) مدارج نبوت حضرت علامہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی ناشر مدینہ پبلشر کمپنی ایم اے جناح روڈ کراچی۔

الحمدللہ ہم پر تمام الزامات اللہ رب العزت اور حضرت محمد ﷺ کی موجودگی میں جو اس کے گواہ ہیں جھوٹے اور بہتان ہیں اور لاعلمی کا نتیجہ ہیں اور یہ سب کچھ ابلیسی یلغار کا نتیجہ ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ کی کبریائی اور اس حق کیلئے اور اللہ رب العزت کی خوشنودی کیلئے اس کی کچھ وضاحت مختصراً بیان کرتے ہیں۔

ہم سمجھتے ہیں کہ کسی کا عیب اس کی غیر موجودگی میں بیان کرنا غیبت ہے، ہم اپنی جان قربان کرسکتے ہیں لیکن کسی کے عیب کی نشاندہی نہیں کرینگے۔ یہاں قرآن کے کئی نسخے دستیاب ہیں اور ہمارے حوالوں کی کسی حوالے سے تصدیق کی جاسکتی ہے ہم نے "سورۃ نور" الگ سے حاصل کی ہے اس لئے ہم یہ کتاب سورۃ نور کے حوالے کے طور پر پیش کریں گے۔ سورۃ نور کی آیت 12' 13 اور اس کا حاشیہ نمبر 19 بھی پڑھا جائے جو ضیاء القرآن کے ترجمہ اور پیر محمد کرم شاہ الازہری کی تفسیر میں درج ہے جسے ضیاء القرآن پبلیشنز توزالکریم مارکیٹ اردو بازار نے شائع کیا ہے۔

جناب والا! واللہ، واللہ، واللہ، واللہ میری منکوحہ بیوی کے سوا تمام عورتیں میرے لئے ماں اور بہن کی حیثیت رکھتی ہیں الحمدللہ صہراً اور نسباً ہم پر اللہ کی نعمتوں کی فراوانی فرمائی ہے۔ اللہ کے فضل سے ہم ہمیشہ دینے کی پوزیشن میں رہے ہیں اور اب بھی لوگ ہمارے دین دار (مقروض) ہیں۔ تمام افراد جنہوں نے ہمیں تحائف دینے کا حوالہ دیا ہم نے وہ تحائف سورۃ توبہ کی آیت 103 کو ملحوظ رکھتے ہوئے قبول کرنے کے بعد دوسروں میں تقسیم کر دیئے اور اللہ تعالیٰ اس کا گواہ ہے کہ ہمارے اہل خانہ کے کسی فرد نے انہیں استعمال نہیں کیا ہے۔ تحائف کا کیا معاملہ ہے ہم صحیح بخاری شریف کے حوالے سے جلد دوم مترجم ڈاکٹر محمد محسن خاں اسلامک یونیورسٹی مدینہ منورہ دوسرا ایڈیشن جیسا کہ 1976ء میں ترمیم کیا گیا کے صفحہ 178 کا حوالہ دیتے ہیں۔ اس کی فوٹو کاپی پیش کی گئی اور اس کے معنی یہ ہیں کہ جو بھی تحفہ دینے کے بعد اس کی واپسی کا مطالبہ کرتا ہے وہ اس کتے کی مانند ہے جو قے کرنے کے بعد اسے واپس لینے کی کوشش کر رہا ہو۔ ہمارے خلاف جو طوفان شروع ہوا اس کی وجہ یہ بھی ہے کہ لوگ ہماری یہ باتیں پسند نہیں کرتے تھے کہ قرآن حکیم کے تراجم درست نہیں،

ہم اس کا ثبوت پیش کرتے ہیں۔

تمہید: پیغمبر ﷺ سے انسانی رابطے کے دو طریقے ہیں اور میرا خیال ہے کہ یہ رابطہ ممکن ہے۔ پہلا طریقہ بلاواسطہ ہے یعنی صحابہ کرامؓ، تابعین، تبع تابعین اور دوسرا طریقہ بلاواسطہ ہے جس کا خلاصہ سپریم کورٹ آف پاکستان کے سینئر ایڈووکیٹ محمد اسماعیل قریشی کی تحریر کردہ کتاب ناموس رسالتؐ اور قانون توہین رسالتؐ میں صفحہ 28 پر ان کا بیان کردہ خواب ہے۔ محبت کا یہ رابطہ ایک سے دوسرے تک مختلف ہوتا ہے۔ کسی کی اس میں کسی قسم کی مداخلت نہیں ہوتی۔

ایک عشق مصطفیٰؐ ہے اگر ہوسکے نصیب
ورنہ دھرا ہی کیا ہے جہان سراب میں

نوٹ: یہاں کسی کے حکم پر لفظ "محراب" کو لفظ

"سراب" سے بدل دیا گیا ہے اور یہ ادبی بددیانتی ہے۔

نوٹ: کوئی شخص خواہ اس کے قبضے میں پوری دنیا ہی کیوں نہ ہو؟ پوری دنیا کا عارضی مالک ہے، پوری دنیا بھی اس کے پاس ہو لیکن وہ دین نہ رکھتا ہو تو اس کا مطلب ہے کہ اس کے پاس کچھ بھی نہیں۔

اگر کسی کو دین اسلام کا پورا علم ہے تو وہ بظاہر عالم نظر آئے گا لیکن اگر کسی کو حضورؐ سے محبت نہیں تو اس کے پاس کچھ نہیں۔ مثال کے طور مغرب اور یورپ کی یونیورسٹیوں میں بڑے بڑے عالم (سکالر) ہیں جو اسلامیات پر لیکچر دیتے ہیں لیکن چونکہ انہیں سرورِ کائناتؐ سے کوئی محبت نہیں اس لئے انہیں مسلمان نہیں سمجھا جاتا۔ دنیا میں ابلیس کے ہونے سے قبل کوئی انسان نہیں تھا جس نے عبادت کی ہو، ابلیس نے جو عبادت کی اسے درج ذیل میں واضح کیا جاسکتا ہے۔

ہمیں کیا، ابلیس مارا ایک سجدے کے نہ کرنے پر
اگر لاکھوں برس سجدے میں سر مارا تو کیا مارا؟"

عدالت کا قیمتی وقت بچانے کیلئے ہم ان آیات کا حوالہ دیں گے جن کا ترجمہ گستاخانہ ہے اور غلط ہے جو یہ ہے

(I) سورۃ بقرہ آیت نمبر 256

قرآن کے کسی بھی ترجمے میں لفظ (عروت الوسقیٰ) کا صحیح طور پر ترجمہ نہیں کیا گیا اب ہم اللہ تعالیٰ اور پیغمبر ﷺ کے واسطے سے صحیح ترجمہ متعارف کراتے ہیں۔

"عروت الوسقیٰ" کا مطلب حضرت محمد ﷺ ہیں۔

ثبوت نمبر 1۔ پیغمبر ﷺ کا یہ نام مسجد نبوی میں اس کے دائیں جانب کی آخری (تازہ ترین) محراب میں لکھا گیا ہے۔

ثبوت نمبر 2۔ روح القدس سے مراد بھی حضرت محمد ﷺ ہیں۔ یہ نام بھی مسجد نبوی کی بائیں جانب کی محراب میں لکھا گیا ہے اور ثبوت نمبر 2 صوفی برکت علی سالار والے کی اسمائے نبی کریمؐ کے نام سے لکھی گئی کتاب اور سورۃ قیامت آیت نمبر 16 اور سورۃ والضحیٰ آیت نمبر 7 ہیں۔

اور اسی طرح قرآن کریم میں بہت سے نکات کی ہم کسی بھی لمحے وضاحت کرسکتے ہیں۔

سورۃ احزاب آیت نمبر 72 لفظ "ظلوماً جھولاً" انتہائی توہین آمیز ہے۔

قرآن کریم کی سورۃ قصص کی آیت نمبر 76 کے حوالے سے کسی نے ہم سے پوچھا کہ اس آیت کے حوالے سے استغفراللہ حضرت محمدؐ کسی کو رہنمائی پیش نہ کریں اور حضرت محمدؐ کے نام پر اور حضورؐ کا یہ فرمان کہ ہماری جانیں قربان اور ہم اچانک "سورۃ شوریٰ" کی آیت نمبر 52 کے مطابق اسے جواب دیتے ہیں کہ پیغمبر اسلامؐ کسی کی رہنمائی کرنا پسند کرتے ہیں جس پر اس شخص نے ایک اور سوال کیا کہ قرآن حکیم کی آیات میں اختلاف ہے جس پر ہم نے الحمدللہ جواب دیا کہ قرآن حکیم کی آیات میں کوئی فرق نہیں اور اسکا ثبوت "سورۃ النساء" کی آیت نمبر 82 ہے اور یہ انسانی شعور کی شرارت ہے اور فی الحقیقت فرد اپنی پسند کے مطابق قرآن حکیم سے رہنمائی کا متمنی ہوتا ہے اور اپنے آپ کو تزکیے سے محروم رکھ کر اور انسانی خواہش کو ملوث کرکے اندھا ہو جاتا ہے اور اسکا اعلان قرآن حکیم کی "سورۃ بقرہ" کی آیت 26 میں کیا گیا ہے۔

در سخن مخفی منم چوں بوئے گل در برگ گل
ہر کہ دیدن میل دارد، در سخن بیند مرا

محمد یوسف علی کی والدہ روحانی طور پر میاں شیر محمدؒ اور اس کے والد وزیر علی، حاکم علی قادریؒ سے وابستہ رہے۔ جو بھی ہم مزید کہنا چاہتے ہیں اللہ ہمیں معاف رکھے۔ میرا دعویٰ نہیں یہ کسی کی نعمتوں کا اعتراف ہے۔ کاغذ محض ایک کاغذ ہے اس پر اپنے طور پر جو کچھ بھی لکھا ہوا سے اسی نام سے پکارا جائے گا اگر اس پر قرآن چھپا ہوا ہے تو یہ قرآن کہلائے گا "کاغذ خود قرآن نہیں لیکن اسے قرآن چھاپے دیئے جانے کی بناپر قرآن کہا جائے گا۔ اسی طرح ہم یہ تلقین کرتے ہیں کہ یوسف کے اپنے اندر کوئی خصوصیت نہیں اس دنیا میں جب کسی کو کوئی عہدہ دے دیا جاتا ہے اس سے قبل اسے اس پر اعتماد ہوتا ہے اسی طرح جو کچھ بھی ہمیں عطا ہوا ہمیں اس پر یقین ہے۔ الحمدللہ یوسف علی کی پیدائش سے قبل اس کے والدین، ان کے مرشد اور پیغمبر اسلامؐ نے خود یہ نوید مسرت دی کہ ہمارا پیغمبرؐ سے بذریعہ خواب مشاہدہ اور تخمینہ (اندازہ) رابطہ ہے۔ یہ ہمارا ذاتی معاملہ ہے اور یہ قابل اعتراض نہیں اور نہ دوسروں کیلئے حجت ہے۔ ہم اس حقیقت کا اس لئے ذکر کر رہے ہیں کہ ہماری گفتگو وہی اصطلاحات ہیں جو ہمیں حضرت محمد ﷺ سے ملی ہیں۔ مثال کے طور پر دنیائے عرب میں لفظ اہل بیت بالعموم اپنے اہل و عیال کیلئے استعمال ہوتا ہے اور سرکارؐ کے اہل بیت کیلئے اہل بیت رسول کا لفظ مخصوص ہے۔ اہل بیت کسی بھی شخص کیلئے استعمال کیا جاسکتا ہے مثلاً "سورۃ رعد" آیت "73" "سورۃ احزاب" آیت 21۔ تمام مسلمانوں کے عقیدے اور ایمان کی رو سے پیغمبرؐ ہی وہ قطعی اور حتمی معیار ہیں اور وہی اللہ تعالیٰ کے پیغمبرؐ ہیں۔

(جاری ہے)

کذاب یوسف کو سزائے موت' عدالتی فیصلے کا متن (قسط نمبر 25)

کذاب حضورؐ کے مثل ہونے اور مبینہ توہین آمیز قرآنی آیات کی نشاندہی پر مصر رہا

ثبوت نمبر 2۔ روح القدس سے مراد بھی حضرت محمد ﷺ ہیں۔ یہ نام بھی مسجد نبوی کی بائیں جانب کی محراب میں لکھا گیا ہے اور ثبوت نمبر 2 صوفی برکت علی سالار والے کی اسمائے نبی کریمؐ کے نام سے لکھی گئی کتاب اور سورۃ قیامت آیت نمبر 16 اور سورۃ والضحیٰ کی آیت نمبر 7 ہیں۔

اور اسی طرح قرآن کریم میں بہت سے نکات کی ہم کسی بھی لمحے وضاحت کر سکتے ہیں۔

سورۃ احزاب آیت نمبر 72 لفظ "ظلوماً جھولا" انتہائی توہین آمیز ہے۔

قرآن کریم کی سورۃ قصص کی آیت نمبر 76 کے حوالے سے کسی نے ہم سے پوچھا کہ اس آیت کے حوالے سے استغفراللہ حضرت محمدؐ کسی کو رہنمائی پیش نہ کریں اور حضرت محمدؐ کے نام پر اور حضور کا یہ فرمان کہ ہماری جانیں قربان اور ہم اچانک "سورۃ شوریٰ" کی آیت نمبر 52 کے مطابق اسے جواب دیتے ہیں کہ پیغمبر اسلامؐ کسی کی رہنمائی کرنا پسند کرتے ہیں جس پر اس شخص نے ایک اور سوال کیا کہ قرآن حکیم کی آیات میں اختلاف ہے۔ جس پر ہم نے الحمدللہ جواب دیا کہ قرآن حکیم کی آیات میں کوئی فرق نہیں اور اسکا ثبوت "سورۃ النساء" کی آیت نمبر 82 ہے اور یہ انسانی شعور کی شرارت ہے اور فی الحقیقت فرد اپنی پسند کے مطابق قرآن حکیم سے رہنمائی کا متمنی ہوتا ہے اور اپنے آپ کو تزکیے سے محروم رکھ کر اور انسانی خواہش کو ملوث کر کے اندھا ہو جاتا ہے اور اسکا اعلان قرآن حکیم کی "سورۃ بقرہ" کی آیت 26 میں کیا گیا ہے۔

در سخن مخفی منم چوں بوئے گل در برگ گل
ہر کہ دیدن میل دارد' در سخن بیند مرا

محمد یوسف علی کی والدہ روحانی طور پر میاں شیر محمدؒ اور اس کے والد وزیر علی' حاکم علی قادریؒ سے وابستہ رہے۔ جو بھی ہم مزید کہنا چاہتے ہیں اللہ ہمیں معاف رکھے۔ میرا دعویٰ نہیں یہ کسی کی نعمتوں کا اعتراف ہے۔ کاغذ محض ایک کاغذ ہے اس پر اپنے طور پر جو کچھ بھی لکھا ہوا سے اسی نام سے پکارا جائے گا اگر اس پر قرآن چھپا ہوا ہے تو یہ قرآن کہلائے گا" کاغذ خود قرآن نہیں لیکن اسے قرآن چھاپے دیئے جانے کی بنا پر قرآن کہا جائے گا۔ اسی طرح ہم یہ تلقین کرتے ہیں کہ یوسف کے اپنے اندر کوئی خصوصیت نہیں اس دنیا میں جب کسی کو کوئی عہدہ دے دیا جاتا ہے اس سے قبل اسے اس پر اعتماد ہوتا ہے اسی طرح جو کچھ بھی ہمیں عطا ہوا ہمیں اس پر یقین ہے۔ الحمدللہ یوسف علی کی پیدائش سے قبل اس کے والدین' ان کے مرشد اور پیغمبر اسلامؐ نے خود یہ نوید مسرت دی کہ ہمارا پیغمبرؐ سے بذریعہ خواب مشاہدہ اور تخمینہ (اندازہ) رابطہ ہے۔ یہ ہمارا ذاتی معاملہ ہے اور یہ قابل اعتراض نہیں اور نہ دوسروں کیلئے حجت ہے۔ ہم اس حقیقت کا اس لئے ذکر کر رہے ہیں کہ ہماری گفتگو وہی اصطلاحات ہیں جو ہمیں حضرت محمد ﷺ سے ملی ہیں۔ مثال کے طور پر دنیائے عرب میں لفظ اہل بیت بالعموم اپنے اہل و عیال کیلئے استعمال ہوتا ہے اور سرکارؐ کے اہل بیت کیلئے اہل بیت رسول کا لفظ مخصوص ہے۔ اہل بیت کسی بھی شخص کیلئے استعمال کیا جاسکتا ہے مثلاً "سورۃ رعد" آیت 73' "سورۃ احزاب" آیت 21۔ تمام مسلمانوں کے عقیدے اور ایمان کی رو سے پیغمبرؐ ہی وہ قطعی اور حتمی معیار ہیں اور وہی اللہ تعالیٰ کے پیغمبرؐ ہیں۔

ثبوت: تفسیر قرآن حکیم علامہ شبیر عثمانی سورۃ الاعراف آیت نمبر 158 حاشیہ نمبر 8 ترجمہ شیخ محمود الحسن شائع شدہ مدینہ منورہ۔

ہمیں جو کچھ بھی تعلیم دی گئی ہے اس کا ثبوت یہ ہے کہ ہمیں حضرت محمد ﷺ کے مثل ہونا چاہیے۔ اگر کوئی پیغمبر اسلامؐ جیسا ہے تو وہ گستاخ یا توہین آمیز نہیں اگر کوئی حضورؐ جیسا نہیں تو وہ گستاخ ہے اور اس نوید مسرت کی بنا پر ہمارا نام محمدؐ تجویز ہوا اور بعد میں بزرگوں اور علماء کی رہنمائی کی بنا پر کہ یہ پاکستانی معاشرے میں مشکلات کا سبب ہوگا اس لئے یوسف علی کے الفاظ نام محمد میں شامل کر دیئے گئے۔ اس کا حوالہ مدارج نبوت پارٹ ا میں صفحہ 246 پر دیکھا جاسکتا ہے۔

اللہ سبحان وتعالیٰ نے اپنی عزت اور اختیار کی قسم کھا کر حکم دیا ہے کہ کسی ایسے شخص کو سزا نہیں دے گا جس کا نام حضرت محمدؐ پیغمبر اسلامؐ کے نام پر ہوگا۔ کسی کا پیغمبر اسلامؐ کے نام پر نام رکھنا مفید ہے اس طرح وہ اس دنیا میں اور دوسری دنیا میں ایک طرح کی حفاظت میں آجاتا ہے۔ ایک حدیث میں کہا

گیا ہے کہ ایسا شخص کی جس کا نام محمد ہوگا پیغمبر اسلامؐ اس کیلئے جنت کی سفارش کرینگے اور اسے جنت میں داخل کرائیں گے۔

ایک دوسری جگہ کہا گیا ہے کہ ایک ایسا شخص جس کا نام محمد یا احمد ہے اسے جہنم میں نہیں بھیجا جائے گا۔ ہم ترکی اور سعودی عرب میں بعض چوکیوں پر متعین رہے ہیں وہاں لوگ ہمیں نام کے پہلے حصے "کنیت" سے پکارا کرتے تھے۔ ہم میں سے اگر کوئی مدینہ منورہ جاتا ہے وہ تمہیں لوئے کہہ کر متوجہ نہیں کرینگے بلکہ تمہیں محمد کے نام سے پکاریں گے۔ یہ نام دنیا کا حسین ترین نام ہے۔ کسی کا یہ نام رکھنا یا خود کو اس نام سے بلانا توہین آمیز نہیں صرف سیدنا محمد بن عبداللہ ہی محمد رسول اللہؐ ہیں۔ کسی کی بیان کردہ ان کی سیرت طیبہ کی حیثیت سات سمندروں میں سے ایک قطرے کی سی ہے علاوہ ازیں کوئی بھی حضورؐ کے بارے میں حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت علیؓ سے زیادہ نہیں جانتا۔ وہ ان کی فکر اور تعارف ہیں۔

"انفس آفاق کی وحدت کے بغیر توحید نہیں"

اگر ہم قرآن کی سورۃ سجدہ آیت نمبر 53 کا مطالعہ کرتے ہیں اور الآفاق انفت پر غور کرتے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ سچائی حق ہے اور حق سچائی ہے۔ تازہ ترین تحقیق کے مطابق انسانی ذہن جو کچھ بھی ہے اس کی رسائی ایک کروڑ ساٹھ لاکھ نوری سال سے آگے ہے اور اس کا خلاصہ علامہ اقبال کی نظم میں بھی دیا گیا ہے۔

"خودی ہو مردہ تو مانند کاہ پیش نسیم
خودی ہو زندہ تو سلطان زندہ موجودات
مقام بندہ مومن کا ہے ورائے سپہر
اس سے تابہ ثریا تمام لات و منات
حریم ذات ہے اس کا نشیمن ابدی
نہ تیرہ خاک لحد ہے نہ جلوہ گاہ صفات"

(جاری ہے)

کذاب یوسف کو سزائے موت عدالتی فیصلے کا متن (قسط نمبر 26)

''انسانیت کی انتہا یہ ہے کہ پیغمبرؐ اسلام اور انسان کے درمیان کوئی راز نہ ہو'': کذاب

اللہ سبحان و تعالیٰ نے ہمیں بڑی حد تک محمدیؐ ہونے کے شرف سے نوازا ہے جیسا کہ حضرت مجدد الف ثانیؒ کی تحریر میں تفصیل کے ساتھ ذکر ہے۔ سرور کائناتؐ کے توسط سے ہمیں اس دنیا کی بہترین مخلوق بنایا گیا' ہمیں حضور اکرمؐ کی اطاعت اور پیروی کی نعمت سے نوازا گیا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ آئینہ بنادیا گیا ہے اور ہر انسان کیلئے یہ ممکن بنادیا گیا ہے۔ یہاں ہم تین فنی اصطلاحات کی تشریح مناسب سمجھتے ہیں۔

(I) ابلیسیت

اس کا کام انسان کو اللہ تعالیٰ سے دور رکھنا ہے اور ہر شخص اس کا نشانہ ہے سوائے ان مخلصوں کے جن کا حوالہ "سورۃ ص" آیت نمبر 83 ہے اور اس کے دوسرے معانی درج ذیل ہیں۔

''وہ فاقہ کش جو موت سے ڈرتا نہیں ذرا
روح محمد اس کے بدن سے نکال دو باقی تنفیر کلید
اقبال ابلیس کی مجلس شوریٰ فرعونیت صدقہ میں ہوں
باقی کچھ نہیں غرور ہے''

(II) محمدیت:

جس طرح حضرت محمد ﷺ پیغمبریت کی انتہا پر ہیں اسی طرح ان کے پیروکار بھی انسانیت کی انتہا پر پہنچ سکتے ہیں۔ انسانیت کی یہ انتہا یہ ہے کہ الحمدللہ پیغمبر اسلام اور ان کے درمیان کوئی راز نہ ہو۔ ہمیں بھی حضرت محمد ﷺ کی مہربانیوں سے وہی اعلیٰ مقام حاصل ہے۔ اللہ کے سب سے بڑے خلیفہ حضرت محمد ﷺ ہیں۔ تمام پیغمبروں کو نور سے روشنی ملی جو پیغمبر اسلام کی آمد سے قبل زمین پر آیا لیکن انہیں نبی یا رسول کہا گیا لیکن حضرت محمد ﷺ تمام زمانوں کیلئے سورج کی مثل ہیں۔ چھوٹے ٹکڑوں نے سرور کائنات کے نور سے روشنی پائی اور ستارے کہلائے۔ چاند چودھویں کا ہو یا پہلی کا سورج سے روشنی حاصل کرتے ہیں۔ اسی طرح کوئی بھی شخص جو مقرر ہے یا عالم وہ پیغمبر اسلام کے نور کی بنا پر ہے اور اس کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

''کیا شان احمدی کا چمن میں ظہور ہے
ہر گل میں ہر شجر میں محمدؐ کا نور ہے''

اصل حیثیت سورۃ حج کی آیت 78 کے مطابق ہے۔ حقیقی مسلمان وہ ہے جو حضرت محمد ﷺ کا خلیفہ ہے اسے پیغمبر اسلامؐ کا نائب ہونا چاہیے جس کا رابطہ حضرت محمدؐ سے تھا۔ اسے خلافتیہ حیثیت ہونی چاہیے اور اسی اصول کی بنیاد پر ہمیں پیغمبر اسلامؐ کی خلافت سے نوازا گیا۔

الحمدللہ یہ "اعزاز فیض" "اعتراف نعمت" ہے اور یہ کسی نوع کا اعلان نہیں۔ حوالہ سورۃ والضحیٰ آیت نمبر 11 بسلسلہ کے تحت ہم نے اسی کا اظہار کیا ہے جیسا کہ فریضہ تبلیغ ایک بڑے مشن کے تحت سونپا گیا ہے جس کیلئے ہمیں اشارہ دیا گیا ہے اور ہم اس کا تعارف پیش کرتے ہیں۔ فی الحقیقت یہ ایک نعمت ہے (استغفر اللہ) پیغمبری کا دعویٰ کہاں ہے؟ کیا ہم نے کوئی کتاب متعارف کرائی؟ کیا ہم نے کوئی نیا مذہب رائج کیا ہے؟ کیا ہم نے نمازوں میں تبدیلی کی ہے؟ کیا ہم نے دین میں تبدیلی کی ہے؟ بلکہ فی الحقیقت یوسف ایک غریب آدمی ہے اور کچھ نہیں۔ اسے ایک لمحے کیلئے چھوڑ دیا جائے اور ہمیں تم سے کچھ پوچھنا چاہیے۔

کیا سید عثمان غنیؓ یعنی "ذوالنورین" "خلیفۃ الرسول" نہیں تھے پھر ان کی کیوں مخالفت کی گئی؟ انہیں کیوں قتل کیا گیا؟ اور ان کے مجرم کیا مسلمان نہیں تھے؟ کیا حضرت علیؓ حضور اکرمؐ کی پیاری بیٹی سیدنا فاطمۃ الزہراؓ کے شوہر نہیں تھے جنہیں نہایت احترام اور شان عطا کی گئی جس کے بارے میں حضور نے فرمایا "جس کے وہ مولا ہیں علی بھی اس کا مولا ہے" وہ کون تھے جنہوں نے حضرت علیؓ کی مخالفت کی تھی؟ کس نے انہیں قتل کیا؟ اور حضرت امام حسنؓ اور حضرت امام حسینؓ سے کیا سلوک روا رکھا گیا؟ سانحہ کربلا کا ذمہ دار کون تھا اور یہ کہ آیا حضورؐ نے امام حسینؓ کے جنت کے نوجوانوں کا سردار ہونے کا اعلان نہیں کیا تھا؟ بہرحال اس کا خلاصہ یہ ہے

''کشتگان خنجر تسلیم را
ہر زمان از غیب جان دیگر است''

کوئی بھی تعلق جو ہم حضور اکرمؐ کے ساتھ رکھتے ہیں الحمدللہ ہمیں معلوم ہے کہ آنحضرت نے ہمیں قرآن کی حقیقت کی صورت میں خلافت کا تحفہ عطا کیا ہے۔ ہمیں مذہبی علم سے نوازا گیا ہے' ہمیں مسائل کا حل بتایا گیا ہے جن کا تعلق صرف پاکستان ہی سے نہیں بلکہ پوری دنیا سے

ہے۔ ہماری ڈیوٹی زیادہ تر روحانی ہے اور بعض خاص لوگ اور بعض اولی چیزیں بھی بتائی گئی ہیں۔

ہم غیر معروف تھے کس نے ہمیں متعارف کرلیا۔ ہمارے خلاف الزام' ہم نے کیا کہا ہے۔ "انا محمد" اور جب یہ الزام لگایا اسے اخبار میں شائع کردیا گیا اور بولنے و تحریر میں بھی "انا محمد" آگیا۔ اے اللہ کے بندو براہ کرم "انا محمد ﷺ" اور انا محمد کے درمیان فرق کرو۔ ہم نے خود کو "انا محمد" کے نام سے نہیں پکارا' ہم "انا محمد ﷺ" کیونکر کہہ سکتے ہیں اگر کوئی الزام لگاتا ہے کہ محمد یوسف علی نے آسمان سے توڑنے کے بعد سورج کو اپنے ڈرائنگ روم میں سجالیا ہے تو کیا یہ قابل یقین ہوگا؟ ابلیس حضورؐ کی شکل میں خواب یا بیداری کی حالت میں نہیں آسکتا۔ سیدنا حضرت محمد مصطفیٰؐ کے سوا کوئی بھی اپنے بارے میں "انا محمد" نہیں کہہ سکتا۔ اس معزز عدالت میں موجود افراد کو یہ سوچنا چاہیے کہ کیا کوئی مسلمان اپنے آپ کو "انا محمد" کہلانے کے بارے میں سوچ سکتا ہے۔ یہ اللہ کا انتظام ہے کہ کوئی بھی اپنی ڈیمانڈ پر اپنے لئے "انا محمد" کا لفظ زبان پر لانے کی جرات نہیں کرسکتا اور یہ زبان کی انتہا (معراج) ہے کہ وہ محبوب رب العالمین پر درود شریف پڑھے۔ حوالہ سورۃ بقرہ آیت نمبر 14: اور اس کی خوبصورت مثال محمد اسماعیل قریشی سینئر ایڈووکیٹ سپریم کورٹ آف پاکستان نے اپنی کتاب "ناموس رسول اور قانون توحید رسالت" کے صفحہ 97 پر دی ہے۔ اللہ رب العزت نے اپنے محبوب کے بارے میں ایک بھی غیر مناسب لفظ استعمال نہیں کیا اور یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ اپنے محبوب کی حیثیت کسی اور کو دے۔ جس طرح اللہ ایک ہے اسی طرح حضرت محمدؐ بھی ایک ہیں اور اس کا مطلب درج ذیل ہے۔

''بس اتنے پر ہوا ہنگامہ دار و رسن برپا
کہ کیسے آغوش میں آئینہ کہوں' مہر درخشاں کو''

(جاری ہے)

یوسف کذاب کو سزائے موت کا حکم' عدالتی فیصلے کا متن (قسط نمبر 27

میرے خلاف تنازعہ کھڑا کرنے سے قبل پیغمبر اسلامؐ سے اجازت کیوں نہیں لی گئی' کذاب

میرے پیارے مسلمانوں یاد رکھو کہ بشر محض ایک کٹھ پتلی ہے اور فاعل حقیقی اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہے۔ اگر وہ نفس امارہ یا نفس لوامہ کا شکار ہوتا ہے تو ابلیس کو اسے شکار بنانے کی کھلی آزادی ہوگی۔ اگر وہ احسن و تقویم ہے تو حضرت محمدؐ کا آلہ کار ہے اور ہم محض حضرت محمدؐ کے آلہ کار ہیں اس کے علاوہ اور کچھ نہیں۔

"کہاں کا علم' میرا دین کیا' عقیدت کیا
جہاں ہوا ہوا میں' میری حقیقت کیا
جمال خانہ ہستی کی اک صورت پر
تمام عمر لگادی تو اس میں حیرت کیا
میری زندگی کی ابتدا میری زندگی کا
تسلسل الحمدللہ عشق محمدؐ ہے"

میری دعا یہ ہے کہ میری دنیاوی زندگی پیغمبر اسلامؐ کی زندگی پر ختم ہو اور ہماری زندگی کا مقصد بندگی اور تابندگی ہے اور ہم حضرت محمدؐ کی طرح سب کچھ کرسکتے ہیں۔

"سفر صاحب منزل سب کچھ محمدؐ
یہ کائنات ساری دربار محمدؐ"

جو بھی حضرت محمدؐ کی صحبت حالت ایمان میں اختیار کرے اگر وہ صحابی نہیں تو اور کیا ہے؟ پیغمبر اسلامؐ کا ساتھی ہونے سے میری مراد محمد بن عبداللہ محمد رسول اللہ ﷺ کے ساتھی ہیں۔ محفوظ احتیاط سے لفظ صحابی اہل بیت کے قائدین کے ساتھیوں کیلئے ہی استعمال کیا گیا۔ اسی طرح حضرت غوث اعظمؒ نے بھی اسی انداز میں استعمال کیا۔ صحابی کا مطلب کچھ اور ہے اور صحابی رسولؐ سے مراد کچھ اور۔ آج حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے کتنے ساتھی دنیا میں ہیں جب وہ زندہ تھے ان کے ساتھ کیا سلوک ہوا۔ حوالہ "بائبل مقدس" آکسفورڈ ایڈیشن صفحہ 934 پر ہے۔

یہ ایک طے شدہ بات ہے کہ وقت کے پیغمبر کو اس کی حیثیت سے محروم رکھا گیا' اسے مختلف طریقوں سے تنگ کیا گیا اور ماضی کے پیغمبروں کی تعریف کی گئی۔ وہ شخص جسے پیغمبرؐ کی خلافت سے سرفراز کیا گیا وہ ایک جگہ تو بہت سی چیزوں سے نوازا جاتا ہے جبکہ دوسری جگہ پیغمبر اسلام کی تقلید کرتے ہوئے اسے بہت مصیبتیں برداشت کرنا پڑتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس بات کا گواہ ہے کہ محمد یوسف علی نے کبھی بھی طرح خود کو نبی' رسول یا رسول اللہ نہیں کہا۔ دنیا کی جس شخصیت نے ہماری رہنمائی کی ہے یعنی نسبت محمدیہ ہے جو ہمارے پاس ہے اور جس نے ہمیں بہت طاقت اور تحفظ دیا ہے۔ یہ کوئی اعلان نہیں بلکہ ہدیہ تشکر ہے۔ یہ کہ ہمارا کوئی عمل سنت کے منافی نہیں بہت سے ایسے راز ہیں جن سے ہم پردہ نہیں اٹھا سکتے۔

ہماری ڈیوٹی نہ صرف یہ مقدمہ جیتنا ہے بلکہ ہماری ڈیوٹی کلمۃ اللہ کہنا اور انسانیت کی خدمت کرنا بھی ہے۔ تخت یا تختہ ہم کسی چیز کی بھیک نہیں مانگتے۔ موت ہمارے لئے ایک بڑی نعمت ہے۔ یہ جسم کی قید سے رہائی اور حقیقی گھر کو واپسی ہے لیکن ہم اپنے آپ سے یہ سوال پوچھ رہے ہیں کہ میرے پیارو اس قسم کا تنازع کھڑا کرنے سے قبل سورۂ نور کے آخری رکوع کے مطابق کیا پیغمبر سے اجازت طلب کی گئی تھی؟ اگر تم اچھی رائے سے دیکھو تو یہ مقدمہ بھی انجام کو پہنچ جائے گا۔ کیا سورۂ حجرات میں یہ حکم اور فیصلہ نہیں کہ برا سوچنا گناہ عظیم ہے ہم نے "عروۃ الوثقیٰ" کی تعریف واضح کردی ہے اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ یہ حضرت محمدؐ ہیں۔ معزز عدالت کی اجازت سے ہم خطبات نبوت حصہ سوم از مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی جو مقدمے کا مستغیث ہے کی کتاب کے پیش لفظ اور دوسرے نشانوں کی طرف مبذول کرانا چاہتے ہیں۔ اس کے دیباچے میں لکھا ہے کہ خلافت رسول بلا فصل جو حضرت ابو بکر صدیقؓ سے شروع ہورہی ہے خواجہ خواجگان خان محمد' اللہ تعالیٰ حضرت محمدؐ کے صدقے ہمیں حقیقی نمائندے کی نعمتیں عطا کرتے ہیں۔ شر کیا ہے؟ اس کا بھی شعور دیتے ہیں اور اس سے خود کو محفوظ رکھنے کی صلاحیت بھی عطا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہر فتنے سے محفوظ رکھے' اللہ تعالیٰ ہمیں جہنم کی آگ سے بچائے' پانی کے عذاب سے محفوظ رکھے' ہمارے ملک کی سرحدیں محفوظ رکھے' مسلمانوں کو ایک قوم کے سانچے میں ڈھال دے' نفرت کی بجائے ہمیں ایک دوسرے سے محبت کی تعلیم دے' نور توحید میں محبت دے اور رسالت کی خوشی سے محبت دے اور قرآن کے طریقے سے محبت دے' سنت کے راز سے محبت دے اور ہمیں یہ توفیق دے کہ ہم ڈاکٹر محمد اقبال کے درج ذیل اشعار کی روح کے مطابق عمل کریں۔

"قوت عشق سے ہر پست کو بالا کردے
دہر میں عشق محمدؐ سے اجالا کردے
الحمدللہ رب العالمین صلوٰۃ والسلام علی خاتم النبیین الصلوٰۃ
والسلام علیک یارسول اللہ الصلوٰۃ والسلام علیک یا حبیب اللہ
الصلوٰۃ والسلام علیک یا محمد رسول اللہ"

اس مرحلے پر عدالت کا وقت ختم ہوگیا۔

آر او اینڈ اے سی 200-7-14

18-7-2000 بیان ملزم یوسف علی حلفاً:

میں دستاویزات ایگزیبٹ ڈی ایل ایگزیبٹ ڈی ایم اور ایگزیبٹ ڈی این ایگزیبٹ ڈی او ایگزیبٹ ڈی پی ایگزیبٹ ڈی کیو ایگزیبٹ ڈی آر ایگزیبٹ ڈی ایس ایگزیبٹ ڈی ٹی ایگزیبٹ ڈی یو ایگزیبٹ ڈی وی ایگزیبٹ ڈی ڈبلیو ایگزیبٹ ڈی ایکس ایگزیبٹ ڈی وائی ایگزیبٹ ڈی زیڈ ایگزیبٹ ڈی /اے اے ایگزیبٹ ڈی /بی بی ایگزیبٹ ڈی /ڈی ڈی ایگزیبٹ ڈی /ایف ایف ایگزیبٹ ڈی /جی جی اور ایگزیبٹ ڈی /ایچ ایچ پیش کرتا ہوں۔

XXX جرح فاضل وکیل مستغیث:

الحمدللہ یہ درست ہے کہ میں مدینہ منورہ میں قیام پذیر رہا ہوں' میں وہاں 5 جولائی 1977 سے وقفے وقفے سے مقیم رہا۔ میں نے پاکستان میں اپنے اہل خانہ کے سوا کسی کو کوئی خط نہیں لکھا ۔ یہ کہنا غلط ہے کہ میں اپنے آپ کو پاکستان میں اور مدینہ منورہ میں بھی علی یوسف اور فقیر کے طور پر پیش کرتا رہا ہوں۔ یہ درست ہے کہ ایگزیبٹ ڈی کیو جس کا عنوان "تعلق" ہے میری تحریر کردہ ہے۔ یہ درست ہے کہ میرا نام ابوالحسنین محمد یوسف علی کتاب پر لکھا ہوا ہے۔ (جاری ہے)

یوسف کذاب کو سزائے موت کا حکم، عدالتی فیصلے کا متن (قسط نمبر 28)

مجھے اس سے کوئی سروکار نہیں کہ میرے پیروکار مجھے کن ناموں سے پکارتے ہیں: کذاب

رضاکارانہ طور پر کہا علی میرا نام ہے اور میں نے محض مسعود رضا کے بارے میں سنا ہے۔ رضاکارانہ طور پر کہا کہ میرے سامعین ہزاروں کی تعداد میں ہیں، میں نہیں کہہ سکتا کہ "علی نامہ" نامی کتاب مجھے سید علی رضا نے پیش کی۔ میں اپنی محفلوں میں درود پڑھتا رہا ہوں جو یہ ہے

"الحمدللہ رب العالمین صلی اللہ علی النبی الامی
واصحابہ وسلم، اللھم صلی وسلم وبارک علی سیدنا محمد
وآلہ بقدر حسنہ وجمالہ"

رضاکارانہ طور پر کہا کہ درود ابراہیمی پڑھنا تمام مسلمانوں کیلئے لازم ہے لیکن مسلمان پیغمبر اسلامؐ پر دوسرے درود بھی بھیجتے رہے ہیں۔ یہ غلط ہے کہ میں نے کتاب "علی نامہ" کے 1955 میں شائع ہونے والے ایڈیشن کا پیش لفظ لکھا۔ یہ غلط ہے کہ یہ کتاب 12 ربیع الثانی 1415 کو شائع ہوئی۔ یہ کہنا غلط ہے کہ میں نے دیباچہ کے آخر میں اپنا نام فقیر لکھا۔ میں نے سید مسعود رضا کی لکھی ہوئی کتاب "علی نامہ" ایگزیبٹ پی 14 نہیں پڑھی۔ میرے کوئی پیروکار یا مرید نہیں نہ ہی میں "محبوب الوحید" "امام الوقت" "انسان کامل" کے پرتو کی حیثیت سے اپنے پیروکاروں میں معروف ہوں۔ یہ غلط ہے کہ میرے پیروکار مجھے "سید موجودات" کہہ کر پکارتے ہیں اور یہ غلط ہے کہ کتاب "علی نامہ" کا انتساب مجھ سے کیا گیا ہے۔ رضاکارانہ طور پر کہا کہ میرے سامعین افراط میں ہیں مجھے اس سے کوئی سروکار نہیں کہ مجھے کن الفاظ سے مخاطب کرتے ہیں۔ کسی نے مجھے ان ناموں سے جن کا اوپر ذکر ہے مجھے میری موجودگی میں نہیں پکارا اور نہ ہی مجھے کسی کو روکنے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ یہ درست ہے کہ میں تعمیر ملت نامی رسالے میں آرٹیکل لکھتا رہا ہوں۔ چند مستثنیات کے سوا میں نے امام وقت کے عنوان سے رسالہ تعمیر ملت میں مضامین لکھے ہیں۔ رضاکارانہ طور پر کہا کہ 1994 تک ہر مضمون میرے ہاتھ کا لکھا ہوتا تھا اس کے بعد اپنے ہاتھ میں درد کی بنا پر میں نے اپنے دوستوں سے میرے مضامین لکھنے کو کہا۔ یہ غلط ہے کہ میں نے "سید موجودات" "امام وقت" کے نام سے رسالہ تعمیر ملت میں 15-12-1995 کو مضمون لکھا۔ رضاکارانہ طور پر کہا آرٹیکل میں نے لکھوایا تھا، میں اپنے اس دوست کا نام نہیں بتا سکتا جسے میں نے مذکورہ مضمون کی املا کرائی تھی اور یہ کہ کس نے میگزین میں شائع کرایا۔ یہ ممکن ہے کہ میرے مضمون میں تحریر شاعری "علی نامہ" جیسی ہو۔ رضاکارانہ طور پر کہا ممکن ہے میری شاعری "علی نامہ" میں درج کردی گئی ہو۔ میں حضرت عبدالوحید میر ساجد کو نہیں جانتا۔ رضاکارانہ طور پر کہا میں نے ان کے بارے میں سنا ہے۔ میں نے ان کی تصنیف "بانگ قلندری" نامی کتاب پڑھی ہے۔ یہ درست ہے کہ انتساب ایگزیبٹ پی 15 کتاب "بانگ قلندری" ایگزیبٹ پی 16 میں درج ہے۔ میں نے آرٹیکل "تحسین حسن شان" ایگزیبٹ پی 17 کتاب ایگزیبٹ پی 16 میں نہیں لکھا۔ مذکورہ درود بھی کتاب ایگزیبٹ پی 16 میں تحریر ہے۔ رضاکارانہ طور پر کہا میں اپنی مجالس میں درج ذیل درود پڑھتا رہا ہوں۔

الحمدلله رب العالمين
صلى الله على النبى الامى واله وحسنه وسلم
اللهم صلى على وسلم وبارك على سيدنا محمد واله بقدر حسن جماله"

میں شب معراج 27 رجب المرجب 1413ھ کو اپنے بھرپور علم کے مطابق پاکستان میں ہی تھا۔ یہ غلط ہے کہ آرٹیکل ایگزیبٹ پی 17 کے تحت ایڈریس میرا ہے۔ یہ نہیں کہہ سکتا کہ کتاب ایگزیبٹ پی 16 میں درج شاعری وہی ہے جو "علی نامہ" ایگزیبٹ پی 16 میں ہے میں نے شعر ایگزیبٹ پی 18 کئی بار پڑھا ہے جو یہ ہے۔

"آپ کو جب بھی دیکھا ہے عالم نو میں دیکھا ہے
مرحلہ طے نہ ہوا آپ کی شناسائی کا"

یہ درست ہے کہ میں نے مذکورہ شعر کا جریدہ تعمیر ملت میں شائع ہونیوالے اپنے آرٹیکل میں حوالہ دیا ہے۔ جب میں 1993 میں پاکستان آیا مجھے کتاب ایگزیبٹ پی 16 دکھائی گئی لیکن میں اس کی تحریر نہیں سمجھ سکا کیونکہ مجھے اردو کم ہی آتی ہے۔ میں جڑانوالہ کے قریب ایک گاؤں میں پیدا ہوا میری تاریخ پیدائش سرکاری طور پر یکم اگست 1949 درج ہے لیکن مجھے اپنی صحیح تاریخ پیدائش یاد نہیں ہے۔ میں نے اپنی تعلیم جڑانوالہ سے نزدیک ایک سکول میں شروع کی۔ میں نے میٹریکولیشن جڑانوالہ کے ایک سکول سے کی۔ میں شعبان کے مہینے میں پیدا ہوا میں نے اپنی تاریخ پیدائش کبھی 9 ربیع الاول نہیں بتائی۔ پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفیٰؐ کی تاریخ پیدائش 12 ربیع الاول اور 9 ربیع الاول بتائی جاتی ہے۔ رضاکارانہ طور پر کہا کہ تاریخ کے بارے میں میرا اختلاف ہے۔ میرا خیال ہے کہ دونوں درست ہو سکتی ہیں یا درست نہیں۔

اس مرحلے پر عدالت کا وقت ختم ہو گیا۔

آر او اینڈ اے سی 19-7-2000

19-7-2000 بیان ملزم یوسف علی تجدید حلف کے ساتھ:

میں نے جڑانوالہ کے ایک سکول میں پرائمری تعلیم حاصل کی۔ ہم گاؤں سے شہر جڑانوالہ منتقل ہو گئے تے۔ یکم اگست 1949ء پرائمری سکول میں پیش کئے جانے والے داخلہ فارم میں درج تاریخ پیدائش تھی۔ یہ فارم میرے بزرگوں نے پر کیا تھا۔ سکول میں ذریعہ تعلیم اردو تھا۔ میں سائنس کا طالب علم تھا اس لئے اردو اختیاری مضمون تھا، عربی بھی آپشنل مضمون کی حیثیت سے شامل تھی۔ شاعروں کی ابتدائی شاعری بشمول علامہ اقبال کی شاعری اردو کے مضمون میں شامل تھی۔ مجھے دوسرے شاعر یاد نہیں۔ میٹرک کے بعد میں نے گورنمنٹ کالج لاہور سے تعلیم حاصل کی۔ میں نے بی اے آنرز پارٹ ون تک گورنمنٹ کالج لاہور سے تعلیم حاصل کی۔ (جاری ہے)

یوسف کذاب کو سزائے موت کا حکم' عدالتی فیصلے کا متن (قسط نمبر 29)

حضرت غوث اعظمؒ کا مذہب درست ہے تاہم میں ان کا پیروکار نہیں: کذاب

اس کے بعد میں پاک بری فوج میں بھرتی ہو گیا' پھر کہا دفاعی سروسز میں شامل ہو گیا۔ میں نے 1963 میں میٹرک کا امتحان پاس کیا اور 1966 میں ڈیفنس سروسز میں شامل ہو گیا۔ میں نے 1965 میں انٹرمیڈیٹ ایف اے کا امتحان پاس کیا اور میں نے 1966 کے آخر میں بی اے آنرپارٹ ون پاس کیا۔ ڈاکٹر نذیر احمد مرحوم گورنمنٹ کالج لاہور کے پرنسپل تھے۔ پھر پروفیسر رفیق گورنمنٹ کالج لاہور کے پرنسپل بنے۔ سائیکالوجی اسلامک سٹڈیز' انگریزی لازمی' عربی آپشنل ایف اے میں میرے مضامین تھے۔ میں نے بی اے آنرپارٹ اسائیکالوجی میں کیا تھا۔ میں اپنے تعلیمی سرٹیفکیٹ حتیٰ کہ پاسپورٹ اور ویزا وغیرہ سے بھی اس وقت محروم ہو گیا جب میرے گھر کو آگ لگائے جانے کا واقعہ پیش آیا۔ میرا سامان ادھر ادھر بکھرا پڑا تھا اس لئے مجھے یاد نہیں کہ میری مذکورہ اشیا کہاں پڑی تھیں۔ پھر کہا اپریل 1997 میں میرے گھر آگ لگانے کی کوشش کی گئی۔ یہ محض ایک کوشش تھی جس کی بنا پر میرا کنبہ مختلف مقامات پر منتقل ہو گیا۔ میرے خاندان نے میری گھریلو اشیا بشمول مذکورہ دستاویزات منتقل کر دیں۔ میں نے اپنے گھر کو آگ لگائے جانے کے بارے میں پولیس کے پاس رپورٹ درج نہیں کرائی۔ رضاکارانہ طور پر کہا کہ کیونکہ میں جیل میں تھا اس لئے رپورٹ درج نہیں کرا سکا تاہم اس واقعے کی خبر اخبارات میں شائع ہوئی اور جب جیل حکام نے پوچھا تو میں نے کہا کہ اگر کسی قسم کی دشمنی ہے تو یہ مجھ سے ہونی چاہیے نہ کہ میرے خاندان سے۔ لیکن اسے اہل محمدؐ کے خاندان تک نہیں جانا چاہیے۔ جب پہلی بار میرے گھر کو آگ لگانے کا واقعہ پیش آیا تو میں جیل میں تھا لیکن میری بیوی سمیت میرے اہل خانہ گھر میں موجود تھے۔ میری بیوی تعلیم یافتہ ہے کیونکہ اب میرے پاس کوئی گھر نہیں اس لئے میں نہیں جانتا کہ میرے گھر کا سامان کہاں پڑا ہے؟ اس وقت بھی میں مختلف مقامات پر اپنے دوستوں کے پاس رہائش پذیر ہوں۔ میرا لاہور میں کوئی ذاتی گھر نہیں۔ یہ درست ہے کہ میں 15 سی جی او آر شادمان لاہور میں مقیم رہا۔ میں نے عبدالوحید میر ساجد کو اپنی کتاب ایگزیبٹ پی 16 میں اپنی رہائش گاہ کا پتہ استعمال کرنے کی اجازت دی تھی۔ میں عبدالوحید میر ساجد مصنف کتاب ایگزیبٹ پی 16 سے ملتا رہا ہوں۔

میں نے امجد شریف قاضی کے بارے میں سنا ہے 105 ایم گلبرگ III لاہور کا پتہ جیسا کہ دیا گیا ہے کہ میری رہائش نہیں۔ میں نے کبھی مسٹر امجد سلیم قاضی کو عثمان غنی کہہ کر نہیں پکارا۔ گواہ استغاثہ محمد علی ابوبکر ممکن ہے مسٹر امجد شریف قاضی کے گھر وزلڈ اسمبلی کے اجلاس کے انعقاد کے موقع پر اپنے تعلقات کی بنا پر قیام پذیر ہوا ہو۔ یہ غلط ہے کہ کتاب "علی نامہ" ایگزیبٹ پی 14 کا مصنف مسٹر مسعود رضا میرے ساتھیوں میں سے ہے۔ رضاکارانہ طور پر کہا وہ سامعین میں سے ہے۔ میں مسعود رضا کی شادی میں 26-12-95 کو شریک ہوا تھا۔ مجھے یاد نہیں کہ آیا امجد شریف قاضی گروپ کیپٹن امجد علی' اطہر اقبال' سہیل ضیا اور یوسف رضا شادی کی اس تقریب میں موجود تھے۔ میں گروپ کیپٹن امجد علی کو ذاتی طور پر نہیں جانتا۔ میں نے نظم اے تا اے کا حصہ ہونے اور ایگزیبٹ پی 9 کی نظم بی تا بی کے جزو ہونے کے طور پر جو سید مسعود رضا نے اپنی کتاب "علی نامہ" میں لکھی ہے 'سنی ہے۔ میں نے مذکورہ نظم پڑھی ہے اس نظم میں ایک بھی لفظ قابل اعتراض نہیں۔ رضاکارانہ طور پر کہا کہ میں اپنے موقف کی تائید میں صفحہ 175 کتاب بعنوان "خطبات نبوت" ایگزیبٹ ڈی ایچ محررہ مولانا اسماعیل شجاع آبادی مستغیث مقدمہ زیر سماعت کے جے دی تا سی کا حوالہ دیتا ہوں اور یہ کہ جتنی بھی محبت اور شفقت کا پیغمبر اسلامؐ سے اظہار کیا گیا ہے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا۔ مزید برآں میں حصہ ڈی تا ڈی صفحہ 35 کتاب "المدد" ایگزیبٹ ڈی / جے جے مصنفہ مولانا اشرف علی تھانوی اور صفحہ 87 ای تا ای کتاب بعنوان "خون کے آنسو" ایگزیبٹ ڈی کے کے مصنفہ علامہ مشتاق احمد پیش کرتا ہوں۔

اس مرحلے پر مستغیث کے فاضل وکیل نے اعتراض کیا کہ مذکورہ دستاویز (کتابیں) کو اس وقت جب ملزم کا بیان قلم بند کیا جا رہا ہو ایگزیبٹ نہیں کیا جا سکتا۔

اس اعتراض کا دلائل کے موقع پر جائزہ لیا جائے گا بہر حال مستغیث کے وکیل کو وقت دیا جائے گا کہ وہ ملزم پر جرح کر سکے۔

XXX جرح وکیل مستغیث

میں نے سید مسعود رضا کی کتاب "علی نامہ" کی نظم کا حصہ الف تا الف ابھی عدالت میں پڑھا ہے جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ میں نے کتاب "علی نامہ" کی نظم جیسا کے اوپر ذکر کیا گیا ہے کا حصہ جی تا جی ابھی عدالت میں پڑھا ہے۔ دونوں نظمیں الف تا الف اور جی تا جی بظاہر قابل اعتراض ہیں۔ رضاکارانہ طور پر کہا کہ میرا جواب ایک شعر کی صورت میں جو یوں ہے درج کیا جائے۔

"نظر کرم تو ایک تھی' ظرف کے اختلاف سے
کوئی درست ہو گیا' کوئی خراب ہو گیا"

میں اس شعر کے شاعر کا نام نہیں جانتا۔ میں مولانا اشرف علی تھانوی کو نہیں جانتا تاہم میں نے ان کے کچھ مضامین پڑھے ہیں۔ میں ذاتی طور پر مولانا احمد رضا خان بریلوی کو نہیں جانتا۔ میں مذہب پر یقین نہیں رکھتا۔ رضاکارانہ طور پر کہا کہ میں دین اسلام پر کاربند ہوں میں نے یہ کبھی نہیں کہا کہ میں حضرت غوث اعظمؒ کا پیروکار ہوں۔ رضاکارانہ طور پر کہا میں صرف حضرت محمدؐ کا پیروکار ہوں۔ میرا یقین ہے کہ حضرت غوث اعظمؒ کا مذہب درست ہے پھر کہا مذہب کی جگہ لفظ دین لکھا جائے۔

میرا باپ جوہری (جیولر) اور کاشتکار تھا۔ پہلے اس کی جوہری کی دکان لاہور میں تھی پھر وہ جڑانوالہ منتقل ہو گیا۔ میرا باپ جائیداد کا مالک تھا جس کی تفصیل مجھے معلوم نہیں لیکن اس نے یہ جائیداد اس وقت تقسیم کر دی تھی جب میں بچہ تھا۔ ہمارے باپ نے ہمارے لئے کوئی جائیداد نہیں چھوڑی سوائے ایک مکان کے جو ایک بہن کو دیا گیا۔ میں ڈیفنس سروسز میں 1966ء میں شامل ہوا اور 1977 تک رہا۔ میرا آخری عہدہ ڈیفنس سروسز میں ایک کیپٹن کا تھا میری آمدنی کا ذریعہ کیپٹن کی تنخواہ تھی لیکن اس وقت مجھے اس بارے میں کوئی تفصیل یاد نہیں۔ آمدنی کا ایک دوسرا ذریعہ میری بیوی کو وراثت میں ملنے والی جائیداد تھی۔ ڈیفنس میں 218۔ کیو نمبر کی رہائش نہ میری ملکیت ہے نہ میری بیوی کی تاہم میں وہاں رہائش پذیر رہا ہوں۔

یہ غلط ہے کہ مجھے ڈیفنس سروسز سے برطرف کیا گیا۔ رضاکارانہ طور پر کہا میں نے استعفیٰ دیا تھا۔ یہ کہنا غلط ہے کہ مجھے سنگین الزامات کی بنا پر ملازمت سے برطرف کیا گیا تھا۔ کیپٹن کی حیثیت سے ڈیفنس سروسز میں میرا نمبر پی ایس ایس 11741 تھا۔

(جاری ہے)

یوسف کذاب کو سزائے موت کا حکم 'عدالتی فیصلے کا متن (قسط نمبر 30)

تحفہ واپس لیکر کذاب نے قے کر کے واپس لینے والے کتے کی حیثیت تسلیم کرلی

رضاکارانہ طور پر کہا کہ ڈیفنس سروسز کے ریکارڈ میں میرا نام یوسف علی ندیم تھا۔ یہ جنت طیبہ نامی مکان 218۔ کیو ڈیفنس میں واقع ہے۔ یہ غلط ہے کہ یہ مکان گواہ استغاثہ محمد علی ابو بکر نے خرید کر دیا تھا۔ یہ درست ہے کہ مذکورہ مکان فروخت کیا جاچکا ہے۔ میں نے یہ مکان فروخت نہیں کیا' یہ مکان اس کے مالک نے فروخت کیا ہے۔ یہ درست ہے کہ اس مکان کی مالک میری بیوی تھی۔ مجھے یاد نہیں کہ میں 3 جنوری کو کہاں تھا۔ جہاں تک ڈرافٹ اے مالیتی تین لاکھ روپے کا تعلق ہے اس کی رقم میری تھی لیکن یہ ڈرافٹ محمد علی ابو بکر نے بھیجا تھا۔ جہاں تک دوسرے ڈرافٹ مارک بی مالیتی مبلغ پانچ لاکھ روپے کا تعلق ہے میرا جواب وہی ہے کہ رقم میری تھی لیکن یہ گواہ استغاثہ محمد علی ابو بکر نے کراچی سے لاہور بھیجا تھا۔ جہاں تک ڈرافٹ مارک سی کا تعلق ہے میرا جواب وہی ہے کہ رقم میری تھی لیکن ڈرافٹ گواہ استغاثہ محمد علی ابو بکر نے کراچی سے لاہور بھیجا تھا۔ ڈرافٹ مارک ڈی میں بھی میرا جواب وہی ہے کہ رقم میری تھی لیکن یہ گواہ استغاثہ محمد علی ابو بکر نے بھجوایا تھا۔ یہ غلط ہے کہ مبلغ 20950 روپے کی مالیت کے ڈالر محمد علی ابو بکر نے بھجوائے تھے اور اس نے مجھے یہ رقم کراچی میں ادا کی تھی۔ یہ درست ہے کہ ایئر کنڈیشنر جس کی رسید مارک ایف ریکارڈ پر ہے مجھے تحفے کے طور پر دیا گیا تھا۔ رضاکارانہ طور پر کہا کہ ایئر کنڈیشنر اس رقم سے خریدا گیا جو میں نے محمد علی ابو بکر کو تحفے کے طور پر دی تھی۔

مختصر وقفے کے بعد گیارہ بجے دن پیش ہو۔

آر او اینڈ اے سی 19-7-2000

19-7-2000 بیان ملزم یوسف علی حلفاً:

مجھے یاد نہیں کہ میری بیوی نے مکان کی فروخت کی کیا قیمت وصول کی۔ میرے والدین نے میرے لئے محمدؐ کا نام منتخب کیا لیکن بعد میں مجھے محمد یوسف علی کہا جانے لگا۔ سکول کے سرٹیفکیٹ میں یوسف علی لکھا گیا۔ کالج کے داخلہ فارم میں میرا نام یوسف علی ندیم لکھا گیا۔ اسی طرح ملازمت کے ریکارڈ میں میرا نام یوسف علی ندیم لکھا ہے۔ یہ غلط ہے کہ ڈیفنس سروسز کے ریکارڈ میں میرا کوئی استعفیٰ موجود نہیں۔ میرے والد ذات کے اعتبار سے راجپوت تھے۔ رضاکارانہ طور پر کہا کہ سید راجپوت تھے کیونکہ مجھے مدینہ منورہ میں مرشد کہا جاتا تھا اس لئے میں نے ملازمت سے استعفیٰ دیدیا۔ میں نے استعفیٰ کی درخواست میں اس حقیقت کا اظہار نہیں کیا۔ میں نے اپنی درخواست میں لکھا کہ مجھے اپنی والدہ کی ہدایت کے مطابق کام کرنا ہے۔ رضاکارانہ طور پر کہا کہ

"بہترین زہد' زہد کو چھپانا ہے
حضور پاک ﷺ کے معاملات میرے ذاتی تھے
جو کہ میں تحریر میں نہیں لاسکتا"

میں نے ایک مرتبہ کے سوا اپنے لئے فقیر کا لفظ تحریر نہیں کیا۔ میری پاکستان کے مرحوم صدر ضیاالحق سے مسٹر جسٹس کیکاؤس کی موجودگی میں ملاقات ہوئی تھی۔ پھر کہا کہ ضیاالحق سے ملاقات اکیلے میں تھی بعد میں جب میں مسٹر جسٹس کیکاؤس ' قدرت اللہ شہاب ' نذیر احمد ایڈووکیٹ ' فقیر عبدالنان سابق پرنسپل سیکرٹری قائداعظم سے ملا۔ چونکہ میں سب سے کم عمر تھا اس لئے میں نے اپنی انکساری کے اظہار کیلئے خود کو فقیر محمد یوسف علی کہلوایا۔ میں نے کسی جگہ اپنے آپ کو فقیر کہایا لکھوایا۔ یہ درست ہے کہ میں نے اپنے آپ کو اس عدالت میں کئی جگہ مسکین و فقیر کہا۔ رضاکارانہ طور پر کہا

"حضور نبی کریم ﷺ کی سنت مبارکہ پر چلتے ہوئے الفقر و فخری اپنی عاجزی اور بیکسی ظاہر کرنے کیلئے کوئی بات کرنا الگ ہے اور اپنا نام الگ ہے"

یہ درست ہے کہ میں نے اس عدالت کے سامنے یہ کہا ہے کہ یہ فقیر اپنا فرض سرانجام دے رہا ہے۔ یہ درست ہے کہ میں نے اس عدالت کو لکھے گئے خط اگزیبٹ ڈی ایم میں اپنے آپ کو کئی بار فقیر لکھا ہے۔ رضاکارانہ طور پر کہا کہ اس دنیا میں ایسے بہت سے لوگ ہیں جو خود رضاکارانہ طور پر اپنی سپردگی کے اظہار کیلئے خود کو فقیر لکھتے ہیں۔ میرا بیان کہ میں نے ایک مرتبہ کے سوا خود کو فقیر نہیں لکھا اور یہ کہ میں نے اس عدالت کی دستاویز اور بیان میں بار بار اپنے آپ کو فقیر لکھا ہے اور کہا ہے دونوں درست ہیں کیونکہ دونوں کے معانی مختلف ہیں۔ یہ درست ہے کہ دستاویز اگزیبٹ ڈی ایل ایک سرٹیفکیٹ ہے جو روحانیت سے متعلق ہے اور جو پیغمبر اسلام ﷺ نے مجھے دیا۔ چونکہ پیغمبرؐ کی حیثیت سے اس قسم کے سرٹیفکیٹ دیئے جاتے ہیں۔ یہ درست ہے کہ دستاویزات اگزیبٹ بی ایل میں لفظ خلیفہ اعظم حضور سیدنا محمد ﷺ کا خلیفہ اعظم حضرت امام (الشیخ) ابو اے ایچ محمد یوسف علی لقب ہے جو مجھے پیغمبر اسلامؐ نے عطا کیا ہے۔ رضاکارانہ طور پر کہا کہ سورۃ حج آیت نمبر 78 کے مطابق ہر مسلمان کو خود کو پیغمبر اسلامؐ کا ان کی تصدیق کی شرط کے ساتھ خلیفہ ثابت کرنا چاہیے۔ یہ درست ہے کہ حصہ ایم تا ایم دستاویز اگزیبٹ ڈی ایل کا لازمی حصہ ہے۔ یہ شہادت ہمیں حضرت عبداللہ شاہ غازیؒ نے عطا کی ہے اور یہ شہادت دوسرے اولیائے کرام نے بھی دی ہے۔ تمام اولیا کرام زندہ ہیں اور یہ شہادت انہوں نے دی ہے۔

میں نہیں کہہ سکتا کہ یہ شہادت اولیا کرام نے ہمارے حضرت محمد ﷺ کے کہنے پر دی ہے یا نہیں۔ حصہ این تا این جیسا کہ دستاویز ڈی ایل میں دیا گیا ہے الحمدللہ درست ہے اور یہ میرے لئے ہے۔ میں انگریزی ' اردو ' پنجابی اور تھوڑی بہت عربی فارسی اور محبت کی زبان جانتا ہوں۔ محبت کی زبان یعنی محبت اور شفقت ہے اگر وہ کسی کو حضرت محمد ﷺ کی جانب سے عطا ہو۔ یہ درست ہے کہ میں فلسفہ ' نفسیات ' جدید علوم اور دوسرے مضامین میں ماہر ہوں۔ نہ ہی یہ مضامین میں نے کتابوں سے پڑھے ہیں سوائے اس کے کہ مجھے پیغمبر اسلامؐ نے پڑھایا ہے اور ہم آئینے کی مانند ہیں جیسا کہ کتاب بعنوان "ختم نبوت" اگزیبٹ ڈی /گیارہ مرتبہ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے صفحہ 175 پر حوالہ دیا گیا ہے جس سے میری مراد درج ذیل ہے۔

"سورج آئینہ جلال محمدؐ
چاند آئینہ جمال محمدؐ
فلک سائبان جہاں
خاطر حجرہ انتقال محمدؐ
ممکن ہے کہ انسان بنے
آئینہ کمال محمدؐ"

(جاری ہے)

یوسف کذاب کو سزائے موت کا حکم' عدالتی فیصلے کا متن (قسط نمبر 31)

حضورؐ سے منسوب کذاب کی خلافت عظمیٰ کے جعلی سرٹیفکیٹ میں فلوئیڈ کا استعمال

پیغمبر اسلامؐ کی جانب سے "انا مدینۃ العلم وعلی بابہا" ہونے کا اعلان حدیث کا حصہ ہے جو درست ہے۔ میں نے فلسفے میں کتاب "احکامات الاشراق" نہیں پڑھی۔ رضاکارانہ طور پر کہا کہ آئینے کا کوئی اپنا علم نہیں۔ آئینہ محض عکس ظاہر کرنے کیلئے ہوتا ہے۔ یہ درست ہے کہ میں یورپ میں مقیم رہا ہوں۔ میں نے "ایورر" کا نام نہیں سنا۔ سپریم وزڈم (عقل ارفع) کا مطلب جیسا کہ دستاویز ایگزیبٹ ڈی ایل میں استعمال ہوا ہے وہ یہ ہے کہ میں کچھ نہیں۔ میں نے کتاب "کتاب التواسین" نہیں پڑھی۔ یہ درست ہو سکتا ہے کہ میں نے محض اتفاقاً اس عدالت کے روبرو اپنے بیان میں اس کتاب کا حوالہ دے دیا ہو۔ میں ڈاکٹر "مائی سینو" کو نہیں جانتا۔ میں حسن ابن منصور کو مکمل طور پر نہیں جانتا لیکن میں نے ان کے بارے میں سنا ہے۔ میں نے سنا ہے کہ حسن ابن منصور کو "حلاج" کے نام سے بھی پکارا جاتا ہے۔ یہ غلط ہے کہ اسے پھانسی دی گئی۔ رضاکارانہ طور پر کہا کہ اس کے جسم کے ٹکڑے کیے گئے اور اس طرح اسے ہلاک کیا گیا۔ میں نے اپنے لئے اہل بیت کا لفظ نہیں لکھوایا لیکن میں ایسا چاہتا ہوں۔ رضاکارانہ طور پر کہا کہ متقی اہل رسولؐ ہیں۔ تقویٰ کی تعریف سورۃ بقرہ کی آیت نمبر 3 اور 4 میں درج ہے۔ متقی کا مطلب بھی سورۃ بقرہ کی آیات میں جن کا میں نے حوالہ دیا ہے بتا دیا گیا ہے۔ اہل رسولؐ اور اہل بیت کے درمیان فرق پیغمبر اسلامؐ کے درمیان فرق ہے۔ پیغمبر اسلامؐ کے بچے آل محمدؐ ہیں جبکہ آل رسول کا مطلب متقی لوگ ہیں۔ یہ درست ہے کہ میں نے کہا ہے کہ صحابہ سے میری مراد ساتھی ہیں۔ یہ بھی درست ہے کہ اہل خانہ کو اہل بیت کہا جا سکتا ہے۔ رضاکارانہ طور پر کہا کہ اہل بیت مختلف اصطلاح ہے۔ یہ درست ہے کہ میرا پیدائشی نام محمد تھا لیکن بعد میں میرے والدین نے میرا نام سکول کے داخلہ فارم میں یوسف علی لکھوا دیا اور کالج میں ایسا رہا۔ یوسف علی ندیم کی حیثیت سے میرا نام نویں جماعت میں لکھا گیا چونکہ مذکورہ نام کو تبدیل کرنا مشکل تھا اس لئے یوسف علی ندیم کا نام میرے سروس ریکارڈ میں لکھا گیا۔ جیسے ہی میں نے ملازمت چھوڑی میں نے اپنا نام محمد یوسف علی کر لیا۔ یہ درست ہے کہ میرا نام محمد یوسف علی ندیم کالج میں لکھا جاتا رہا۔ لفظ ندیم کا میرے نام کے ساتھ اضافہ نویں جماعت سے کیا گیا۔ میٹرک کے سرٹیفکیٹ میں میرا نام محمد یوسف علی ندیم ہے جبکہ پرائمری سرٹیفکیٹ میں یہ نام یوسف علی لکھا گیا ہے۔ کوئی بھی شخص محمد جس کے نام کا حصہ ہو اپنے نام کا حصہ محمد ہونے کی بنا پر لفظ محمد پر ﷺ نہیں لکھ سکتا۔ یہ درست ہے کہ میں نے دستاویز ڈی ایل اور ڈی ایم میں اپنا نام محمد یوسف علی لکھا ہے۔

اس مرحلے پر یہ بات متنازع ہے کہ آیا دستاویز ڈی ایل اور ڈی ایم میں محمد کے نام پر ﷺ کے نام کا مخفف "(ص)" مٹانے کیلئے فلوئیڈ استعمال ہوا ہے۔ اس پر فاضل وکیل صفائی نے اپنے قبضے میں موجود اصل دستاویزات دکھائی ہیں لیکن بڑا کر کے دکھائے جانے والے آئینے سے احتیاط کے ساتھ دیکھے جانے سے فلوئیڈ کے استعمال کا تاثر ملتا ہے تاہم اس تنازع کا فیصلہ بعد میں دلائل کے موقع پر ہو گا اور جو بھی اصل دستاویزات ہیں وہ ملزم کے پاس ہی رہیں گی کیونکہ یہ آخری تاریخ پر پیش نہیں کی گئیں۔

فاضل وکیل صفائی کی درخواست پر یہ بات ریکارڈ پر لائی جا رہی ہے کہ گزشتہ تاریخ پر ایگزیبٹ ڈی ایل اور ڈی ایم فاضل وکیل صفائی کو واپس کر دی گئی تھیں۔

ملزم کی باقی شہادت آئندہ تاریخ پر قلم بند کی جائے گی۔

آر او اینڈ اے سی 19-7-2000

بیان محمد یوسف علی ملزم حلفاً بیان کیا

حضرت عبداللہ غازیؒ کے ذریعے مجھے معلوم ہوا کہ تمام اولیائے کرام نے اس سرٹیفکیٹ ایگزیبٹ ڈی ایل کی تصدیق کی ہے۔ بظاہر اور جسمانی طور پر حضرت عبداللہ شاہ غازیؒ وفات پا چکے ہیں۔ یہ سرٹیفکیٹ بظاہر اور جسمانی طور پر حضرت عبداللہ شاہ غازیؒ سے منتقل کیا گیا ہے۔ حضرت عبداللہ شاہ غازیؒ کا مزار کراچی میں ہے۔ مجھے حضرت عبداللہ شاہ غازیؒ کے وصال کی تاریخ اور زمانہ یاد نہیں۔ اس اطلاع سے قبل جیسا کہ میں نے اوپر ذکر کیا ہے مجھے علم نہیں تھا کہ حضرت عبداللہ شاہ غازیؒ تصوف کے کس سلسلے سے تعلق رکھتے ہیں۔ حضرت عبداللہ شاہ غازیؒ نے مجھے سرٹیفکیٹ ایگزیبٹ ڈی ایل کے مندرجات کے بارے میں بالواسطہ طور پر بتایا۔ یہ میرا روحانی تجربہ تھا اور میں وصول کرنے والی جانب تھا۔ میں نے سرٹیفکیٹ ایگزیبٹ ڈی ایل براہ راست پیغمبر اسلامؐ سے وصول کیا لیکن بالواسطہ طور پر حضرت عبداللہ شاہ غازیؒ کے ذریعے تمام اولیائے کرام نے اس سرٹیفکیٹ کی تصدیق کی۔ رضاکارانہ طور پر کہا کہ یہ سرٹیفکیٹ روحانی طور پر موصول ہوا۔ میں اس بارے میں تفصیلات نہیں بتا سکتا۔ دستاویز ایگزیبٹ ڈی ایل روحانی طور پر ملا تھا اور میں اس کی تفصیل نہیں بتا سکتا کہ آیا یہ ٹائپ شدہ تھا یا بغیر ٹائپ کے تھا۔ یہ درست ہے کہ دستاویز ایگزیبٹ ڈی ایل کمپیوٹرائزڈ ٹائپ شدہ دستاویز ہے۔ میں نے یہ دستاویز ایگزیبٹ ڈی ایل اسلام آباد سے کمپیوٹرائزڈ ٹائپ کرائی۔ یہ درست ہے کہ کمپیوٹر کو جو بھی فیڈ کر دیا جاتا ہے وہ دستاویز کی صورت میں باہر آ جاتا ہے۔ یہ درست ہے کہ کمپیوٹر کی فیڈنگ اور دستاویز میں تبدیلی کی جا سکتی ہے۔ اگر اس میں تبدیلی کر دی جائے۔ غالباً حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ امام اولیاء کی رائے کی تصدیق اس کی توثیق میں شامل کی جائے گی۔ جیسا کہ میں نے وضاحت کی ہے کہ مجھے تمام اولیائے کرام کی جانب سے اس کی تصدیق کے بارے میں بتایا گیا تھا اس لئے حضرت جنید بغدادیؒ' سید طائفہ کی تصدیق بھی اس میں شامل ہے۔ مجھے صوفیا کے سلسلے کے نظام سے واقفیت نہیں۔ رضاکارانہ طور پر کہا کہ چونکہ میں نے براہ راست تربیت حضرت محمدؐ سے حاصل کی ہے اس لئے میرا اولیائے کرام سے کوئی رابطہ نہیں۔ یہ درست ہے کہ سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام کو خلافت عطا کی گئی۔ رضاکارانہ طور پر کہا حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک پیغمبروں کو عطا کی جانے والی خلافت پیغمبر اسلام حضور محمد نبی الامی ﷺ کی خلافت تھی۔ حضورؐ کے وصال کے بعد خلافت خلفائے راشدین کے پاس چلی گئی۔ سب سے پہلے یہ خلافت حضرت ابو بکر صدیقؓ کو ملی۔ میں حضرت ابو بکر صدیقؓ کو ملنے والی خلافت کی تفصیلات نہیں جانتا۔ میں نہیں جانتا کہ آیا حضرت ابو بکر صدیقؓ نے خلافت ملنے کے بعد خود کو خلیفۃ الرسول کہلوایا۔ میں اس خطبے کی تفصیل نہیں جانتا جو حضرت ابو بکر صدیقؓ نے مسجد نبوی میں دیا تھا۔

(جاری ہے)

یوسف کذاب کو سزائے موت کا حکم' عدالتی فیصلے کا متن (قسط نمبر 32)

رسول اللہ کی عطا کردہ خلافت عظمیٰ کی انگریزی سند نو سال بعد ملی: کذاب کا بہتان

ہے کہ وہ خلفائے راشدین کی پیروی کرے۔ رضاکارانہ طور پر کہا کہ جب میں نوجوان تھا' میں نے محسوس کیا کہ سوچ میں بہت سے اختلافات ہیں اس لئے میں نہیں سمجھ سکا کہ کس مکتب فکر کی پابندی کی جائے۔؟اس لئے میں نے پیغمبر اسلامؐ کے سامنے دعا کی کہ وہ رہنمائی کریں۔ اس رہنمائی کا معاملہ یا تو زہد ہے یا عشق ہے۔ جہاں تک زہد کا تعلق ہے اس کا مطلب ہر سیڑھی سے گزر کر اوپر پہنچنا ہے۔ اور جہاں تک عشق کا تعلق ہے اس کا مطلب براہ راست والا ہے۔ اس لئے میں نے پیغمبر اسلامؐ سے عشق کا راستہ اختیار کیا ہے اور اپنے نظریات کو دوبارہ بیان کرنے کیلئے میں مکتوب امام ربانی ایگزیبٹ ڈی ایل ایل کے صفحات 86`87 پر انحصار کرتا ہوں جو حضرت مجدد الف ثانی کے لکھے ہوئے ہیں۔ زہد کا بالواسطہ طریقہ "سورۃ العنکبوت" کی آیت 69 ہے اور عشق کا طریقہ "سورۃ شعرا" کی آیت 13 سے ثابت ہوتا ہے۔ میں نے کتاب ایگزیبٹ ڈی ایل ایل نہیں پڑھی لیکن میں نے اس میں سے اپنے موقف کیلئے حوالے تلاش کئے ہیں۔ میں وحدت الشہود کا فلسفہ نہیں جانتا۔ جیسا کہ کتاب ایگزیبٹ ڈی ایل ایل میں بتایا گیا ہے۔ رضاکارانہ طور پر کہا کہ میں نے خود کو قرآن اور سنت میں واضح کی جانیوالی اصطلاحات تک محدود رکھا ہے۔ یہ غلط ہے کہ تمام علمائے کرام کو اس کے بارے میں کوئی علم نہیں اور یہ کہ تمام صوفیائے کرام کو تصوف کے بارے میں کوئی علم نہیں۔ رضاکارانہ طور پر کہا کہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 342 کے تحت بیان دیتے ہوئے میں نے خود کو ایک مولوی تک محدود رکھا جس نے یہ مقدمہ درج کرایا ہے۔ یہ درست ہے کہ تصوف شریعت کے تابع ہے۔ یہ درست ہے کہ شریعت کا ذریعہ قرآن اور سنت ہے۔ یہ درست ہے کہ شریعت محمدی کی اتباع کے بغیر کوئی شخص سرور کائنات کی محبت اور شفقت کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔ قرآن کے بعد حدیث رسول کا شریعت کا ذریعہ ہے۔ یہ درست ہے کہ اگر کوئی قرآن و حدیث سے تجاوز کرتا ہے تو اسے شریعت نہیں کہا جا سکتا۔ میں دستاویز ایگزیبٹ ڈی ایل کے لکھنے والے کا نام نہیں جانتا تاہم میں جانتا ہوں کہ دستاویز ایگزیبٹ ڈی ایل کس نے ٹائپ کی لیکن میں اس کا نام نہیں بتا سکتا۔ یہ غلط ہے کہ چونکہ میں اس شخص کا نام نہیں جانتا کہ جس نے دستاویز ایگزیبٹ ڈی ایل ٹائپ کی ہے اس لئے میں اس کا نام نہیں بتا رہا۔ میں نے دستاویز ایگزیبٹ ڈی ایل اپنی مجلس کے کسی سامع کو نہیں دکھائی۔ مجھے یہ دستاویز تقریباً چالیس روز قبل ٹائپ شدہ شکل میں ملی ہے۔ میں نے یہ دستاویز عدالت کو مطمئن کرنے کیلئے اس کے روبرو پیش کر دی ہے۔ رضاکارانہ طور پر کہا کہ روحانی خلافت مجھے پیغمبر اسلامؐ نے 28-8-1991 کو عطا کی۔ دستاویز ایگزیبٹ ڈی ایل مجھے 1991 میں نہیں دی گئی۔ میری کوئی ذاتی لائبریری نہیں۔ کتابیں جو عدالت میں پیش کی جا رہی ہیں وہ بازار میں دستیاب ہیں اور یہ کہ میں نے اپنے دوستوں سے بھی اکٹھی کی ہیں۔ "تعلق" نامی کتاب میری لکھی ہوئی ہے۔ میں "مرد کامل" اور "وصیت نامہ" نامی کتاب کے ناشر اشرف علی کو نہیں جانتا۔ میں نے کتاب "مرد کامل" ایگزیبٹ 20 نہیں پڑھی۔ میں نے اپنا مستقبل پیغمبر اسلامؐ کی ہدایت اور رہنمائی کے مطابق پیش کیا۔ میں نے اپنا نام محمد یوسف علی 5 جولائی 1977 کے بعد تقاضے پورے کرنے کے بعد لکھنا شروع کیا۔ یہ درست ہے کہ "تعلق" نامی کتاب 1984 میں شائع ہوئی۔ یہ درست ہے کہ "تعلق" نامی کتاب ایگزیبٹ پی 21 میں میں نے اپنا نام صرف علی لکھا۔ رضاکارانہ طور پر کہا کہ میں اپنے پورے نام کا کوئی بھی حصہ لکھ سکتا ہوں۔ رضاکارانہ طور پر کہا کتاب کے پہلے صفحہ (سرورق) پر میرا پورا نام محمد یوسف لکھا ہوا ہے۔ میں اپنے نام کا لفظ علی صرف قلمی دوستی میں یا نظمیں لکھتے وقت استعمال کرتا ہوں۔ فی الحقیقت علی میرا قلمی نام ہے۔

باقی ماندہ شہادت آج 2 بجے قلم بند کی جائے گی۔

آر او اینڈ اے سی 20-7-2000

بیان ملزم محمد یوسف علی تجدید حلف کیساتھ

XXX جرح فاضل وکیل مستغیث

میں صحاح ستہ کو جانتا ہوں جو تعداد میں چھ ہیں۔ صحیح بخاری شریف' صحیح مسلم شریف' موطا امام مالک اور دوسرے اور مسند امام احمد بن حنبل' ابو داؤد اور ترمذی شریف میں نے صحاح ستہ کے بارے میں بتایا ہے جو میرے علم میں ہیں۔ میں نے اس انداز میں حدیث کا مطالعہ نہیں کیا جس انداز میں مجھ سے فاضل وکیل مستغیث نے سوال کیا ہے۔ میں یقین سے نہیں کہہ سکتا کہ موطا امام مالک صحاح ستہ میں شامل ہے یا نہیں۔ رضاکارانہ طور پر کہا کہ مجھے احادیث جمع کرنے کے تمام طریقوں کا احترام ہے۔ یہ درست ہے کہ میں نے وہ احادیث پڑھی ہیں جن کے بارے میں وکیل استغاثہ نے پوچھا ہے جو درج ذیل ہیں۔

(I) "انا مدینۃ العلم و علی بابہا
فمن اراد العلم فلیاتہا من بابہا
(المستدرک علی الصحیحین)
الامام الحافظ ابی عبداللہ الحاکم

(II) انا دار الحکمۃ و علی بابہا

(ترمذی شریف)

میں نے اپنے بیان میں جن احادیث کا حوالہ دیا ہے ان کا ذکر صحاح ستہ میں نہیں۔ یہ درست ہے کہ صحاح ستہ تمام مکاتب فکر کی جانب سے صحیح اور درست تسلیم کی جاتی ہیں۔ "تعلق" نامی کتاب ایگزیبٹ پی 21 میں جو حصہ ایچ تا ایچ ہے میری تحریر ہے جو یہ ہے۔

"ذات سے کائنات تک یکجہتی نیابت اور معراج کا اصلی' حقیقی اور فطری تقاضہ"

یہ درست ہے کہ میری کتاب "تعلق" میں علامہ اقبال کی ایک رباعی حصہ آئی تا آئی لکھی گئی ہے۔ یہ غلط ہے کہ میں نے یہ کسی سے لکھوائی ہے۔ رضاکارانہ طور پر کہا مجھے یہ پسند تھی۔ رضاکارانہ طور پر کہا کہ میں اس ضمن میں سورہ احزاب آیت 21 کا حوالہ دیتا ہوں۔ یہ درست ہے کہ کتاب کا دیباچہ پی 21 اس جیسا ہے جیسا کہ کتاب "مرد کامل" پی 20 کا ہے۔ رضاکارانہ طور پر کہا میرا کتاب "مرد کامل" کی صفائی سے کوئی تعلق نہیں لیکن اس میں جو کچھ بھی لکھا ہے میری کتاب "تعلق" کے مطابق ہے میں اسے قبول کرتا ہوں۔

(جاری ہے)

روزنامہ خبریں (4) 6 اکتوبر 2000ء

یوسف کذاب کو سزائے موت کا حکم' عدالتی فیصلے کا متن (قسط نمبر 33)

کذاب خلافت عظمیٰ کے جعلی سرٹیفکیٹ میں درج انگریزی الفاظ کے معنی بھی نہیں بتا سکا

یہ درست ہے کہ مضامین اگزیبٹ پی 22' پی 23' پی 24 میں نے روزنامہ پاکستان میں چھپوائے لیکن یہ ایک فوٹو سٹیٹ مشین سے چھاپے گئے جس کی بنا پر ان مضامین میں کچھ اضافے ہیں جو میرے نہیں۔ حصہ اے تا اے' بی تا بی' سی تا سی میرے وکیل کے اگزیبٹ پی 22' پی 23' پی 24 جن پر میرے دستخط ہیں میرے نہیں۔ اس لئے یہ مبالغہ آمیز ہیں اور یہ کہ کالم نمبر 3 اگزیبٹ پی 22' پی 23' پی 24 سے غائب ہے۔ میں نے جو کچھ بھی کتاب "تعلق" میں لکھا وہ 1984 میں چھپ گیا۔ یہ وہ علم ہے جو پیغمبر اسلامؐ نے دیا تھا۔ میں ایسا نہیں سمجھتا کہ مجھے اردو فارسی زبانوں پر 1984 میں عبور تھا۔ میں ذاتی حیثیت میں اس شاعری کا مطلب سمجھتا ہوں جو میری کتاب "تعلق" میں درج ہے۔ مستغیث کے وکیل نے جو بھی درود شریف بتائے ہیں درست ہیں۔ انہیں پڑھنے کے بعد میرے ساتھ "کیا گناہ رہ گیا؟ فاضل وکیل مستغیث نے جو درود شریف پڑھے ہیں وہ گناہوں کی معافی کیلئے کسی بھی لمحے پڑھے' بیان کئے اور سنے جا سکتے ہیں اور انہیں پیش کرنے کیلئے کوئی طریقہ یا وقت مقرر نہیں۔ اللہ کے فضل و کرم اور حضرت

محمدؐ کی شفقت و مہربانی کیلئے درود شریف کسی بھی لمحے پڑھا جا سکتا ہے۔ بقدر حسنہ کا مطلب یہ ہے کہ دنیا میں جس قدر بھی حسن ہے وہ پیغمبر ﷺ کے لئے ہے اور دنیا میں ہر قسم کا حسن و نور پیغمبر ﷺ کی بنا پر ہے اور پیغمبر اسلام کا حسن و نور کمال و جمال بیان کی صلاحیت سے ماورا ہے۔

عدالت کا وقت ختم ہو چکا ہے باقی ماندہ شہادت دوسرے دن ریکارڈ کی جائے گی۔

آر او اینڈ اے سی 2000-7-20

2000-7-21 بیان ملزم یوسف علی حلفاً:

XXX جرح فاضل وکیل مستغیث:

الف' لام' میم قرآن حکیم کے حروف مقطعات ہیں۔ قرآن میں چودہ حروف مقطعات ہیں کسی حوالے کے بغیر کہہ سکتا ہوں کہ یہ حروف مقطعات اللہ تعالیٰ اور حضور اکرمؐ کے درمیان راز ہیں۔ میں نہیں جانتا کہ آیا حضرت ابن عباسؓ نے ان حروف مقطعات کے معانی بیان کئے تھے۔ رضاکارانہ طور پر کہا سب سے پہلے قرآن حکیم اور اہل بیت کی پیروی میری ترجیح ہے لیکن میں ان لوگوں کا بڑا احترام اور عزت کرتا ہوں جو قرآن و سنت کی پیروی کرتے ہیں۔ یہ درست ہے کہ پیغمبر اسلامؐ نے کہا ہے کہ "میں دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں ایک قرآن اور دوسری سنت" دستاویز اگزیبٹ ڈی ایل میرا لیٹر پیڈ ہے اس کے بالائی حصے پر ایک جانب لفظ محمدؐ پیغمبر اسلام حضرت محمدؐ کی مہر نہیں لیکن یہ پیغمبر اسلام کا اسم مبارک ہے۔

نوٹ: ملزم نے مذکورہ جواب اپنے وکیل کی کچھ مداخلت پر دیا ہے انہیں ہدایت کی جاتی ہے کہ جب ملزم جو خود اہل ہے جواب دے رہا ہو وہ خاموش رہیں۔

XXX جرح فاضل وکیل مستغیث:

میں 1977 سے 1993 تک وقفے وقفے سے

مشورہ رہا۔ مجھے یورپ امریکہ بھی جانا پڑا۔ مجھے علم نہیں کہ عربی اہل جنت کی زبان ہے۔ یہ لازمی نہیں کہ اولیائے کرام کو عربی کا علم ہونا چاہیے۔ میں اپنے اس نظریے کی تائید میں حضرت عبدالقادر جیلانیؒ کی کتاب "سیکرٹ آف سیکرٹس" کے صفحہ 13 کا حوالہ دیتا ہوں۔ اگزیبٹ ڈی ایم ایم مذکورہ کتاب کے صفحات 13`14`15`16 اور 17 کی فوٹو کاپی ہے۔ یہ درست ہے کہ مذکورہ کتاب حضرت عبدالقادر جیلانیؒ کی لکھی ہوئی نہیں۔ کسی شخص شیخ طوسن بیرک الجراحی حلوتی" کی کتاب کا ترجمہ ہے۔ یہ غلط ہے کہ "سیکرٹ آف سیکرٹس" شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی لکھی ہوئی کتاب کا ترجمہ نہیں۔ "سیکرٹ آف سیکرٹس" کے عنوان سے کتاب کا ترجمہ ہے۔

نوٹ: کتاب کے سرورق پر ترجمے کی بجائے لفظ تشریح از شیخ طوسن بیرک الجراحی حلوتی لکھا ہوا ہے۔

XXX جرح فاضل وکیل مستغیث:

یہ درست ہے کہ صفحات اگزیبٹ 13`14`15`16 اور 17 میں جیسا کہ اوپر ذکر ہے کہ عربی زبان کا جاننا اولیائے کرام کے لئے ضروری نہیں۔ یہ میرا ذاتی معاملہ ہے اس لئے میں نہیں بتا سکتا کہ مجھے پیغمبر اسلامؐ سے روحانی پیغامات عربی میں موصول ہوتے رہے ہیں انگریزی میں۔ یہ بھی میرا ذاتی معاملہ ہے کہ اولیائے کرام نے کس زبان میں مجھے اپنے پیغامات دیئے اس لئے میں زبان نہیں بتا سکتا۔ جہاں تک زبان کا تعلق ہے میں اگزیبٹ ایل ایل کے حصے "ایم تا ایم" کی تصدیق کی تفصیلات نہیں بتا سکتا۔ اسی طرح وہ زبان بھی نہیں بتا سکتا جس میں مجھے اگزیبٹ ڈی ایل کے حصہ "این تا این" کے بارے میں پیغام موصول ہوا۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ میں دوسری زبانوں کی نسبت انگریزی بہتر سمجھتا ہوں۔ یہ درست ہے کہ دستاویز اگزیبٹ ڈی ایل کے حصے "کے تا کے" کے بالائی حصہ میں جو پیغام درج ہے میرا ہے اور میری کمیٹی کا ہے میں اس کا ذمہ دار ہوں۔ یہ درست ہے کہ میں لفظ Amplitude کا جو دستاویز اگزیبٹ ڈی ایل کے حصہ "کے تا کے" میں استعمال ہوا ہے کے معانی Amplitude کے طور پر جانتا ہوں۔ میں لفظ Resurrect جو حصہ "کے تا کے" میں استعمال کیا گیا ہے کے معانی انگریزی میں Resurrect کے طور پر جانتا ہوں۔

میں لفظ Resurrect کے معانی موت کے بعد اٹھانا کے بارے میں نہیں جانتا۔ میں لغوی معانی رد نہیں کر سکتا۔ اس لفظ Resurrect کے میرے ذہن میں معانی سورۃ یٰسین کی آیت نمبر 17 والے ہیں۔ یہ غلط ہے کہ میں نہ ہی انگریزی جانتا ہوں نہ اردو نہ عربی نہ پنجابی۔ اگزیبٹ ڈی ایل ایک بنائی ہوئی من گھڑت دستاویز ہے۔ یہ غلط ہے کہ میں نے اگزیبٹ ڈی ایل محض اس لئے بنایا کہ معصوم افراد سے اور ان سے جن کا مذہب کے بارے میں علم بہت محدود ہو رقوم بٹوری جا سکیں۔ یہ غلط ہے کہ اس دستاویز اگزیبٹ ڈی ایل کا ڈھونگ رچا کر میں نے معصوم لوگوں سے کروڑوں روپے بٹورے۔ یہ غلط ہے کہ میں نے محمد علی ابوبکر' بریگیڈیئر محمد اسلم' رانا محمد اکرم' ساجد منیر ڈار اور دوسروں سے رقوم وصولی۔ میں نے ماضی میں خود کو کبھی امام کی حیثیت سے پیش نہیں کیا۔ یہ غلط ہے کہ میں خود کو امام وقت کہلواتا تھا۔ لفظ امام اگزیبٹ ڈی ایل میں میری جانب سے نہیں لکھا گیا یہ لفظ مجھے پیغمبر اسلامؐ نے عطا کیا ہے۔ میں نے کبھی خود اپنے خلیفہ اعظم ہونے کا اعلان نہیں کیا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے مجھے بیٹا عطا کیا تو میں نے اپنے نام کے ساتھ ابوالحسنین لکھنا شروع کر دیا کیونکہ میرے بیٹے کا نام حسنین تھا۔ یہ درست ہے کہ لفظ حسنین جمع ہے جو حضرت حسن علیہ السلام اور حضرت حسین علیہ السلام کیلئے استعمال ہوتا ہے۔

(جاری ہے)

یوسف کذاب کو سزائے موت کا حکم' عدالتی فیصلے کا متن (قسط نمبر 34

کذاب نے قرآن حکیم کی نشاندہی کے باوجود شہادت چھپانے کا اعتراف کر لیا

یہ غلط ہے کہ میں نے ورلڈ اسمبلی بنائی۔ ورلڈ اسمبلی کی آئین سازی تسلیم کرتا ہوں۔ یہ درست ہے کہ میرا نام ابوالحسن محمد یوسف علی دستاویز اگزیبٹ ڈی این پر ورلڈ اسمبلی برائے مسلم اتحاد پر چھپا ہوا ہے لیکن یہ میں نے نہیں لکھا اور نہ ہی چھاپا تاہم میں دستاویز اگزیبٹ ڈی این کو تسلیم کرتا ہوں۔ یہ درست ہے کہ پوری تقریر جیسا کہ اگزیبٹ ڈی این میں دی گئی ہے لفظ بہ لفظ میری ہے۔ ماسوائے عربی حصے کے جو حضرت صوفی برکت علیؒ آف سالار والے کا لکھا ہوا ہے۔ میں نے استغاثے کے گواہوں سے کربلا جیسی قربانی پیش کرنے کو نہیں کہا۔ رضاکارانہ طور پر کہا کہ جب میں نے تقریر کی جو اگزیبٹ ڈی این میں ہے تو وہاں استغاثے کے گواہوں کا کوئی ذکر نہیں تھا۔ مجھے ورلڈ اسمبلی کا ڈائریکٹر جنرل بنایا گیا ہے۔ میں ورلڈ اسمبلی کے ارکان کی تعداد نہیں بتا سکتا۔ ورلڈ اسمبلی کا منشور دستاویز اگزیبٹ ڈی این میں دیا گیا ہے۔ رضاکارانہ طور پر کہا کہ ورلڈ اسمبلی سلسلہ حقیقت محمدیہ کا جدید نام ہے۔ یہ غلط ہے کہ ورلڈ اسمبلی کے ذریعے میں خلافت عظمیٰ مسلط کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔ خلافت زندہ ہے۔ یہ درست ہے کہ میں

خلافت علیٰ منہاج النبوہ کا احیا چاہتا ہوں۔ منہاج النبوہ کا مطلب پیغمبر اسلامؐ کی مکمل اتباع ہے۔ پیغمبر اسلامؐ نے اپنے منہاج پر ان دنوں خلافت قائم کی اور اب بھی پیغمبر اسلام وہی خلافت قائم کرینگے۔ میں کچھ نہیں ہوں۔ یہ درست ہے کہ مجھے خلیفہ اعظم کا لقب ملا ہے۔ یہ درست ہے کہ خلافت راشدہ بھی منہاج النبوہ پر تھی۔ میں اسمبلی کے ارکان کی تفصیلات نہیں بتا سکتا۔ یہ غلط ہے کہ ایسا ظاہر کیا گیا ہے کہ سربراہان مملکت اور اعلیٰ شخصیات اس تنظیم کی رکن ہیں۔ یہ غلط ہے کہ میں نے ورلڈ اسمبلی کی مجلس شوریٰ بلائی ہے۔ میں نے اس بارے میں اپنے عزم کا اظہار کیا تھا تاہم بعد میں رہنمائی پر میں نے یہ خیال ترک کر دیا۔ یہ درست ہے کہ دستاویز مارک امیں میں نے اپنی درخواست زیر دفعہ 5 6 2 ضابطہ فوجداری مورخہ 24-9-1999 اگزیبٹ پی 25 کے ساتھ منسلک کی تھی۔ دعوت نامہ مارک ایچ میرا جاری کردہ نہیں۔ یہ درست ہے کہ مارک ایچ اور کتاب پی 21 میں کلمہ طیبہ کا مونوگرام ایک ہے۔ رضاکارانہ طور پر کہا کہ میں نے یہ مونوگرام روزنامہ "امروز" کے حافظ محمد یوسف سدیدی سے حاصل کیا تھا اور کوئی بھی شخص اسے حاصل کر سکتا ہے۔ دوسری حیثیتوں کے علاوہ میرا بطور سفیر بھی تقرر کیا گیا۔ بطور سفیر میری تقرری سعودی عرب کی عالمی تنظیم نے کی۔ میں اس تنظیم کی تفصیلات اپنے حلف اور ان سے کئے گئے وعدے کی بنا پر نہیں بتا سکتا۔ میں ملک "ٹی ایف ایس کے "ترکش فیڈرل فیڈریڈ سٹیٹس آف کردز کے لئے سفیر تھا۔

باقی ماندہ بیان آئندہ تاریخ پر قلم بند کیا جائے گا۔
آر او اینڈ اے سی 21-7-2000

24-7-2000 بیان محمد یوسف علی تجدید حلف کے ساتھ:

XXX جرح فاضل وکیل مستغیث:

یہ غلط ہے کہ فاضل عدالت کے سامنے میرا پیش کردہ خاکہ (پروفائل) مارک ون اور اگزیبٹ پی 26 مختلف ہیں کیونکہ دونوں ایک ہی چیز ہیں۔ سوائے اس کے ایک اضافہ کلمہ طیبہ عربی میں ہے۔ یہ درست ہے کہ لاہور ہائی کورٹ کے روبرو پیش کئے جانیوالا پروفائل تین صفحات پر مشتمل ہے۔ رضاکارانہ طور پر کہا کہ ٹائپ کے فاصلے کے سوا اس میں کوئی فرق نہیں۔ یہ درست ہے کہ سفیر ایک ریاست کی جانب سے دوسری ریاست کیلئے مقرر کیا جاتا ہے۔ یہ درست ہے کہ حکومت سعودی عربیہ نے مجھے قبرص کیلئے سفیر مقرر نہیں کیا تھا۔ رضاکارانہ طور پر کہا یہ تقرری سیاسی حیثیت میں نہیں تھی۔ یہ غلط ہے کہ میں نے یہ تاثر دیا کہ مجھے حکومت سعودی عرب نے سفیر مقرر کیا ہے۔ رضاکارانہ طوز پر کہا مجھے مسلم امہ نے سفیر مقرر کیا تھا۔ رضاکارانہ طور پر کہا میں نے ان تمام متعلقین سے رابطہ کیا تھا جن کے متعلقہ اتھارٹی سے روابط ہیں۔ جونہی مجھے کوئی ثبوت ملا میں اسے عدالت کے سامنے پیش کر دوں گا۔ میں پہلے ہی کہہ چکا ہوں کہ میں سعودی عرب میں اس ورلڈ آرگنائزیشن کا نام نہیں بتا سکتا جس نے مجھے سفیر مقرر کیا۔

یہ درست ہے کہ سورۃ بقرہ آیت نمبر 283 میں یہ حکم دیا گیا ہے کہ معاہدوں کے بارے میں شہادتیں نہیں چھپائی جائیں گی۔ اگر چھپانے کی کوئی کارروائی کرے تو ایسا کرنا اس شخص کی جانب گناہ ہوگا۔ یہ درست ہے سورۃ بقرہ کی آیت نمبر 140 میں عمومی شہادت چھپانے کی مذمت کی گئی ہے۔ رضاکارانہ طور پر کہا کہ اس آیت کا جوہر یہ ہے کہ شہادت حق چھپائی نہیں جائے گی۔ یہ درست ہے کہ میں نے پنجاب یونیورسٹی سے اسلامیات میں ایم اے کیا ہے۔ میں نے یہ درست کہا تھا کہ میں نے بی اے آنرز پارٹ اسائیکالوجی میں کیا تھا۔ مجھے وہ سال یاد نہیں جس میں میں نے اسلامیات میں ایم اے کیا۔ میں تلاش کے بعد اپنا سرٹیفکیٹ پیش کر چکا ہوں۔ اس میں وقت بی اے آنرز کرنے کا ذکر کیا تھا جب میں فوج میں شامل ہوا تھا۔ میں نے تعلیم جاری رکھی اس لئے میں نے بعد میں ایم اے اسلامیات کر لیا ہے۔ میں نے ایم اے 1978 سے قبل کیا ہے۔ میں نے تفسیر قرآن یا القرآن پیغمبر اسلامؐ سے سیکھی اور تفسیر قرآن بالسنہ مختلف اساتذہ سے جن میں اہل بیت رسولؐ بھی شامل ہیں پڑھی۔ میں مدینہ شریف کے ایک رہائشی شخص محمد اکمل کے ساتھ کاروبار کرتا ہوں۔ یہ کاروبار کپڑے کا ہے اور میں نے کاروبار میں تقریباً پچیس لاکھ روپے کی سرمایہ کاری کر رکھی ہے۔ جو بھی شخص مجھے امریکہ یا برطانیہ آنے کی دعوت دیتا ہے وہ مجھے میرے سفر کیلئے ٹکٹ بھیجتا ہے۔ مجلس شوریٰ میں تھیوکریسی کا مضمون اسلامی علم' بین الاقوامی امور اور قرآن حکیم کی اطلاق کا مطالعہ ہے۔ یہی جدید تقاضوں کے مطابق قرآن حکیم کی حقیقت ہے۔ میں نے تمام مذاہب کا سورۃ کافرون کی تفسیر کی حیثیت سے مطالعہ کیا ہے۔ میں نے سورۃ کافرون کی تفسیر کے مطابق بدھ مت اور ہندو مت کا مطالعہ کیا ہے۔ میں ہندو مت میں اس شخص کا نام نہیں جانتا جس نے اپنے مذہب میں صوفی ازم رائج کیا۔ رضاکارانہ طور پر کہا میں نے ہندو مت کا سورۃ کافرون کے مطابق مطالعہ کیا ہے۔ یہودیت میں بالادست عنصر قانون ہے جبکہ عیسائیت میں خدا سے محبت کے عنصر کو ترجیح حاصل ہے۔ جہاں تک مذہب اسلام کا تعلق ہے اس میں غالب عنصر اللہ اور رسولؐ کی محبت اور اطاعت دونوں ہیں۔ یہ جزوی طور پر درست ہے کہ یہودیت کی بنیاد نسل پرستی پر ہے جبکہ اسلام کی بنیاد انسانیت پر ہے۔

(جاری ہے)

8-10-2002

یوسف کذاب کو سزائے موت کا حکم' عدالتی فیصلے کا متن (قسط نمبر 35)

[illegible]

یہ غلط ہے کہ صرف مسلمان نوجوانوں کی ورلڈ اسمبلی اور رابطہ عالم اسلامی ہی سعودی عرب کی دو تنظیمیں ہیں۔ سعودی عرب میں تیسری تنظیم دارالافتاء ہے اور بھی دوسری تنظیمیں ہیں جن کے نام فی الوقت مجھے یاد نہیں۔ یہ درست ہے کہ فضیلت الشیخ عبدالعزیز بن باز اسی دارالافتاء کے سربراہ ہیں۔ یہ دارالافتاء سے متعلق ہے۔ یہ ایک تنظیم نہیں بلکہ مذہبی جانب حکومتی محکمے کا ایک شعبہ ہے۔ میں ڈاکٹر احمد محمد توتن تونجی کو کسی حد تک جانتا ہوں لیکن میں ان کا چیلہ نہیں۔ میں ڈاکٹر مانشی الجوہانی کو نہیں جانتا۔ میں نہیں جانتا کہ ڈاکٹر امانشی جوہانی ورلڈ یوتھ اسمبلی کے سیکرٹری جنرل ہیں اور اس وقت سعودی عرب کی وزارت مذہبی امور میں ایک نہایت اعلیٰ واہم عہدے پر فائز ہیں۔ یہ درست ہے کہ دستاویز ایگزیبٹ پی 27 کے مطابق ڈاکٹر مانشی الجوہانی مسلم یوتھ کی ورلڈ اسمبلی کے سیکرٹری جنرل ہیں۔ رضاکارانہ طور پر کہا میں نہیں جانتا کہ مولانا ابوالحسن ندوی اپنی کتابوں کے ذریعے میرے بالواسطہ استاد ہیں۔ میں ان کی کتاب "تاریخ دعوت عظیمت" کا حوالہ دے چکا ہوں۔ یہ کتاب بعض عظیم مجاہدوں' عظیم شخصیات اور عظیم علماء کے بارے میں ہے جنہوں نے اسلامی کام کیا۔ یہ غلط ہے کہ مولانا مودودی صاحب قرآن حکیم کی تعلیم میں میرے براہ راست استاد ہیں تاہم وہ اسلامی تحریکوں کے

بارے میں براہ راست استاد ہیں۔ یہ درست ہے کہ مولانا مودودی صاحب اسلامی حکومت کے موضوع پر میرے استاد ہیں۔ یہ درست ہے کہ میں نے پروفائل میں ذکر کیا ہے کہ جنرل ضیاالحق میرے براہ راست استاد تھے۔ وہ تحمل' بردباری اور غریب لوگوں کی عزت و مہمان نوازی کے معاملے میں میرے استاد تھے۔ میں علامہ ڈاکٹر محمد اقبال کو ان کی تعلیمات' ان کے نظریات' افکار اور فلسفے کی بنا پر جانتا ہوں لیکن یہ سب ان کی کتابوں کے واسطے سے ہے۔ رضاکارانہ طور پر کہا کہ ان کی کتاب "کلیات اقبال اردو" اور "کلیات اقبال فارسی" کے ذریعے جانتا ہوں۔ بعض ان حصوں اور موادو کے ذریعے نہیں جو اسلام سے متصادم ہیں۔ میں نے ان کے چھ خطبات کا مطالعہ نہیں کیا۔ علامہ اقبال کی کلیات سے باہر کی شاعری کے بارے میں مجھ سے پوچھا جائے تو مکمل اور درست طور پر میں نے نہیں پڑھی۔ اس لئے میں اس کے معانی نہیں بتا سکتا۔ میں علامہ اقبال کی شاعری کے درج ذیل حصے کے معانی نہیں بتا سکتا۔

"ساحرالموط نے تجھ کو دیا برگ حشیش
اور تو بے خبر سمجھا اسے شاخ نبات"

رضاکارانہ طور پر کہا اگر میں پیغمبر اسلامؐ کے حوالے کے مطالعے تک محدود رہوں تو میں علامہ اقبال کے فلسفہ خودی سے پوری طرح متفق ہوں۔ جہاں تک میرے مطالعے کا تعلق ہے خودی فلسفہ نہیں بلکہ حقیقت ہے۔ میں محسوس کرتا ہوں کہ جب علامہ اقبال خودی کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہیں تو وہ درست ہوں گے اور وہ صوفی بھی جو اپنی بے خودی کے بارے میں بات کرتے ہیں۔ رضاکارانہ طور پر کہا کہ جب صوفیائے کرام خودی کے بارے میں بات کرتے ہیں تو اس سے ان کی مراد اسفل سافلین سورۃ تین کی آیت نمبر 5 ہے اور جب اقبال بے خودی کے بارے میں بات کرتا ہے تو اس کا مطلب احسن و تقویم آیت نمبر 4 ہے۔ میں نے حسین بن منصور حلاج کی تصنیف "تواسین" نہیں پڑھی۔ چند افراد (نوجوان) جو میرے ساتھ روزانہ عدالت میں آتے ہیں ان کا براہ راست ورلڈ اسمبلی سے کوئی تعلق نہیں ہے تاہم وہ میرے ساتھ محبت کی بنا پر آتے ہیں۔ میں نے کتاب "سیکرٹ آف سیکرٹس" (اصل) نہیں پڑھی۔ جس کا عربی نام "سرالاسرار" ہے۔ میں نے کتاب "سرالاسرار" کا مطالعہ انگریزی میں کیا ہے جو حضرت غوث اعظمؒ کی لکھی ہوئی ہے۔ غوثیات الطالبین کے بعض حصوں کا بھی مطالعہ کیا ہے۔ یہ کتاب شریعت کے عمومی موضوعات کے متعلق ہے۔ مجھے حضرت غوث اعظمؒ کی لکھی ہوئی دوسری کتاب کے بارے میں یاد نہیں۔ میں نے کتاب "فتوح الغیب" کا مطالعہ نہیں کیا۔ میں مصنف عبدالمجید دریاآبادی سے متفق نہیں۔ میں حضرت غوث اعظمؒ کی لکھی ہوئی کتاب "سرالاسرار" پر یقین رکھتا ہوں۔ یہ کہنا درست نہیں کہ فاضل وکیل مستغیث نے مجھ سے جو سوالات کئے ہیں میں نے ان کے جواب میں جن سورتوں کا حوالہ دیا ہے وہ سوالوں سے متعلق نہیں۔ میرا فرقہ ملاعیہ سے کوئی تعلق نہیں۔ میں نہیں جانتا کہ آیا "سرمد" کا تعلق فرقہ ملاعیہ سے تھا۔ میں نہیں جانتا کہ آیا "سرمد" ایک ہندو لڑکے کی محبت میں مبتلا تھا اور اسے دہلی سے کسی دوسری جگہ منتقل کیا گیا اس کے بعد سے وہ "من خدا۔ من خدا۔ اور من خدا" نام ہونے کا اعلان کرتا رہا اور یہ کہ اسے اورنگزیب کے سامنے پیش کیا گیا اور اسے یہ الفاظ کہنے پر سزائے موت دیدی گئی۔

میں سہروردی مسلک کے دو دھڑوں کے بارے میں نہیں جانتا۔ مجھے معلوم نہیں کہ آیا سہروردی مسلک کے شیخ شہاب الدین مقتول کو اللہ اور اسلام کے بارے میں گستاخانہ کلمات استعمال کہنے پر تختہ دار پر لٹکایا گیا۔ میں شیخ شہاب الدین سہروردی کے سوا جو سلسلہ سہروردیہ کے بانی ہیں' کوئی دوسرا نام نہیں جانتا۔

میں تقابلی جائزے کیلئے عدالت کے روبرو اپنی تقریر ریکارڈ کرانے کو تیار ہوں۔ میں نہیں جانتا کہ ڈی' این' اے جس کا میں نے اپنے بیان میں حوالہ دیا ہے کن الفاظ کا مخفف ہے؟ میں مستغیث کے وکیل کیلئے ڈی' این' اے کی وضاحت کیلئے تیار ہوں۔ ڈی' این' اے غالباً ڈی آکسی ریبو و نیو کلک ایسڈ ہے۔ مجھے سائنسدان اور سائنسدانوں کے گروپ کا نام یاد نہیں جن کا دعویٰ ہے جس میں کہا گیا ہے کہ قرآن حکیم ڈی' این' اے میں ریکارڈ شدہ ہے۔ رضاکارانہ طور پر کہا کہ میں نے امریکہ میں انٹرنیٹ پر یہ پڑھا ہے۔ میں اس ضمن میں دستاویز پیش کر سکتا ہوں۔ میں سورۃ رحمٰن کی آیت 1`2`3 اور علامہ اقبال کا جیسا کہ میں پہلے ہی وضاحت کر چکا ہوں حوالہ بھی دیتا ہوں۔ یہ درست ہے کہ ڈی' این' اے ایک ٹیسٹ ہے جس کے نتیجے میں انکار کی صورت میں خون کا موازنہ کیا جا سکتا ہے۔ جیسا کہ سیتا وائٹ اور عمران خان کے معاملے میں ہوا تھا۔ رضاکارانہ طور پر کہا یہ بھی حقیقت ہے کہ جب حضرت امام حسین علیہ السلام شہید ہوئے ان کا سر نیزے پر لٹکایا گیا' خون کا ہر قطرہ تلاوت قرآن جسے ناطق قرآن کہا جاتا ہے کر رہا تھا۔ میرے خیال میں زیارت کوئی چیز ہے اور دیکھنا کچھ اور اس لئے پیغمبر اسلام کو ابو جہل نے بھی دیکھا اور حضرت ابو بکر صدیقؓ نے بھی دیکھا۔ میرے خیال میں جس شخص نے حضرت محمدؐ کی زیارت کی وہ خود کو کسی گناہ میں ملوث نہیں کر سکتا اور وہ محفوظ ہے۔ اس لئے میں نہیں جانتا کہ سرمد اور حلاج نے بھی ایسا ہی دعویٰ کیا تھا۔ میں نے "ہیومن جینوم پراجیکٹ" کے نام منسوب کردہ سائنس دانوں کے گروپ کی "حیات" کے بارے میں کتاب نہیں پڑھی۔ میں نہیں جانتا کہ آیا انہوں نے پوری دنیا کی "جغرافیہ" بدل دینے کا دعویٰ کیا ہے۔ رضاکارانہ طور پر کہا انسانی فطرت تبدیل نہیں کی جا سکتی اور میں سورۃ بنی اسرائیل کی آیت نمبر 84 کا حوالہ دیتا ہوں۔ میں نے کتاب ایگزیبٹ ڈی آر جو میں نے پیش کی ہے مکمل طور پر نہیں پڑھی۔ ڈائری ایگزیبٹ پی 8/1-116 میری نہیں اور نہ ہی یہ میری لکھی ہوئی ہے نہ ہی میں اس بات سے متفق ہوں۔

(جاری ہے)

یوسف کذاب کو سزائے موت کا حکم' عدالتی فیصلے کا متن (قسط نمبر 36)

جدہ میں پاکستانی قونصلیٹ جنرل کی طرف سے میرے حق میں جاری کی جانیوالی دستاویز جعلی نہیں: کذاب

یہ درست نہیں کہ ڈائری ایگزیبٹ پی 8/116-1 میں جو کچھ بھی کہا گیا ہے وہ میں نے مذکورہ ڈائری میں لکھوایا ہے اور میں نے اسے اپنے پیروکاروں میں تقسیم کر دیا ہے۔ یہ غلط ہے کہ اس ڈائری ایگزیبٹ پی 8/116-1 کے مندرجات کا حوالہ "تعمیر ملت" اور "پاکستان" میں لکھے گئے کالموں میں ملتا ہے۔ یہ غلط ہے کہ میں نے ڈائری پی 8/116-1 کے مندرجات استغاثے کے گواہوں کے سامنے بولے۔ میں نہیں جانتا کہ آیا کتاب "سیکرٹ آف سیکرٹس" کے بعض حصے ڈائری پی 8/116-1 میں شامل کئے گئے ہیں۔

یہ کہنا غلط ہے کہ میں نے گواہ استغاثہ اسلم کی موجودگی میں اپنے لئے "انا محمدؐ" ہونے کا دعویٰ کیا اور یہ کہ میرے پیروکاروں نے جو وہاں موجود تھے اسے ہار پہنائے۔ یہ کہنا غلط ہے کہ میں نے استغاثے کے گواہوں کے سامنے کہا کہ پیغمبر "ڈیوٹی" پر تھے اور یہ کہ میں "بیوٹی" پر ہوں۔ لفظ بقدر حسنہ جمالہ خوبصورت الفاظ ہیں ان کا ترجمہ نہیں کیا جا سکتا۔ یہ کہنا غلط ہے کہ میں نے گواہ استغاثہ اکرم سے کہا کہ پیغمبر اسلامؐ کی زندگی سادہ تھی۔ اس سوال پر میں نے کہا کہ چودہ سو سال پہلے روایت پرانی

تھی اور اب روایت جدید ہے اور یہ کہ گلیمر' نمود و نمائش وقت کی ضرورت بن چکے ہیں۔ یہ غلط ہے کہ میں نے یہ الفاظ عبدالواحد کے گھر پر کہے نہ ہی گواہ استغاثہ اکرم وہاں آیا۔ یہ کہنا غلط ہے کہ ڈاکٹر محمد اسلم گواہ استغاثہ کی موجودگی میں کموڈور یوسف علی صدیقی کے سوال پر کہ تم حضرت آدم علیہ السلام سے مختلف اوقات میں آنیوالے پیغمبروں اور چودہ سو برس قبل بھی ظاہر ہوئے اس لئے چودہ سو سال کی شان اور آج میں کیا فرق ہے؟ اور ان میں سے زیادہ پر شکوہ کون سا ہے؟ میں نے جواب دیا کہ چودہ سو برس قبل کا زمانہ شاندار تھا لیکن آج کی شان بے مثال ہے اور میں نے یہ بھی کہا کہ اس وقت یہ "ڈیوٹی" تھی اور اب یہ "بیوٹی" پر ہے۔ یہ کہنا غلط ہے کہ ڈائری ایگزیبٹ پی 18/116-1 میں صفحہ 37 پر رسول اللہ یا مرد کامل اللہ سبحان تعالیٰ کا مکمل اظہار ہے اور پیغمبرؐ کی جسمانی شخصیت انسانی تصور سے ماورا ہے اور تمام موجودات' اجسام حضرت محمد ﷺ کی بنا پر تخلیق کئے گئے۔ وہ ہر وقت دنیا میں موجود ہیں ان کا ظاہری نام مختلف ہو سکتا ہے لیکن وہ ہمیشہ محمدؐ ہوتے ہیں۔ آدم علیہ السلام ہوں' نوح علیہ السلام ہوں' ابراہیم علیہ السلام ہوں' عیسیٰ علیہ السلام ہوں' موسیٰ علیہ السلام ہوں' لیکن ان میں سے ہر محمدؐ ہے پھر محمد بن عبداللہ یہ پہلا موقع تھا کہ تمام ظاہری نام یکجا ہو گئے۔ پھر ابوبکر ﷺ' پھر عثمان ﷺ' پھر علی ﷺ' بارہ امام ﷺ' بعض عربی ﷺ' عبدالقادر جیلانی ﷺ' فرید ﷺ' مجدد الف ثانی ﷺ اور محمد یوسف علی مرد کامل ﷺ مختلف ہونے کے باوجود حقیقت میں حضرت محمد ﷺ کی پر عظمت شکل ہیں۔ یہ الفاظ نہ میرے ہیں اور نہ ہی میرے لکھے ہوئے ہیں۔ یہ غلط ہے کہ میں گواہ استغاثہ محمد اسلم سے ذاتی طور پر عبدالواحد کے گھر ملتا رہا ہوں تاہم میں نے اسے دیکھا ہے۔ یہ کہنا غلط ہے کہ 1995 میں میں گواہ استغاثہ ڈاکٹر اسلم سے عبدالواحد کے گھر نماز مغرب کے بعد ملا اور میں نے اس سے پوچھا کہ وہ حقیقت کے انکشاف کی کیا قیمت ادا کر سکتا ہے؟ یہ غلط ہے کہ میں نے گواہ استغاثہ ڈاکٹر اسلم سے دو لاکھ روپے کی ادائیگی کیلئے کہا اور جواباً ڈاکٹر محمد اسلم نے انکار کر دیا۔

باقی بیان آئندہ روز قلم بند کیا جائے گا۔

آر او اینڈ اے سی 24-7-2000

25-7-2000 بیان ملزم یوسف علی حلفاً:

XXX جرح وکیل مستغیث:

یہ کہ میں سعودی عرب کی تنظیم کا قنصل جنرل رہا۔ یہ درست ہے کہ فوٹو کاپی ایگزیبٹ پی 28 میرے حق میں جدہ میں پاکستانی قونصلیٹ جنرل نے جاری کی تھی۔ یہ کہنا غلط ہے کہ دستاویز ایگزیبٹ پی 28 جعلی ہے۔

یہ غلط ہے کہ میں دسمبر 1995 میں میں عبدالواحد کے گھر گیا جہاں ڈاکٹر محمد اسلم نے میرے مطالبے پر دو لاکھ روپے کا انتظام کئے جانے کے بارے میں بتایا۔ یہ غلط ہے کہ دوسرے دن میں گواہ استغاثہ محمد اسلم کے گھر گیا جہاں گواہ استغاثہ محمد اسلم نے مجھے دو لاکھ روپے کی رقم ادا کی۔ یہ کہنا غلط ہے کہ اگلے جمعے میں نے نماز جمعہ اس علاقے کی مسجد میں ادا کی جس میں گواہ استغاثہ محمد اسلم کا گھر واقع ہے۔ یہ غلط ہے کہ اس روز نماز جمعہ کے بعد میں اپنے پیروکاروں کے ہمراہ گواہ استغاثہ محمد اسلم کے گھر آیا جہاں میں نے وعدے کے مطابق حقیقت منکشف کرنے کی پیشکش کی اور پھر میں نے کھڑے ہو کر اپنے لئے "انا محمدؐ" کہا۔ یہ کہنا غلط ہے کہ جب میں نے ڈاکٹر محمد اسلم گواہ استغاثہ سے ایسا کہا' وہ حیران ہوا لیکن میرے ساتھیوں نے اس (گواہ استغاثہ) کی گردن میں اسے پیغمبر اسلامؐ سے ملاقات کے شرف پر مبارکباد دینے کیلئے ہار ڈال دیئے اور اس کے بعد میں مکان سے چلا گیا۔ یہ غلط ہے کہ چند ماہ بعد کموڈور یوسف صدیقی نے مجھ سے گواہ استغاثہ ڈاکٹر محمد اسلم کی موجودگی میں سوال کیا کہ تم حضرت آدم علیہ السلام سے اور ان کے بعد مختلف زمانوں کے پیغمبروں کی صورت میں ظاہر ہوتے رہے ہو اور چودہ سو برس قبل بھی تمہارا ظہور رہا۔ چودہ سو برس پہلے اور آج کی عظمت و شکوہ میں کیا فرق ہے؟ اور دونوں میں کون سا زمانہ زیادہ پر وقار اور پر شکوہ تھا؟ جس پر میں نے جواب دیا کہ چودہ سو سال قبل کا زمانہ شاندار اور پر شکوہ تھا لیکن اب شکوہ و عظمت بے مثال ہے اور یہ کہ میں نے کہا کہ اس وقت یہ "ڈیوٹی" تھی لیکن اب یہ "بیوٹی" ہے۔ یہ غلط ہے کہ اس طرح میں نے پیغمبر اسلامؐ کے نام کی بے حرمتی کی۔ یہ درست ہے کہ میری گواہ استغاثہ سے ملاقات ہوئی تاہم یہ غلط ہے کہ میں اس سے 1994 میں عبدالواحد کے گھر ملا اور میں نے تقریر کی کہ پیغمبر اسلامؐ دنیا میں آج بھی انسانی شکل میں موجود ہیں۔ یہ کہنا غلط ہے کہ میں نے خود کو محمد کہا۔ یہ کہنا غلط ہے کہ میں نے اپنی ایسی کسی تقریر میں یہ کہا کہ پیغمبر اسلامؐ کی زندگی سادہ تھی اور اب روایات جدید ہیں اور اس وقت روایات پرانی تھیں اور یہ کہ گلیمر اور نمود و نمائش آج کی ضرورت ہے۔ یہ بھی غلط ہے کہ میں نے یہ باتیں جنوری' فروری 1994 میں عبدالواحد کے گھر میں کہیں۔ یہ بھی غلط ہے کہ میں نے کہا اگر کوئی دیکھ سکتا ہے اگر کوئی پیغمبر اسلامؐ کو پہچان سکتا ہے وہ ہمارے درمیان موجود ہیں۔ یہ کہنا غلط ہے کہ میں نے رانا محمد اکرم گواہ استغاثہ کی موجودگی میں عبدالواحد کے گھر میں باتیں کی تھیں۔ ان سے پیغمبر اسلامؐ کے مقدس نام کی بے حرمتی ہوئی۔ یہ کہنا غلط ہے کہ ستمبر 1995 میں گواہ استغاثہ رانا محمد اکرم نے مجھ سے پوچھا کہ آیا میں قرآن کی تفسیر یا تفہیم لکھ رہا ہوں اور اس نے مجھے اس کی ایک کاپی دیئے جانے کی درخواست کی جس پر میں نے گواہ استغاثہ سے پوچھا کہ وہ اس کے لئے کیا قیمت ادا کر سکتا ہے۔ یہ غلط ہے کہ میں نے گواہ استغاثہ رانا محمد اکرم سے اس تفسیر کیلئے ایک لاکھ روپے کا مطالبہ کیا۔

(جاری ہے)

یوسف کذاب کو سزائے موت کا حکم' عدالتی فیصلے کا متن (قسط نمبر 37)

میں نے قرآن سکھانے کیلئے امریکہ' برطانیہ اور دوسرے ملکوں کے دورے کئے: کذاب

میں امریکہ' برطانیہ اور دوسرے مقامات کے فی سبیل اللہ (اللہ کی راہ میں) دورے کرتا رہا ہوں۔ میں ان ملکوں کے دورے قرآن حکیم سکھانے کیلئے کرتا رہا ہوں۔ میں نے کسی تنظیم کے بارے میں یہ نہیں کہا جس نے مجھے بیرونی ملکوں کے دورے کی دعوت دی ہو۔ میرا خاندان اور میرے دوست مجھے بیرونی ملکوں میں مدعو کرتے رہے۔ 1996 میں ڈاکٹر نصیر اختر نے مجھے واشنگٹن اپنی ذاتی حیثیت میں اسلامک میڈیکل ایسوسی ایشن آف امریکہ کی کانفرنس میں شرکت کیلئے مدعو کیا' یہ دعوت مجھے ٹیلی فون پر دی گئی۔ میں مرزا غلام احمد قادیانی کو نہیں جانتا اور نہ میں اسے جاننا چاہتا ہوں۔ میں قادیانی جماعت کے دو دھڑوں کے بارے میں نہیں جانتا جو قادیانی اور لاہوری گروپ کے نام سے جانے جاتے ہیں۔ یہ کہنا غلط ہے کہ پیغمبر اسلامؐ کے صرف 99 نام ہیں بلکہ 99 سے زائد ہیں۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ بھی 99 سے زائد ہیں لیکن انہیں 99 ناموں میں تلخیص کر دیا گیا ہے۔ میں

پیغمبر اسلامؐ کے نام بیان کر سکتا ہوں۔

نوٹ: ہدایت پر ملزم یوسف علی نے پیغمبر اسلامؐ کے سترہ نام تسلسل کے ساتھ بتائے اور کہا کہ پیغمبر اسلامؐ کے مزید نام بھی ہیں۔

XXX جرح وکیل استغاثہ

ملزم کی باقی ماندہ شہادت آئندہ تاریخ پر قلم بند کی جائے گی۔

آر او اینڈ اے سی 25-7-2000

26-7-2000 بیان ملزم یوسف علی حلفاً

XXX جرح وکیل مستغیث

یہ غلط ہے کہ میں نے لاہور کے ہوائی اڈے پر جاتے ہوئے اپنے ساتھیوں کی موجودگی میں ایک لاکھ روپے کی رقم کم کر دی۔ یہ اس حد تک درست ہے کہ میرے دوستوں نے مجھے بتایا تھا کہ رانا اکرم حج پر جا رہا ہے لیکن یہ غلط ہے کہ میں نے اس گواہ استغاثہ سے پچیس ہزار روپے طلب کئے۔ یہ غلط ہے کہ رانا اکرم گواہ استغاثہ سے پچیس ہزار روپے کی وصولی کے بعد میں نے اس سے کہا کہ رانا اکرم اللہ تعالیٰ کے بہت قریب آ گیا ہے اور میں اس پر حقیقت منکشف کر سکتا ہوں اور یہ کہ گواہ استغاثہ کو عبدالواحد کے کلفٹن کراچی میں واقع گھر کے ایک دوسرے کمرے میں لے گیا۔ میں نے گواہ استغاثہ محمد اکرم سے آنکھیں بند کرنے اور درود شریف پڑھنے کو کہا اور گواہ استغاثہ رانا اکرم نے درود شریف پڑھا اور پھر میں نے اسے آنکھیں کھولنے کو کہا اور پوچھا کیا اس نے کچھ دیکھا ہے جس پر گواہ استغاثہ نے کہا کہ اس نے کچھ نہیں دیکھا۔ یہ کہنا غلط ہے کہ میں رانا اکرم گواہ استغاثہ سے لپٹ گیا اور دعویٰ کیا کہ میں "محمد مصطفیٰ" ہوں اور گواہ استغاثہ سے کہا کہ وہ بھی اسی طرح اس حقیقت کو مخفی رکھیں جس طرح کہ میں نے خود کو چھپائے رکھا ہے۔ اس طرح میں نے کہا کہ یہ تفسیر قرآن' تفہیم قرآن' نور القرآن اور زندہ قرآن ہے۔ یہ کہنا غلط ہے کہ میں نے خود کو پیغمبر اسلامؐ کہلوا کر استغاثے کے گواہوں سمیت مختلف لوگوں سے روپیہ لوٹا اور اس طرح میں پیغمبر اسلامؐ کی شان میں گستاخی اور تحریم کا مرتکب ہوا۔ یہ کہنا غلط ہے کہ 28-2-1997 کو حافظ ممتاز اعوان اور میاں محمد اویس گواہان استغاثہ مسجد بیت الرضا واقع چوک یتیم خانہ لاہور میں نماز جمعہ کی ادائیگی کیلئے گئے اور وہاں میں نے پیغمبر اسلامؐ کی شان میں گستاخی کی اور مسجد میں موجود سینکڑوں افراد کے صحابی ہونے کا اعلان کیا اور اپنے آپ کو تقریر میں پیغمبر اسلامؐ کی حیثیت سے متعارف کرایا۔ یہ کہنا غلط ہے کہ میاں محمد اویس اور حافظ ممتاز گواہان استغاثہ مذکورہ اجتماع میں موجود تھے اور میں نے جس اجتماع میں اپنے پیغمبر ہونے کا دعویٰ کیا وہاں بیٹھے افراد میں سے اپنے مریدوں زید زمان عبدالواحد کے صحابی ہونے کا اعلان کیا اور اس طرح میں پیغمبر اسلامؐ کی شان میں گستاخی کی اور صحابہ کرامؓ کی بے ادبی کی۔ یہ کہنا غلط ہے کہ میں نے 28-2-1997 کو چوک یتیم خانہ واقع مسجد بیت الرضا میں حافظ ممتاز اور میاں اویس کی نماز کے موقع پر موجودگی میں اعلان کیا کہ رسالت مآب مسجد میں موجود ہیں اور سو افراد صحابی ہیں۔ اس طرح میں نے رسالت مآب اور صحابہ کرامؓ کی توہین کی۔

یہ اس حد تک درست ہے کہ میاں غفار گواہ استغاثہ مجھ سے میرے گھر واقع 218 کیو ڈیفنس لاہور میں 2 بجے دوپہر 22-3-1997 میں ملے تھے۔ لیکن یہ کہنا غلط ہے کہ میں نے کہا کہ مجھے خلافت عظمیٰ اللہ تعالیٰ نے عطا کی ہے اور یہ کہ خلافت عظمیٰ حضرت آدم علیہ السلام کو دی گئی تھی پھر یہ تمام پیغمبروں میں جاری رہی اور اب پیغمبر اسلامؐ کی خلافت عظمیٰ میرے پاس ہے اور اس طرح میں نے پیغمبر اسلامؐ ہونے کا دعویٰ کیا اور اس طرح میں نے پیغمبر اسلام کی بے حرمتی کی۔ یہ کہنا غلط ہے کہ میں نے اپنی تقریروں میں وقتاً فوقتاً قرآن حکیم کے تراجم کو غلط' ناقص اور شر انگیز قرار دیا ہے اور اس طرح میں نے قرآن مقدس کی بے حرمتی کی۔ یہ قطعی طور پر غلط ہے کہ رضوان نامی شخص نے گواہ استغاثہ محمد علی ابو بکر سے جولائی 1997 میں عبدالواحد کے گھر پر میری ملاقات کا انتظام کیا اور میں نے محمد علی ابو بکر کو "ابو بکر صدیق" کہا۔ یہ کہنا غلط ہے کہ میں نے محمد علی ابو بکر گواہ استغاثہ سے کہا کہ عمرہ کی ادائیگی کی کوئی ضرورت نہیں' میں عمرے کا یہاں انتظام کر سکتا ہوں۔ مزید یہ کہ میں نے محمد علی ابو بکر گواہ استغاثہ سے کہا کہ "مکان وہاں ہے اور مکین یہاں ہے" جس پر مذکورہ گواہ استغاثہ ناراض ہو گیا اور اس کے بعد میں نے اسے عمرے کی ادائیگی کی اجازت دیدی۔ یہ غلط ہے کہ میں نے گواہ استغاثہ محمد علی ابو بکر سے کہا کہ میں اس کی پیغمبر اسلامؐ سے ملاقات کا انتظام کر سکتا ہوں اور میں نے محمد علی ابو بکر گواہ استغاثہ سے حضرت محمدؐ سے ملاقات کی غرض سے اس کی مکمل سپردگی کا وعدہ لیا تھا اور گواہ استغاثہ نے جواب دیا تھا کہ میں جو بھی چاہوں گا وہ اس سے پیغمبر اسلامؐ سے ملاقات کیلئے میرے حق میں دستبردار ہو جائے گا۔ یہ غلط ہے کہ میں نے گواہ استغاثہ محمد علی ابو بکر سے اپنے گھر میں میرے لئے ایک کمرہ سجانے کو کہا کہ جب میں لاہور سے کراچی آؤں میں وہاں قیام کروں گا اور اس کے بعد میں نے مذکورہ کمرے کا نام "غار حرا" ہونے کا اعلان کر دیا۔ یہ غلط ہے کہ میں نے گواہ استغاثہ محمد علی ابو بکر سے میرے قیام کیلئے اپنے گھر میں کمرہ سجانے کو کہا اور میں نے اس کمرے کے "غار حرا" ہونے کا اعلان کر کے دانستہ طور پر شر انگیزی کی جس سے مسلمانوں کے جذبات مجروح ہوئے اور میں نے اس ضمن میں گواہ استغاثہ محمد علی ابو بکر سے کہا کہ میں اس کی پیغمبر اسلامؐ سے ملاقات کا انتظام کر سکتا ہوں اور میں نے مذکورہ گواہ استغاثہ کو گھر کے اندر گھر کے مذکورہ کمرے میں بلایا۔ اسے آنکھیں بند کر کے درود شریف پڑھنے کو کہا جب اس نے درود شریف پڑھنا شروع کر دیا میں نے اسے آنکھیں کھولنے کو کہا اور میں نے اسے اپنے جپھے میں لے لیا اور اعلان کیا کہ میں ہی "محمدؐ" ہوں جس پر گواہ استغاثہ نے رونا شروع کر دیا میں نے اسے دبوچ رکھا اور مذکورہ گواہ استغاثہ کانپتے ہوئے کمرے سے باہر آیا جس پر میرے پیروکاروں نے جو کمرے سے باہر بیٹھے ہوئے تھے مذکورہ گواہ استغاثہ کو پیغمبر اسلامؐ سے اس کی جسمانی ملاقات پر مبارکباد دی۔ یہ کہنا غلط ہے کہ میں نے اپنے پیغمبر اسلام ہونے کا دعویٰ کیا اور اس طرح میں نے پیغمبر اسلامؐ کے نام کی توہین و بے حرمتی کی۔ (جاری ہے)

یوسف کذاب کو سزائے موت کا حکم' عدالتی فیصلے کا متن (قسط نمبر 38)

میں نے 24 لاکھ واپس کرتے ہوئے ابو بکر سے باقی لین دین تسلیم نہیں کیا: کذاب

یہ کہنا غلط ہے کہ عبدالواحد کے گھر میں بیٹھ کر میں نے مذکورہ گواہ استغاثہ محمد علی ابو بکر سے اپنے لئے مکان کی خریداری کا ڈھونگ رچا کر پچاس لاکھ روپے طلب کئے جو گواہ استغاثہ نے مجھے ادا کر دیئے۔ یہ غلط ہے کہ میں نے گواہ استغاثہ محمد علی ابو بکر سے ایک ایئر کنڈیشنر طلب کیا جو اس نے بازار سے خریدا اور میں نے اسے عبدالواحد کے گھر میں اپنے لئے مختص کمرے میں لگوا لیا اور یہ کہ میں نے کراچی سے قالین خریدا جس کے مذکورہ گواہ استغاثہ نے ایک لاکھ دس ہزار روپے ادا کئے اور گواہ استغاثہ نے میرے کمرے کیلئے فرنیچر خریدا جس کیلئے میں نے گواہ استغاثہ کو کراچی میں اپنے قیام کے دوران ہدایت کی تھی۔ میں یہ فرنیچر لاہور لے آیا' یہ فرنیچر گواہ استغاثہ نے خریدا تھا اور اس کیلئے مبلغ ڈیڑھ لاکھ روپے کی رقم ادا کی گئی اس طرح میں نے گواہ استغاثہ محمد علی ابو بکر سے بھاری

رقم بٹوری۔ یہ غلط ہے کہ دستاویز مارک ای ان ڈالروں کے بھنائے جانے سے متعلق ہے جن کی رقم گواہ استغاثہ محمد علی ابو بکر نے مبلغ بیس ہزار نو سو پچاس روپے مجھے ادا کی۔ یہ غلط ہے کہ رسید مارک جی ان قالینوں کی خریداری سے متعلق ہے جو گواہ استغاثہ محمد علی ابو بکر نے میرے لئے خریدے اور یہ قالین مجھے سپرد کئے گئے۔ یہ کہنا غلط ہے کہ میں نے مختلف مواقع پر محمد علی ابو بکر سے مختلف بہانوں سے ڈیمانڈ ڈرافٹوں کے ذریعے بھاری رقوم بٹوریں۔ یہ غلط ہے کہ دستاویز ایگزیبٹ پی 8 مبلغ چوبیس لاکھ دو ہزار چار سو دس روپے پچاس پیسے کی واپسی کے متعلق ہے جو میں نے محمد علی ابو بکر کو اس کی جانب سے طلب کئے جانے پر دیئے اور میں نے بقایا رقم بھی مدینہ سے موصول ہوتے ہی ادا کرنے کا وعدہ کیا۔ یہ درست ہے کہ گواہ استغاثہ محمد علی ابو بکر نے مجھے مبلغ چوبیس لاکھ دس ہزار روپے قرض حسنہ کے طور پر دیئے تھے۔ رضاکارانہ طور پر کہا کہ رقم میں نے گواہ استغاثہ محمد علی ابو بکر کو خود واپس کر دی تھی۔ یہ کہنا غلط ہے کہ مذکورہ رقم گواہ استغاثہ محمد علی ابو بکر کو واپس ادا کرتے ہوئے میں نے اپنے اور محمد علی ابو بکر کے درمیان مذکورہ تمام لین دین تسلیم کیا تھا۔

یہ غلط ہے کہ میں نے عبدالواحد کے گھر منعقد ہونے والی محفل قوالی میں کہا تھا کہ جب تک مجلس کے ارکان پیغمبر اسلامؐ کو نہ دیکھ لیں انہیں موت نہیں آئے گی۔ یہ غلط ہے کہ میں نے گواہ استغاثہ محمد علی ابو بکر سے جب وہ مجلس نعت میں شرکت کیلئے جا رہا تھا کہا کہ گواہ استغاثہ جس شخص کیلئے جا رہا ہے وہ یہاں بیٹھا ہے اور اسے مجلس نعت میں شرکت سے روک دیا تھا لیکن گواہ استغاثہ نے میری نصیحت پر کان نہ دھرا اور مجلس نعت میں شرکت کیلئے چلا گیا اور جب گواہ استغاثہ مجلس نعت میں شرکت کے بعد واپس آیا تو میں نے اسے اپنے کمرے میں بلوایا۔ میں گواہ استغاثہ سے بہت ناراض تھا اور میں نے حکم عدولی پر کہا کہ چونکہ گواہ استغاثہ نے احکامات کی خلاف ورزی کی ہے اس لئے وہ عذاب الٰہی میں مبتلا ہو گا اور اس طرح میں نے پیغمبر اسلامؐ کے نام کی بے حرمتی کی۔

یہ درست ہے کہ محمد علی ابو بکر نے 28-2-1997 کو میری بیٹی کی شادی میں شرکت کی لیکن میں نے اسے مدعو نہیں کیا تھا۔ یہ کہنا غلط ہے کہ ورلڈ اسمبلی کے چوک یتیم خانہ لاہور پر واقع مسجد بیت الرضا میں منعقد ہونیوالے اجلاس میں گواہ استغاثہ محمد علی ابو بکر کو مدعو کیا گیا تھا۔ 28-2-1997 کو میں نے اپنے پیروکاروں کو ورلڈ اسمبلی کے اجلاس کے موقع پر مسجد بیت الرضا میں طلب کیا تھا اور دعوت نامے بھی جن کی فوٹو کاپی مارک ایچ موجود ہے جاری کئے تھے۔ یہ غلط ہے کہ 28-2-1997 کو میں نے مسجد بیت الرضا میں اپنی تقریر کے دوران بتایا کہ میں نے مسجد نبویؐ یا مسجد حرام کا احترام کیوں نہیں کیا؟ اور میں نے وضاحت کی کہ میں نے مسجد بیت الرضا کا انتخاب اسی طرح کیا ہے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے غار حرا کا انتخاب کیا تھا۔ میں نے یہ بھی کہا تھا کہ قرآن حکیم کی بعض سورتیں' آیات حتیٰ کہ قرآن حکیم یہاں موجود ہیں۔ یہ غلط ہے کہ مسجد بیت الرضا میں ورلڈ اسمبلی کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے میں نے کہا کہ پیغمبر اسلامؐ ڈیوٹی پر نہیں لیکن یہ ان کی عطا ہے کہ ایک "رسول" تم سے مخاطب ہے۔ اور اس طرح میں نے پیغمبر اسلامؐ کے نام کی توہین کی۔ یہ کہنا مزید غلط ہے کہ میں نے تیسری یا چوتھی قطار سے گواہ استغاثہ محمد علی ابو بکر کو بلوایا اور اس کا تعارف اپنے صحابی کی حیثیت سے کرایا اور اس طرح میں نے صحابہ کرامؓ کے مقدس نام کی تکذیب کی۔

یہ غلط ہے کہ دسمبر 1995 میں مسجد بیت الرضا واقع چوک یتیم خانہ سے ملحق حجرے میں نماز جمعہ کے بعد سہیل ضیا نے گواہ استغاثہ ساجد منیر ڈار سے میرا تعارف کرایا اور سہیل ضیا میرا مرید تھا۔ یہ کہنا غلط ہے کہ میں نے منیر ڈار سے کہا کہ اگر میں اس کی پیغمبرؐ سے ملاقات کا انتظام کر دوں تو کیا گواہ اس کی قیمت دے سکتا ہے یا نہیں۔ جس پر گواہ استغاثہ نے اثبات میں جواب دیا اور مذکورہ گواہ استغاثہ سے کہا کہ جب تک اس کی پیغمبر اسلامؐ سے ملاقات نہیں ہو جاتی اسے موت نہیں آئے گی مزید برآں ملاقات کی صورت میں گواہ استغاثہ کے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اور وہ جہنم میں داخل نہیں ہو گا اور وہ جنت میں داخل ہو گا اور میں نے گواہ استغاثہ کو اپنی سونے کی زنجیر اور انگوٹھی میرے حوالے کئے جانے کو کہا جو گواہ استغاثہ نے مجھے دیدی۔ یہ غلط ہے کہ مذکورہ ملاقات کے دوسرے دن میں نے گواہ استغاثہ ساجد منیر ڈار کو اپنے گھر 218 کیو واقع ڈیفنس لاہور میں مدعو کیا اور مذکورہ گواہ استغاثہ سہیل ضیا کے ہمراہ میرے گھر آیا اور میں مذکورہ گواہ استغاثہ کو مذکورہ گھر میں قائم اپنے حجرے میں لے گیا جبکہ بہت سے دوسرے لوگ مین ڈرائنگ ہال میں بیٹھے تھے۔ یہ غلط ہے کہ حجرے میں موجودگی کے دوران میں نے گواہ استغاثہ سے کہا کہ وہ خوش نصیب ہے کہ وہ پیغمبر اسلامؐ سے ملاقات کرنے جا رہا ہے اور اس کے بعد میں نے گواہ استغاثہ سے کہا کہ میں ہی محمد ہوں اور پھر میں اس سے بغل گیر ہو گیا اور اس طرح میں نے پیغمبر اسلامؐ کے مقدس نام کی بے حرمتی کی۔ یہ غلط ہے کہ میں اپنی تقریر کے دوران خود کو رسول اللہ کہتا رہا۔ (واعلموا ان فیکم رسول اللہ)

یہ غلط ہے کہ میں نے مذکورہ آیت گواہ استغاثہ کے سامنے تلاوت کی کہ وہ مجھ پر ایمان لائے کہ میں پیغمبر اسلامؐ سے مشابہت اور یکسانیت رکھتا ہوں۔ یہ غلط ہے کہ میں نے اپنی تقریر میں لوگوں کو دعوت دی کہ مجھے پارسا اور حضرت محمدؐ سے مشابہہ سمجھیں اور اگر انہوں نے میری مخالفت کی تو انہیں تمام سہولتوں سے محروم ہونا پڑے گا۔ ان کی بیویاں اور بچے انہیں خود اپنے ایمان کا ثبوت دینے کیلئے قتل کرنا پڑیں گے اور یہ کہ انہیں بدرو حنین کو دہرانا ہے اور کربلا کو دہرانا ہے اور مجھ پر اس طریقے سے ایمان لانا ہے۔ یہ کہنا درست نہیں کہ میں نے گواہ استغاثہ میاں عبدالغفار کو جب میں اس سے اپنے گھر 9 ربیع الاول کو ملا تھا بتایا تھا کہ 9 ربیع الاول ہی میری تاریخ پیدائش ہے اور یہی پیغمبر اسلامؐ کی تاریخ پیدائش ہے۔ یہ غلط ہے کہ میں نے اپنے پیروکاروں کو مصیبت اور آزمائش کے مرحلے میں ان کے ایمان کی آزمائش کے لئے مجھ پر درود بھیجنے کی تلقین کی جیسا کہ ہفت روزہ "تکبیر" کراچی ایگزیبٹ پی 1/151-1 میں رپورٹ کیا گیا ہے۔ (جاری ہے)

یوسف کذاب کو سزائے موت کا حکم' عدالتی فیصلے کا متن (قسط نمبر 39)

کذاب نے صفائی کی شہادتیں ختم کردیں' استغاثے کے گواہوں سے دشمنی نہ ہونے کا اعتراف

یہ غلط ہے کہ میں نے خود کو پیغمبر اسلام کا تسلسل ہونے کا دعویٰ کیا ہے جیسا کہ ہفت روزہ تکبیر اگزیبٹ پی 13/52-1 میں ظاہر کیا گیا ہے۔ یہ کہنا غلط ہے کہ میں نے اپنے پیروکاروں اور مریدوں نے اس نیک نصب العین سے اپنی بیویاں قربان کرنے کو کہا جیسا کہ ہفت روزہ تکبیر کراچی اگزیبٹ پی 1/152-1 میں کہا گیا ہے۔

یہ غلط ہے کہ میں نے اپنی تقریر میں کہا کہ اللہ تعالیٰ میرے ذریعے سے بول رہا ہے جس کا تعلق محض اللہ اور پیغمبر اسلامؐ کے پیغام سے ہے اور یہ اعلان کیا کہ میرے ہونٹوں کی آواز ہی حقیقی کتاب ہے جس سے مراد الکتاب یعنی قرآن شریف ہے۔ یہ غلط ہے کہ میں نے اپنی تقریر میں یہ کہا کہ اللہ

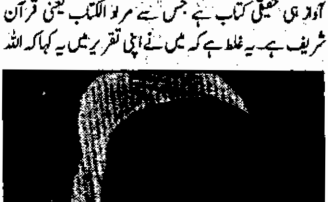

تعالیٰ میرے ذریعے سے مخاطب ہے اور میرے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ ہی حقیقی کتاب ہیں جو الکتاب اور قرآن مقدس ہے اور اس طرح میں نے قرآن مقدس کی توہین کی۔ یہ غلط ہے کہ میں استغاثہ کے گواہوں کے بیانات کے بارے میں کسی قسم کی عداوت' حسد' بغض' طمع اور لالچ رکھتا تھا۔ یہ غلط اور بے بنیاد ہے۔ یہ کہنا غلط ہے کہ میرا لند کورہ بیان غلط اور بعد کی سوچ ہے اور اس کا مقصد محض خود کو قانونی سزا سے بچانا ہے۔ یہ کہنا غلط ہے کہ میں نے فرد جرم میں اپنے آپ پر لگائے گئے تمام جرائم کا ارتکاب کیا ہے۔ یہ غلط ہے کہ میں نے غلط بیانی سے کام لیا ہے۔

یہ درست ہے کہ استغاثے کے گواہوں نے مجھے اس مقدمے میں ملوث کرنے کیلئے ختم نبوت کا پلیٹ فارم استعمال کیا۔ رضاکارانہ طور پر کہا کہ میری کسی سے کوئی دشمنی نہیں لیکن استغاثے کے گواہوں کو شیطان (جو میرا واحد دشمن ہے) استعمال کر رہا ہے۔ میرا ڈاکٹر اسلم گواہ استغاثہ سے کوئی جھگڑا نہیں' ممکن ہے اسے مجھ سے خار ہو اور یہ میرا خیال اور تصور ہے۔ یہ درست ہے کہ میرے خلاف لگائے گئے الزامات کی تردید میں نے نوائے وقت' جنگ اور پاکستان میں شائع کرائی۔ یہ کہنا غلط ہے کہ میں نے توہین رسالت کے جرم سے اپنی گردن بچانے کیلئے ایسا کیا۔ یہ غلط ہے کہ میں نے مرد کامل امام وقت' انسان کامل یا رسول اللہ ہونے اور یا آخر محمدؐ ہونے کا دعویٰ کیا۔ یہ غلط ہے کہ میں نے اپنے پیغمبر' مرد کامل' رسول اللہ' انسان کامل ہونے اور پیغمبر اسلام سے اپنی مشابہت کا لوگوں کے سامنے ڈرامہ رچایا اور اس مکر' دھوکے و جعل سازی کی بنیاد پر دستاویزات اور تقریروں کے ذریعے معصوم اور لاعلم لوگوں سے بھاری رقوم بٹوریں۔ یہ غلط ہے کہ میں نے اپنے دعوے کے سلسلے میں مرزا غلام احمد قادیانی کا طریقہ کار اور راستہ اختیار کیا۔ یہ غلط ہے کہ میں نے ابو بکر کے ملکیہ چوبیس لاکھ روپے کی اپنے بیان کردہ کاروبار میں سرمایہ کاری کی۔ یہ غلط ہے کہ اخباری تراشا اگزیبٹ پی 29 میں نے روزنامہ پاکستان میں شائع کرایا۔ رضاکارانہ طور پر کہا کہ کیونکہ اخبار نے اسے میرے نام سے شائع کیا ہے اس لئے میں اس کی ذمہ داری قبول کرتا ہوں۔ اخباری تراشا اگزیبٹ پی 30 روزنامہ پاکستان میں 5-3-1997 کو شائع ہوا یہ میرا ہے۔ یہ درست ہے کہ اخباری تراشا پی 31 مورخہ 6-3-1997 میرا ہے۔ یہ درست ہے کہ روزنامہ پاکستان کا اخباری تراشا اگزیبٹ پی 32 مورخہ 7-3-1997 بھی میرا ہے۔ یہ درست ہے کہ روزنامہ پاکستان کا اخباری تراشا پی 33 مورخہ 12-3-1997 میرا ہے۔ یہ درست ہے کہ روزنامہ پاکستان کا اخباری تراشا اگزیبٹ پی 34 مورخہ 18-3-1997 میرا ہے۔

نوٹ: اصل اخبار دیکھنے کے بعد وکیل مستغیث کو واپس کر دیئے گئے جیسے اور جب بھی ضرورت پڑی وہ انہیں عدالت میں پیش کرینگے۔

XXX جرح فاضل وکیل مستغیث:

میں نہیں جانتا کہ مذکورہ اخباری تراشوں کو کتاب "مرد کامل کا وصیت نامہ" نامی کتاب اگزیبٹ پی 20 میں دوبارہ شائع کیا گیا ہے۔ یہ کتاب میری لکھی اور ترتیب دی ہوئی ہے اور مذکورہ اخباری تراشے جو میرے مضامین پر مشتمل تھے دوبارہ شائع کر دیئے گئے اس لئے کتاب کا ایڈیشن 1993 کا ہے جبکہ مذکورہ اخباری تراشے 1993 سے قبل یا 1992 کے بعد شائع کئے گئے اور میرے مضامین روزنامہ پاکستان میں شائع ہوئے۔

عدالت کے سوالات:

یہ درست ہے کہ ویڈیو کیسٹ مارک جے میں نے عدالت میں پیش کی۔ مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں کہ اگر فریقین کے وکلاء اور عدالت خود اسے دیکھے۔

اس مرحلے پر استغاثے کے فاضل وکیل مسٹر ایم اقبال چیمہ نے وی سی آر اور ٹیلی ویژن کا انتظام کیا ہے۔ اس فلم کو زیر دستخطی کے چیمبر میں دکھایا جائے۔

ویڈیو فلم مارک جے دکھائے جانے کے بعد میں اس بات کو تسلیم کرتا ہوں کہ ویڈیو مارک جے میں میرا ریکارڈ شدہ انٹرویو جہاں تک آواز اور تصاویر کا تعلق ہے شروع سے آخر تک میرے ہیں۔ میں استغاثے کی جانب سے پیش کی جانیوالی آڈیو ویڈیو کیسٹ دیکھنا نہیں چاہتا تاہم مجھے ان کیسٹوں کی نقول مل چکی ہیں۔

XXX جرح فاضل وکیل مستغیث:

مارک جے کا انٹرویو مورخہ 8-2-2000

کو ریکارڈ کیا گیا۔ انٹرویو لینے والے امریکہ سے آئے تھے۔ پھر کہا کہ وہ لوگ امریکہ اور برطانیہ کی نمائندگی کر رہے تھے لیکن سلامتی اور حفاظتی وجوہ کی بنا پر میں ان کے نام نہیں بتا سکتا۔ یہ کہنا غلط ہے کہ انٹرویو مارک جے بعد کی سوچ ہے اور اس کا مقصد صرف استغاثے کے مقدمے کی نفی کرنا ہے۔

آر او اینڈ اے سی 26-7-2000

بیان ملزم محمد یوسف بلا حلف:

دستاویز اگزیبٹ ڈی این این اگزیبٹ ڈی پی پی اگزیبٹ ڈی کیو کیو' اگزیبٹ ڈی آر آر' اگزیبٹ ڈی ایس ایس' اگزیبٹ ڈی ٹی ٹی' اگزیبٹ ڈی یو یو' اگزیبٹ ڈی وی وی' اگزیبٹ ڈی ڈبلیو ڈبلیو' اگزیبٹ ڈی این این' اگزیبٹ ڈی وائی وائی' اگزیبٹ ڈی زیڈ زیڈ' اگزیبٹ ڈی اے اے اے' اگزیبٹ ڈی بی بی بی' اگزیبٹ ڈی سی سی' اگزیبٹ ڈی ڈی ڈی ڈی' اگزیبٹ ڈی ای ای ای' اگزیبٹ ڈی ایف ایف' اگزیبٹ ڈی جی جی' اگزیبٹ ڈی ایچ ایچ' اگزیبٹ ڈی آئی آئی آئی' اگزیبٹ ڈی جے جے' 6-1 کی فوٹو کاپیاں پیش کرنے کے بعد میں اپنی صفائی کی شہادت ختم کرتا ہوں۔

اس مرحلے پر فاضل ڈسٹرکٹ اٹارنی اور مستغیث کے وکیل نے اعتراض کیا کہ ملزم کی طرف سے پیش کی جانے والی مذکورہ دستاویزات دھوکے اور جعل سازی کی پیداوار ہیں اور چونکہ دستاویز اگزیبٹ ڈی وی وی ایک فوٹو کاپی ہے اس لئے یہ شہادت میں قابل قبول نہیں۔

ان اعتراضات کا حتمی دلائل کے موقع پر جائزہ لیا جائے گا۔ اصل دستاویزات پڑھ کر ملزم کو واپس لوٹا دی گئیں۔

آر او اینڈ اے سی 26-7-2000

15۔ پھر ملزم نے بیان کردہ دستاویزات پیش کرنے کے بعد اپنی صفائی کی شہادتیں ختم کر دیں۔ (جاری ہے)

یوسف کذاب کو سزائے موت کا حکم' عدالتی فیصلے کا متن (قسط نمبر 40)

کذاب کا پیش کردہ خلافت عظمٰی کا سرٹیفکیٹ مقدمے کے فیصلے کیلئے اہم ہے: سیشن جج

16۔ یوسف ملزم نے جو دستاویزات پیش کی ہیں ان میں ایگزیبٹ ڈی ایل اس مقدمے کے فیصلے کیلئے اہم ہے۔ اس دستاویز کے مندرجات درج ذیل دیئے جا رہے ہیں۔

محمدؐ بسم اللہ الرحمن الرحیم

اپنے آپ کو قابو کرنیوالا دنیا کا فاتح ہوتا ہے
اسلام کے اصولوں کا ان کی اعلیٰ ترین صورت میں یکجا ہونا مسلمانوں کی حیات نو کیلئے پہلا قدم ہے کیونکہ صرف وہی جو حقیقت الحق میں ڈوب کر زندگی پالیتے ہیں ارد گرد کی دنیا کو زندگی دے سکتے ہیں۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ

خلیفہ اعظم حضور سیدنا

محمد صلی اللہ علیہ وسلمکے

خلیفہ اعظم حضرت امام (شیخ)

الو اے ایچ محمد یوسف علی

ہم کامل تسلیم اور تصدیق کے ساتھ شہادت دیتے ہیں الحمد للہ وہ ہر چیز کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی جانب سے دیکھتا ہے' سب کچھ اللہ کیلئے کرتا ہے اور کچھ اپنی ذات اور دوسروں کے حوالے سے نہیں کرتا۔ وہ جو کہتا ہے تعریف ہو یا نکتہ چینی' نفع ہو یا نقصان' اس کیلئے سب یکساں ہیں۔ اس کا علم سب پر محیط ہے اور اس کی عقل ارفع ہے۔ وہ اسکے بارے میں سوچتا ہے جو جانتا ہے اپنا علم استعمال نہیں کرتا کیونکہ یہ اس گدھے سے بہتر نہیں جو اپنی پیٹھ پر کتابوں کا بوجھ لادے پھرتا ہو۔

17۔ ٹرائل کے اختتام پر میں نے ریاست کے وکیل رانا اسلم لولیس فاضل ڈسٹرکٹ اٹارنی جن کی مدد مسٹر محمد اسماعیل قریشی' مسٹر اقبال چیمہ اور مسٹر غلام مصطفیٰ چودھری' فاضل وکلاء برائے مستغیث اور جسٹس سلیم عبدالرحمان اور مس رخسانہ لون' فاضل وکلاء برائے محمد یوسف ملزم کو سنا۔ میرے سامنے جو ریکارڈ پیش کیا گیا میں نے اس کی چھان پھٹک کی۔

18۔ فاضل ڈسٹرکٹ اٹارنی نے جن کی مدد مستغیث کے فاضل وکیل کر رہے تھے استغاثے کا پورا مقدمہ پڑھنے کے بعد بنیادی طور پر یہ دلائل دیئے کہ ایک حساس مقدمے میں محض ایف آئی آر درج کرانے میں تاخیر استغاثے کا مقدمہ مسترد کئے جانے کا جواز نہیں بنتی۔ مزید یہ کہ استغاثے کی آڈیو و ویڈیو کیسٹوں اور ٹرانسکرپٹ کی صورت میں شہادتیں قانون شہادت' آرڈر کے آرٹیکل 164 کی دفعات کو ملحوظ رکھتے ہوئے قابل تسلیم و پذیرائی ہیں اور اس مقدمے میں ویڈیو کیسٹ فاضل وکیل صفائی نے بھی دیکھے اور اس نے ویڈیو کیسٹ میں آواز و تصویروں کی مکمل طور پر تصدیق کی اور اب جب ملزم نے ایک ویڈیو کیسٹ مارک جے خود عدالت کو مہیا کر دی ہے تو یہ ملزم کی جانب سے تقابلی جائزے سے انکار کے باوجود اس مقصد کیلئے دستیاب ہے۔ اور موازنے کا نتیجہ یہ ہے کہ ملزم کی پیش کردہ کیسٹ میں آوازیں اور تصویریں وہی ہیں جو استغاثے کی پیش کردہ آڈیو ویڈیو کیسٹوں میں ہیں اس لئے استغاثے کی شہادتوں زبانی و دستاویزی کی بنا پر ملزم کے خلاف الزامات ثابت ہو گئے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ ملزم یوسف نے اپنے "انا محمد" ہونے کا دعویٰ کیا جس کا مطلب یہ ہے کہ اس نے اپنے لئے ہمارے پیغمبر ﷺ کی طرح ہونے کا دعویٰ کیا۔ فی الحقیقت ملزم نے واردات کا وہی طریقہ اختیار کیا جو ملزم غلام احمد قادیانی نے مذہب اسلام کا خود کو انتہائی وفادار ظاہر کر کے اختیار کیا تھا اور جب اس کے چند پیروکار ہو گئے تو اس نے اپنی پٹڑی بدل لی اور اس کے بعد اپنے لئے مسیح موعود' ولی اللہ اور پیغمبر ہونے کا دعویٰ کر دیا۔ ملزم یوسف مخصوص الزامات جیسا کہ الزامات میں واضح ہے کا جواب اپنے وکیل کے ذریعے واضح انداز میں دینے میں ناکام رہا ہے۔ اس کا اپنے حق میں کوئی بھی ایک گواہ کو جرح کیلئے پیش کرنے میں ناکام رہنا مقدمے کے حقائق کو تسلیم کرنے کے مترادف ہے۔

19۔ فاضل ڈسٹرکٹ اٹارنی اور مستغیث کے وکلاء نے بعض رپورٹڈ مقدمات کا جن میں درج ذیل مقدمات شامل ہیں' اپنے دلائل کی تائید میں حوالہ دیا۔

پی ایل ڈی 1985 کراچی 229' پی ایل ڈی 1984 لاہور 484' 1997 ایس سی ایم آر۔ 632' پی ایل ڈی 1991 ایف ایس سی۔ 10 صفحات 26' پی ایل ڈی 1994 لاہور 485' 488' 491' 505' 509' 514' 1971' پی سی آر ایل۔ 602-1 لاہور 1987' پی سی آر ایل جے 1204 لاہور' اے آئی آر 1936 پشاور 106' پی ایل جے 1990' سی آر ایل مقدمات کراچی 340' 1995' پی سی آر ایل جے 459 پشاور' آل انگلینڈ لاء رپورٹس 1965 صفحات 464' 1995' ایم ایل ڈی 1486 لاہور' پی ایل ڈی 1985 کراچی 229 کتاب بعنوان "خطبات ختم نبوت" مصنفہ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی (متنبی کذاب اور توہین انبیاء) صفحہ 249 کتاب عنوان "مجموعہ الہامات تذکرہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام" مصنفہ جلال الدین شمس صفحات 102' 276' 396 اور 620' بلیک لاز ڈکشنری صفحہ 311' (کاروبرینگ اویڈینس) لاز لیکسیکون صفحہ 538' (کور کنیس آف آرڈر) صحیح البخاری راوی ابو ہریرہؓ' حدیث 9.122' کتاب "سر الاسرار" تحریر حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ صفحہ 223 اور کتاب عنوان "قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ" تحریر پروفیسر محمد الیاس برنی صفحات 253' 258' 260' 265 اور 267۔

(جاری ہے)

روزنامہ خبریں (10) 14 اکتوبر 2000ء

یوسف کذاب کو سزائے موت کا حکم 'عدالتی فیصلے کا متن (قسط نمبر 41)

دشمنی کی بنا پر استغاثے کی شہادت مشکوک ہے' شک کا فائدہ دیا جائے: وکیل صفائی

20۔ فاضل وکلا صفائی مسٹر سلیم عبدالرحمان اور مس رخسانہ لون نے استغاثے کی جانب سے پیش کئے جانے والے دلائل کی مخالفت کی اور کہا کہ ایف آئی آر کے اندراج میں غیر معمولی تاخیر ہوئی ہے جس کی استغاثے کی جانب سے وضاحت نہیں کی گئی مزید یہ کہ استغاثے کی شہادتیں قابل انحصار نہیں۔ یہ کہ ویڈیو کیسٹ اور ان کے ٹرانسکرپٹ فرضی اور جعلی دستاویز ہیں مزید برآں قانون شہادت کے حکم آرٹیکل 164 کی دفعات کو ملحوظ رکھتے ہوئے شہادت کا یہ حصہ قابل ادخال نہیں۔ مزید یہ کہ ڈائری کے صفحات فوٹو کاپیاں ہیں اس لئے ماہر تحریر یا ان کے مصنف کی غیر موجودگی میں شہادت کا حصہ قابل انحصار نہیں۔ رسالہ تکبیر ریکارڈ پر لایا گیا ہے لیکن اس کے لکھنے والے کو پیش نہیں کیا گیا ہے اس لئے ہر مرحلے پر استغاثے کی شہادت مشکوک ہے۔ استغاثے کے گواہوں کے بیانات میں ترامیم و اضافے ہیں اور وہ دشمنی' رقابت اور لالچ کی بنا پر ملزم کے خلاف پیش ہوئے ہیں۔ اس بنا

پر ملزم شک کا فائدہ دیئے جانے کا مستحق ہے۔ انہوں نے صفائی کے موقف کا جیسا کہ ملزم کے بیان سے ظاہر ہے اور دستاویزی شہادتوں پر بھی روشنی ڈالی اور درج ذیل رپورٹڈ مقدمات کا حوالہ دیا۔

1995 ایم ایل ڈی' 1485' اے آئی آر 1964 ایس سی 72-1987 ایم ایل ڈی 2425' پی ایل ڈی 1984 لاہور۔ 67' پی ایل ڈی 1997 ایس سی 109' 1974' پی ایل ڈی لاہور 452' پی ایل ڈی 1979' ایس سی اے جے کے 78' پی ایل ڈی 1970' ایس سی 10' پی ایل ڈی 1964' ایس سی 81 پی ایل ڈی 1996 لاہور' 406' 1996' پی سی آر ایل جے 1076' 1993' ایس سی 1405' اے آئی آر 1951 کلکتہ 123 اور 581' 1993' ایس سی ایم آر 153' 1995' ایم ایل ڈی 666' پی ایل ڈی 1991' ایف ایس سی 10' 1983' پی سی آر ایل جے 823' پی ایل ڈی 1963' ایس سی 17 پی ایل 1963 کراچی 76' 1974' پی سی آر ایل جے 400' پی ایل ڈی 1964' ایس سی 26' 1993' ایس سی ایم آر 550' 1989' پی سی آر ایل جے 1956' پی ایل ڈی 1994 لاہور 485' اور پی ایل ڈی 1964 ایس اے

26۔

21۔ ملزم نے اپنے وکیل کے ذریعے کتابوں کا بھی حوالہ دیا ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ زیارت نبی بحالت بیداری مصنفہ سید محمد عبدالمجید صدیقی ایڈووکیٹ صفحہ 6 اور 52 (2) آب حیات مصنفہ مولانا محمد قاسم نانوتوی صفحہ 2 (3) ارمغان شاہ ولی اللہ مصنفہ پروفیسر محمد سرور صفحہ 281 (4) ذکر جمیل مصنفہ مولانا محمد شفیع اوکاڑوی صفحات 105 اور 111 (5) مدارج النبوت مصنفہ حضرت علامہ شیخ عبدالحق صفحات 654' 781' 788' 1050' 1052' 1057' 1058' 1063' 1067' 1071' 1072' 1074' 1076 اور 1077۔ (6) سر دلبراں مصنفہ حضرت شاہ سید محمد ذوقیؒ صفحات 37' 39' 73' 75' اور 293 (7) مکتوبات امام ربانی مصنفہ حضرت مجدد الف ثانیؒ اردو ترجمہ از مولانا محمد سعید احمد نقشبندی صفحات 524' 548 اور 622 (8) مظہر جمال مصطفٰی مصنفہ صوفی سید نصیر الدین ہاشمی صفحات الف' 51' 145' 162 (9) شریعت و طریقت مصنفہ حضرت مولانا شاہ اشرف علی تھانویؒ صفحات 117' 354' 368 اور 420 (10) گنجینہ درود شریف مصنفہ محمد اسلم نقشبندی صفحہ 197' (11) الامداد مصنفہ محمد رفیق احمد ایگزیٹ ڈی جے جے صفحہ 35 (12) خطبات ختم نبوت مصنفہ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی صفحہ 175 (13) مکتوبات امام ربانی مصنفہ حضرت مجدد الف ثانیؒ اردو ترجمہ مولانا محمد سعید احمد نقشبندی صفحات 87' 95' 117' 141 اور 162 (14) خون کے آنسو مصنفہ حکیم مشرق علامہ مشتاق احمد نظامی صفحہ 87 (15) خزینہ معرفت مصنفہ حضرت محمد ابراہیم قصوری صفحات 3' 347' 388 اور 392 (16) مکتوبات امام ربانی مصنفہ حضرت مجدد الف ثانیؒ اردو ترجمہ مولانا محمد سعید احمد نقشبندی صفحات 5' 63' 87' 141' 144 اور 148 (17) الحریقہ المختوم مصنفہ مولانا صفی الرحمان مبارک پوری صفحات 83 اور 616 (18) سیرت غوث اعظمؒ مصنفہ حضرت عبدالرحیم خاں قادری صفحات 63 اور 199 (19) روضۃ القیومیہ مصنفہ حضرت خواجہ محمد احسان صفحات 171' 173' 175' 178 اور 288 (20) قصر عرفان مصنفہ شیخ مولوی احمد علی چشتی صفحات 14' 54 اور 58 (21) مکتوبات امام ربانی مصنفہ حضرت مجدد الف ثانیؒ اردو ترجمہ حضرت محمد سعید احمد صفحات 42' 44' 104 اور 113 (22) تعبیر الرویا مصنفہ علامہ ابن سیرین صفحہ 78 (23) صحیح بخاری ترجمہ حضرت محمد وحید الزمان صفحات 80 اور 82۔

(جاری ہے)

روزنامہ خبریں (4) 15 اکتوبر 2000ء

یوسف کذاب کو سزائے موت کا حکم' عدالتی فیصلے کا متن (قسط نمبر 42)

پیغمبر اور قرآن سے دل لگی کفر ہے 'خلافت عظمیٰ کی دستاویز پیش کر کے کذاب کافر و مرتد ہو گیا: سیشن جج

22۔ بنیادی طور پر دیکھنے کی بات یہ ہے کہ ایک مسلمان کا ایمان کیا ہے۔ مسلمان کا ایمان قرآن حکیم ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی خدا (عبادت اور اطاعت کے قابل) نہیں سوائے ایک اللہ کے اور محمدؐ اس کے پیغمبر ہیں۔ فی الحقیقت قرآن کے معنی بالفرض دیگر ایک اعتراف ہے جو اسلام کا ابلاغ کرتا ہے لیکن اگر کوئی اس اعتراف کو میکانکی طور پر' چالاکی کے انداز میں یا کسی چیز کو اپنی جانب سے ظاہر کر کے دہراتا ہے اسے مسلمان نہیں کہا جاسکتا۔ یہ اعتراف دو حصوں پر مشتمل ہے پہلا حصہ لا الہ الا اللہ ہے جو اللہ کی توحید کی تصدیق ہے اسکا مطلب ہے کہ اللہ کے سوا کوئی بھی دوسرا عبادت اور اطاعت کے قابل نہیں۔ فی الحقیقت اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ ہی حقیقی بادشاہ (سچا

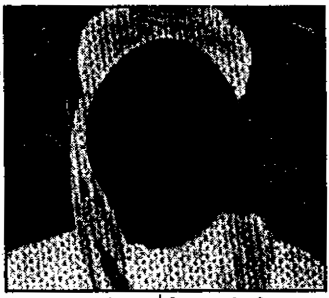

بادشاہ) ہے جس کے اسمائے حسنیٰ درج ذیل ہیں۔

اللہ ' الرحمٰن ' الرحیم ' الملک ' القدوس ' السلام ' المومن ' المہیمن ' العزیز ' الجبار ' المتکبر ' الخالق ' الباری ' المصور ' الغفار ' القہار ' الوہاب ' الرزاق ' الفتاح ' العلیم ' القابض ' الباسط ' الخافض ' الرافع ' المعز ' المذل ' السمیع ' البصیر ' الحکم ' العدل ' اللطیف ' الخبیر ' الحلیم ' العظیم ' الغفور ' الشکور ' العلی ' الکبیر ' الحفیظ ' المقیت ' الحسیب ' الجلیل ' الکریم ' الرقیب ' المجیب ' الواسع ' الحکیم ' الودود ' المجید ' الباعث ' الشہید ' الحق ' الوکیل ' القوی ' المتین ' الولی ' الحمید ' المحصی ' المبدی ' المعید ' المحی ' الممیت ' الحی ' القیوم ' الواجد ' الماجد ' الواحد ' الاحد ' الصمد ' القادر ' المقتدر ' المقدم ' المؤخر ' الاول ' الآخر ' الظاہر ' الباطن ' الوالی ' المتعال ' البر ' التواب ' المنتقم ' العفو ' الرؤف ' مالک الملک ' ذوالجلال والاکرام ' المقسط ' الجامع ' الغنی ' المغنی ' المانع ' الضار ' النافع ' النور ' الہادی ' البدیع ' الباقی ' الوارث ' الرشید ' الصبور۔

کلمے کا دوسرا حصہ محمد رسول اللہ پر مشتمل ہے کہ محمد اللہ کے پیغامبر ہیں اس لئے محمد ﷺ اللہ کے پیغمبر ہیں اور اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں دنیا کی رہنمائی کیلئے تخلیق کیا اور انہوں نے جو کچھ سکھایا' یا جو تبلیغ کی مثلاً قرآن حکیم کے تقدس کی' فرشتوں کی موجودگی کی' یوم آخرت پر یقین کی' موت بعد حیات کی' فیصلے کے دن کی' جنت اور جہنم میں لوگوں کو ان کے اعمال کے مطابق بھیجے جانے کی سو فیصد سچی اور مصدقہ ہیں۔ اللہ نے بہت سی تصویریں بنائیں ۔ بالفرض دیگر قوموں اور معاشرے کیلئے اپنے پیغمبر بھیجے لیکن آخری تصویر حضرت محمد ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے محبوب خدا قرار دیا جن کے نام درج ذیل ہیں۔

محمد ' احمد ' حامد ' محمود ' قاسم ' عاقب ' فاتح ' شاہد ' حاشر ' رشید ' مشہود ' بشیر ' نذیر ' داعی ' شاف ' ہاد ' مہد ' ماح ' منج ' ناہ ' رسول ' نبی ' امی ' تہامی ' ہاشمی ' ابطحی ' عزیز ' حریص علیکم ' رؤف ' رحیم ' طٰہٰ ' مجتبیٰ ' طٰس ' مرتضیٰ ' حم ' مصطفیٰ ' یٰس ' اولیٰ ' مزمل ' ولی ' مدثر ' متین ' مصدق ' طیب ' ناصر ' منصور ' مصباح ' امر ' حجازی ' نزاری ' قرشی ' مضری ' نبی التوبہ ' حافظ ' کامل ' صادق ' امین ' عبداللہ ' کلیم اللہ ' حبیب اللہ ' نجی اللہ ' صفی اللہ ' خاتم الانبیا ' حسیب ' مجیب ' شکور ' مقتصد ' رسول الرحمۃ ' قوی ' حفی ' مامون ' معلوم ' حق ' مبین ' مطیع ' رسول الراحۃ ' اول ' آخر ' ظاہر ' باطن ' نبی الرحمہ ' یتیم ' کریم ' حکیم ' خاتم الرسل ' سید ' سراج ' منیر ' محرم ' مکرم ' مبشر ' مذکر ' مطہر ' قریب ' خلیل ' مدعو ' جواد ' خاتم ' عادل ' شہیر ' شہید ' رسول الملاحم۔

اللہ نے اپنے پیارے پیغمبر کو خاتم النبیین قرار دیا ہے۔

سورہ احزاب آیت نمبر 10 کا حوالہ دیا جاتا ہے جو یوں ہے۔

"محمد تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں وہ اللہ کے پیغمبر اور آخری نبی ہیں اور اللہ ہمیشہ سب کچھ جاننے والا ہے"

اللہ خود اور اس کے فرشتے حضرت محمدؐ پر درود بھیجتے ہیں اس لئے مسلمانوں کو حکم دیا ہے کہ وہ بھی حضرت محمدؐ پر درود بھیجیں۔ اس بارے میں سورہ احزاب کی آیت نمبر 56 کا حوالہ دیا جاتا ہے جس کا ترجمہ یوں ہے۔

"اللہ اور اس کے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں رسول پر' اے ایمان والوں تم بھی اس پر احترام کے ساتھ رحمت درود اور سلام بھیجو"

25۔ پہلے ہم قرآن سے رہنمائی لیتے ہیں جو مسلمانوں کیلئے علم کا حقیقی ذریعہ ہے۔ اس لئے یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ ہمارے پیارے پیغمبر حضرت محمدؐ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور اگر کوئی ان کے بعد پیغمبر ہونے یا ان کے ساتھ مشابہت یا نبوت کے تسلسل کا دعویٰ کرتا ہے وہ یا تو مسلمہ کذاب ہے یا مرزا غلام احمد قادیانی ہے وہ اللہ کا پیغمبر نہیں ہو سکتا بلکہ وہ کافر و مرتد ہے اور پاکستان کے قانون کے تحت مستوجب سزا ہے۔

26۔ اللہ اور اس کے فرشتے پیغمبر اسلامؐ پر درود بھیجتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو آنحضرت ﷺ پر درود بھیجنے کا حکم دیا ہے۔ حوالہ سورہ احزاب آیت نمبر 56 جو یوں ہے۔

"اللہ اور اس کے فرشتے پیغمبر اسلام پر درود بھیجتے ہیں اس لئے اے ایمان والوں تم بھی ان پر احترام کے ساتھ رحمت درود و سلام بھیجو"

27۔ اب فیصلہ طلب نقطہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کو خاتم النبیین قرار دیا ہے اور پھر اگر کوئی شخص اسلام کے بارے میں اپنے علم کے بل بوتے پر اللہ رب العزت اور پیغمبر اسلامؐ کی تعریف کر کے پٹڑی سے اتر جاتا ہے اور اپنے "انا محمد" ہونے کا دعویٰ کرتا ہے کیا یہ ممکن ہو گا کہ اللہ رب العزت اس شخص کیلئے اپنی رحمتیں نازل فرمائے؟ یقیناً نہیں۔ سورہ احزاب کی منشا کے مطابق درود شریف صرف پیغمبر اسلامؐ ہی کیلئے مخصوص ہے اور منطقی استدلال یہ واضح کرنے کیلئے کافی ہے کہ ہمارے پیغمبرؐ کے بعد کسی بھی صورت میں کسی بھی طریقے سے اور کسی بھی طرح کوئی پیغمبر نہیں ہو سکتا۔ اللہ رب العزت نے ہمارے پیغمبر کو جو اعلیٰ ترین اعزاز مرحمت فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ اس نے اپنے ذکر کے ساتھ حضرت محمدؐ کا ذکر لازم قرار دے دیا ہے اور تب کہیں جا کر کلمہ مکمل ہوتا ہے۔

28۔ کیا کوئی مسلمان کسی ایسے شخص کا تصور کر سکتا ہے جو کسی بھی شکل میں اپنے پیغمبر ہونے کا دعویٰ کرتا ہو اور خود کو حضرت محمدؐ سے مقابلے کیلئے آگے لایا ہو تو کیا اللہ رب العزت اور فرشتے ایسے شخص پر بھی اپنی رحمتیں اور درود بھیجیں گے؟ یہ ناممکن ہے۔ فی الحقیقت ایسا شخص مرتد اور کافر ہے۔

29۔ مرتد سے مراد ایسا شخص ہے جو اپنے مذہبی عقیدے سے ہٹ جائے اس طرح گویا اللہ رب العزت کے وقار کو مجروح کر رہا ہو۔ اسکی آیات اور اس کے پیغمبر کو جھٹلا رہا ہے۔ ایسے شخص کی توبہ بھی قبول نہیں کی جائے گی اور اسے تعزیری قانون کے تحت سزا دی جائے گی۔

30۔ بے حرمتی اور توہین کے الفاظ تو انتہا ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنی آیات یا پیغمبر اسلامؐ سے تو محض "دل لگی" بات اور مذاق (ہنسی) کی بھی اجازت نہیں دیتا۔ اس لئے اگر کوئی شخص آج کل ایسی دستاویز پیش کرے اور دعویٰ کرے اور کہ اسے یہ دستاویز پیغمبر اسلامؐ کی جانب سے بھیجی گئی ہے اور اس کی توثیق تمام اولیائے کرام نے کی ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس نے خود کو بات (دل لگی) اور مذاق (ہنسی) میں ملوث کیا ہے اور ایسا شخص یقینی طور پر کافر و مرتد ہے۔ اس کا حوالہ سورہ توبہ کی آیات نمبر 65 اور 66 میں دیا گیا ہے۔

(جاری ہے)

یوسف کذاب کو سزائے موت کا حکم' عدالتی فیصلے کا متن (قسط نمبر 43)

تمام مسالک کی مذمت او … آئینی تر احمد کی … ونا کہنا خالی از … نہیں …

31۔ یہ ایسا مقدمہ ہے جس میں ملزم پر الزام ہے کہ اس نے اپنے آپ کو "انا محمد" کہا' اپنے اہل خانہ کو اہل بیت اور اپنے پیروکاروں کو صحاب رسول کہا۔ باقی الزامات سے قطع نظر کہ اس مقدمے سے لوگوں کے مذہبی جذبات وسیع پیمانے پر مجروح ہوئے یہ کوئی ایسا مقدمہ نہیں کہ خاندان کے لوگ جسمانی طور پر زخمی ہوئے یا ٹریفک کا کوئی حادثہ پیش آیا اور ان کے بیانات کا جائزہ لیا جاتا تاکہ ان کی ایک دوسرے سے مطابقت تلاش کی جاسکے۔ یہ ایک ایسا مقدمہ ہے جس میں ایک گواہ کے بیان کا تجزیہ خود اس کے اپنے بیان کی روشنی میں ہونا ہے خواہ یہ بیان دوسروں سے مطابقت رکھتا ہو یا نہ۔ اس بنا پر کہ دو یا تین گواہ کراچی کے رہنے والے ہیں جبکہ باقی لاہور کے رہائشی ہیں اور مذہبی معاملے کی بنا پر وسیع پیمانے پر مسلمانوں کے جذبات

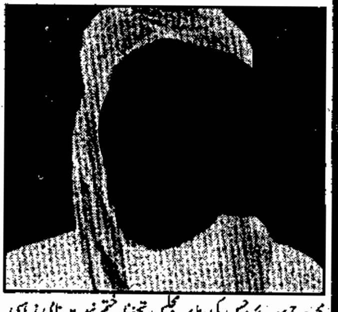

مجروح ہوئے جس کی بنا پر مجلس تحفظ ختم نبوت نامی مذہبی جماعت نے یہ مسئلہ اٹھایا جس کی تاریخ اللہ رب العزت کے نام اور پیغمبر اسلامﷺ کی محبت میں قربانیوں سے بھرپور ہے اور فی الحقیقت اس جماعت سے متعلق مذہبی علماء خواہ وہ وکیل ہوں یا کچھ اور' ان کی کوششوں اور جدوجہد پاکستان کی ضابطہ فوجداری کی دفعہ 295 سی میں تبدیلی لائے جانے کا سبب بنی اور یہ مقدمہ اسی جماعت کے نمائندے محمد اسماعیل شجاع آبادی کے ذریعے لایا گیا ہے۔ میرے خیال میں گواہ کے بیان کی تصدیق اور اس کے قابل بھروسہ ہونے کے بارے میں اس کے حالات کی روشنی میں ہی جائزہ لینا ہوگا کیونکہ تعزیری سزا تو صرف ایک سچے گواہ کی شہادت پر بھی دی جاسکتی ہے۔ قانون گواہوں کی تعداد کی بجائے شہادت کی کوالٹی کا مقتضی ہے۔ میں اس ضمن میں اپنی بات یوں واضح کروں گا کہ اگر کچھ ڈاکوؤں نے جنگل کے ایک کونے میں ایک شخص کو لوٹا ہو تو دوسرے کونے میں واردات کی تائیدی شہادت کہاں سے آئے گی؟ اس لئے حالات کے مطابق متاثرہ شخص کی بتائی ہوئی تفصیلات ہی کو یا تو قبول کرنا ہوگا یا انہیں مسترد کرنا ہوگا۔

32۔ یہاں اس مقدمے میں ایسا کوئی تنازع نہیں کہ ملزم یوسف علی کو ولی' ابدال' قیوم یا قطب قرار دیا جاتا ہے۔ اگر ایسا ہوتا تو اس کی جانب سے حوالے کے طور پر بتائی گئی بعض کتابیں مثلاً سیکرٹ آف سیکرٹس زیر غور لائی جاسکتی تھیں۔ دوسری صورت میں یوں بھی اس نے جن کتابوں کا حوالہ دیا ہے وہ موضوع سے متعلق نہیں اور نہ ہی وہ قرآن حکیم سے بالاتر ہیں جو قانون اور علم کا اعلیٰ ترین ذریعہ ہے۔

33۔ اب یہ پہلو قابل غور ہے کہ آیا سب سے پہلے استغاثے کا مقدمہ لیا جائے یا شہادتوں کی بنیاد پر پہلے ملزم کا موقف لیا جائے اور رسمی طور پر استغاثے کو اپنا مقدمہ ثابت کرنا ہے لیکن یہاں میں ملزم کی شخصیت کے جائزے کیلئے اس کے بیان کے جائزے کو ترجیح دوں گا۔

34۔ ملزم نے اپنے حلفی بیان میں کہا ہے کہ مذہب پر اس کا ایمان حضرت ابو بکر صدیقؓ' اہل بیت اور اولیائے کرام جیسا ہے اور اس کا مشن انسانی کمال (احسن و تقویم) کے ذریعے عالمی امن ہے جسے ورلڈ اسمبلی اور امن اور احیائے اسلام کے نام سے جانا جاتا ہے۔ اس نے مزید کہا ہے کہ جب وہ عشق محمدﷺ کی بات کرتا ہے تو وہ صوفیائے کرام کے سامنے زانوئے تلمذ طے کرنا پسند کرے گا۔ جب اسے اسلام کے دشمنوں کے خلاف جدوجہد کرنا ہوگی وہ جماعت اسلامی کیمپ میں جانا پسند کرے گا۔ جب اسے نعتیں سننا ہوں گی تو وہ بریلویوں کی محفل میں جانا پسند کرے گا۔ جب اسے اہل بیت کے بارے میں اچھا وعظ سننا ہوگا تو وہ شیعوں کے پاس جانے کو ترجیح دے گا اور غیر معمولی کارکردگی کیلئے اسے دیوبند کا طالب علم بننا ہوگا۔ اگر اسے توحید کی بات کرنا ہے تو وہ اہل حدیث کے کیمپ میں جائے گا۔ بالفاظ دیگر تمام مسلمانوں کے پاس اچھا علم جزوی طور پر ہے۔ کسی کے پاس مکمل علم نہیں۔ مکمل علم حضرت محمد ﷺ کے قدموں کے نیچے ہے۔ اس نے اپنے موقف کی تائید میں بہت سی سورتوں کا حوالہ دیا ہے۔ اگر اس کے بیان کا جیسا کہ اوپر حوالہ دیا گیا ہے قرآن حکیم کے حوالوں اور کتاب قانون توہین رسالت مصنفہ محمد اسماعیل شجاع آبادی کی کتاب کے صفحہ 28 کے حوالوں کے باوجود گہرائی میں جائزہ لیا جائے تو ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ قرآن حکیم کی تمام سورتیں سچی ہیں لیکن اس کے بیان کا مقصد مسلمانوں کے تمام مکاتب فکر کی یہ کہہ کر مذمت کرنا ہے کہ ہر مکتب فکر کے پاس جزوی علم ہے۔ فی الحقیقت ملزم کا مشن اس موقف کے ذریعے لوگوں کی توجہ اپنی جانب مبذول کرانا ہے کہ وہ ہر جگہ ہے۔ جبکہ حقیقی صورت یہ ہے کہ ہر مکتبہ فکر سے تعلق رکھنے والا مسلمان جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے اس پر ایمان رکھتا ہے لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ جب مسلمان کا یہ ایمان ہو تو مختلف مکاتب فکر کی مذمت کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ وہ ایسی بات کو یہ کہہ کر برا تسلیم کرتا ہے کہ کسی کے عیب اس کی غیر موجودگی میں بتانا غیبت اور چغلی ہے اس لئے وہ کسی کی خامی نہیں بتائے گا وہ بالواسطہ طور پر یہ کہہ کر مختلف مکاتب فکر کی مذمت کر رہا ہے کہ اگر اسے نعت سننا ہے تو وہ بریلویوں کی محفل میں بیٹھنا پسند کرے گا۔ ایسا ہی معاملہ اہل حدیث اور جماعت اسلامی والوں سے ہے۔ اس نے قرآن حکیم کے تمام تراجم پر نکتہ چینی کی ہے کہ تمام قرآن حکیم کے تمام تراجم غلط اور ناقص ہیں لیکن اس نے یہ نہیں بتایا کہ اس نے قرآن حکیم کا صحیح ترجمہ لکھا ہے۔ جب اس سے اس کے عربی سے متعلق علم کے بارے میں پوچھا گیا تو اس نے جواب دیا کہ وہ کسی حد تک عربی جانتا ہے۔ مزید آگے بڑھ کر اس نے بتایا کہ اس کی پیدائش سے قبل اس کے والدین کے مرشد اور پیغمبر اسلامﷺ نے یہ خوشخبری دی تھی کہ اس کا پیغمبر اسلامﷺ سے خوابوں اور مشاہدے کے ذریعے رابطہ ہے اور گو کہ یہ اس کا ذاتی معاملہ ہے تاہم اس کے مطابق یہ دوسروں کے لئے قابل اعتراض نہیں اور اس نے اس حقیقت کا ذکر اس بنا پر کیا کہ اس کی بات چیت میں تمام اصطلاحات وہی ہیں جو اسے پیغمبر اسلامﷺ سے ملی ہیں۔ مثال کے طور پر عربی میں اہل بیت بالعموم استعمال ہوتا ہے اور اہل بیت رسول کا نام مخصوص ہے اس لئے اہل بیت کا لفظ کسی کیلئے بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔ یہ کہ اسے پیغمبر اسلامﷺ کی مثال کے مطابق ہونا چاہیے اور اگر کوئی پیغمبر اسلامﷺ جیسا ہے تو یہ بے حرمتی اور توہین آمیز نہیں اور اگر کوئی پیغمبر اسلامﷺ کے مطابق نہیں تو یہ توہین آمیز ہے اور اس بنا پر خوشخبری اور خوشی کے طور پر اس کا نام "محمد" تجویز کیا گیا لیکن بعد میں بڑوں اور علماء کی رہنمائی پر کہ یہ نام پاکستانی معاشرے میں مشکلات کا سبب بنے گا اسی لئے یوسف علی کے الفاظ نام محمد میں شامل کردیئے گئے۔

(جاری ہے)

یوسف کذاب کو سزائے موت کا حکم، عدالتی فیصلے کا متن (قسط نمبر 44)

تمام حیوان مل کر انسان، تمام انسان مل کر پیغمبرؑ اور تمام پیغمبر مل کر محمد مصطفیؐ نہیں بن سکتے: سیشن جج

اس کے بیان سے یہ واضح ہوتا ہے کہ اس نے اپنی پیدائش خدا کے پیغمبرؐ جیسی بتانا چاہی۔ مزید برآں یہ ظاہر کرنے کیلئے ایسا کوئی ثبوت نہیں کہ اس طرح بقول اس کے جیسا وہ حضرت محمدؐ سے وہ گستاخ نہیں۔ سوال یہ ہے کہ کوئی پیغمبر اسلام جیسا ہونے کا دعویٰ کیونکر کر سکتا ہے؟ جبکہ ہم پیغمبر اسلام کے ادنیٰ غلام ہیں۔ اس نے یوسف علی کا نام اپنے نام محمد میں اضافہ کر لیا۔ اپنے اس موقف کے بعد کہ پاکستان کی تہذیب و معاشرہ محمد کا مفرد ... نہیں کرتا اس کا یہ موقف تسلیم نہیں کیا جا سکتا کہ ... اور ایسا نیک نیتی نہیں ہے اور کسی شخص کا نام محض محمد تجویز کیا جاتا ہے تو کوئی اس پر احتجاج نہیں کرے گا لیکن اگر محمد کا نام حضرت محمدؐ جیسا ظاہر کرنے کیلئے تجویز کیا گیا ہے یہ سادہ نام محمد انتہائی قابل اعتراض ہے۔ اس نے مزید کہا کہ پیغمبر اسلام نبوت کی انتہا ہیں۔ اسی طرح ان کے پیروکار بھی انسانیت کی انتہا کو پہنچ سکتے ہیں۔ حضرت محمدؐ کے ساتھ محبت کتنی ہی انتہا کو کیوں نہ پہنچ جائے ہر کسی کو یہ یاد رکھنا چاہیے کہ جس طرح ایک حیوان انسان نہیں بن سکتا اسی طرح کوئی انسان اللہ کا پیغمبر نہیں بن سکتا اور اللہ کے تمام پیغمبر حضرت محمدؐ نہیں بن سکتے جہاں تک بھیدوں کا تعلق ہے یہ بات اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ محبوب خدا اللہ محب ہے اور پیغمبر اسلام حبیب' اس لئے محب اور حبیب کے درمیان کوئی راز نہیں۔ یہ غلط ہے کہ اللہ اور اس کے پیغمبرؐ کے درمیان کوئی راز نہیں ہو سکتا۔ اس لئے ملزم کا یہ بیان مذہبی نقطہ نظر سے قابل اعتراض ہے اس کے علاوہ وہ خود کسی دلیل یا ثبوت کے بغیر پیغمبر اسلام کا خلیفہ ہونے کا دعویٰ محض ایک دستاویز ایگزیبٹ ڈی ایل کی بنیاد پر کرتا ہے جو کمپیوٹرائزڈ / ٹائپ شدہ ہے اور اسے اس مقدمے کی سماعت کے دوران محض چالیس روز قبل دی گئی۔ یہ بات انتہائی مضحکہ خیز ہے لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ ملزم عقل یا شعور نہیں رکھتا۔ فی الحقیقت اس کی عقل پرکھنے کیلئے اس کے بیان کا استغاثے کے مقدمے سے پہلے جائزہ لیا جاتا ہے۔ اس بات کی وضاحت کیلئے کہ کس نے اور کب لفظ صحابی استعمال کیا۔ ملزم کے مطابق صحابی ایسا شخص ہے جسے حالت ایمان میں پیغمبر اسلام کی صحبت میسر آئی ہو اگر وہ صحابی نہیں تو اور کیا ہے اس نے کہا کہ صحابی سے مراد محمد بن عبداللہ' رسول اللہ کا ساتھی ہے تاہم پوری احتیاط کے ساتھ صحابی کا لفظ اہل بیت کے رہنماؤں کے ساتھیوں کیلئے بھی استعمال ہوا ہے اسی طرح حضرت غوث الاعظم نے بھی یہ لفظ اپنی مفہوم میں استعمال کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ درست نہیں کہ ہم لکھ رہے ہیں دوستوں کو ساتھی نہیں کہتے اور صحابی کا مطلب کچھ اور ہے اور صحابہ رسول کا مطلب کچھ اور ہے۔ اس کی جانب سے کی گئی یہ وضاحت خود ذو معنی ہے اور فی الحقیقت لیکن اسے دوسرے ساتھیوں کو صحابی کہنے کا جواز پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے اگر کوئی سچا مسلمان ہے تو اسے ایسی اسلامی اصطلاحات کے استعمال سے گریز کرنا چاہیے جو دوسروں کو ابہام میں مبتلا کر دے۔ جرح کے دوران اس نے کہا کہ وہ نہیں کہہ سکتا کہ آیا "علی نامہ" کتاب اسے سید مسعود رضا نے پیش کی تھی اگرچہ کتاب "علی نامہ" پی 14 پڑھی جائے تو اس میں بہت سی چیزیں قابل اعتراض نظر آئیں گی۔ مثال کے طور پر نظم پی 9 "اکی پروار دے اپنی جوانی" حصہ اے تا ای اور بی تا بی انتہائی قابل اعتراض ہیں کیونکہ ان الفاظ پر جن میں یوسف علی کو مخاطب کیا گیا ہے جن برائے صلی اللہ علیہ وسلم لکھا گیا ہے۔ فی الحقیقت وہ اس کتاب کے پیش کئے جانے کی تردید نہیں کر سکتا اور اس بارے میں اس کی جانب سے لاعلمی کا اظہار معنی خیز ہے کیونکہ وہ مذکورہ کتاب کے مصنف سید موسیٰ رضا کو یقینی اور اعترافی طور پر جانتا ہے۔ آخر میں اس نے اس ضمن میں کہا ہے کہ اس کے سامعین کی تعداد بہت زیادہ ہے اس لئے اس کا ان الفاظ سے کوئی تعلق نہیں جس سے انہوں نے اسے مخاطب کیا ہے۔ اس کی جانب سے دی جانیوالی یہ وضاحت انتہائی قابل اعتراض ہے جس کا مطلب یہ بھی ہے کہ اگر کوئی اس کے نام پر صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے ص ڈال دے تو وہ تسلیم اور قبول کرے گا۔ فی الحقیقت اسے کہنا چاہیے تھا کہ وہ ان افراد کو مسترد کرتا ہے اور ان کی مذمت کرتا ہے لیکن اس نے ابھی تک عدالت میں بھی اس بارے میں بیان دینے کے باوجود ایسا

نہیں کہا۔ بہر حال اس نے بعد میں جرح کے دوران تسلیم کیا کہ اس بات کا امکان ہے کہ اس کی شاعری "علی نامہ" میں شامل کر دی گئی ہو۔ اس طرح اس نے بالواسطہ طور پر کتاب "علی نامہ" ایگزیبٹ پی 14 کے بارے میں علم ہونا تسلیم کر لیا ہے اسی طرح اس نے کتاب بعنوان "باغ قلندری" ایگزیبٹ پی 16 کے بارے میں بھی لاعلمی کا اظہار کیا اور اس کتاب پی 16 میں درج شاعری کے بارے میں اپنی لاعلمی ظاہر کی جو وہی ہے جو کتاب "علی نامہ" میں دی گئی ہے۔ فی الحقیقت یہ بات واضح کرتی ہے کہ وہ کچھ چھپا رہا ہے۔ جب اس سے پوچھا گیا کہ اس کی پیدائش جڑانوالہ کے کس گاؤں میں ہوئی تو اس نے کہا کہ اسے اس گاؤں کا نام یاد نہیں۔ اس نے سرکاری طور پر درج اپنی تاریخ پیدائش یکم اگست 1949 بتائی۔ اس نے بتایا کہ اس نے اپنی پرائمری تعلیم جڑانوالہ کے ایک سکول سے شروع کی۔ میٹریکولیشن جڑانوالہ کے ایک سکول سے کیا اور یہ کہ وہ شوال میں پیدا ہوا اور اس نے اپنی تاریخ پیدائش کبھی 9 ربیع الاول نہیں بتائی اور پیغمبر اسلامؐ کی تاریخ پیدائش 12 ربیع الاول اور 9 ربیع الاول بتائی اور اس نے بتایا کہ اسے اس پر اختلاف ہے لیکن بعد میں کہا کہ دونوں درست یا غلط ہو سکتے ہیں۔ یہاں یہ واضح کیا جانا چاہیے کہ اگر ویڈیو کیسٹ دیکھی جائے تو اس میں پیغمبر اسلامؐ کی تاریخ پیدائش 9 ربیع الاول بتائی ہے۔ یہ بات خاصی حیران کن ہے کہ اس نے جڑانوالہ کے ایک سکول سے میٹریکولیشن کی لیکن وہ اپنے گاؤں کا نام نہیں جانتا۔ فی الحقیقت اس نے اپنے آپ کو چھپانے کی کوشش کی ہے تاکہ کوئی یہ نہ جان سکے کہ آیا وہ محض راجپوت ہے یا کچھ اور جرح کے دوران اس نے بتایا کہ عربی بھی آپشنل مضمون کی حیثیت سے شامل تھی جس کا مطلب یہ ہے کہ اسے عربی زبان کے بارے میں کوئی تفصیلی علم نہیں پھر وہ کیونکر یہ دعویٰ کر سکتا ہے کہ ماضی میں کئے گئے قرآن حکیم کے تراجم درست نہیں؟ فی الحقیقت یہ قرآن حکیم پر حملہ ہے اور اس کا مقصد عوام الناس کو ایک دوسرے زاویے اور طریقے کی جانب موڑنا ہے جیسا کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے کیا تھا جو پہلے اسلام کا نہایت وفادار رہا لیکن بعد میں جب اس کے بعض پیروکار اس کے ساتھ ہو گئے تو وہ بدل گیا۔

ملزم نے اپنی شخصیت کو چھپانے کیلئے جرح میں مزید کہا کہ اس کی تعلیمی اسناد' پاسپورٹ اور ویزا وغیرہ گم ہو گئے ہیں کیونکہ اس کے گھر کو آگ لگائے جانے کا واقعہ پیش آیا تھا جس کے نتیجے میں اس کا سامان ادھر ادھر بکھرا ہوا ہے اس لئے اسے یاد نہیں کہ اس کی تعلیمی اسناد کہاں پڑی ہیں؟ آتش زدگی کی وضاحت کرتے ہوئے اس نے کہا کہ یہ محض اپریل 1997 میں کی جانیوالی ایک کوشش تھی اسی لئے اس کے اہل خانہ مختلف مقامات پر منتقل ہو گئے۔ اس نے مزید کہا کہ اس نے اس واقعہ کی پولیس کے پاس رپورٹ نہیں کرائی۔ یہاں بھی اس نے اپنی تعلیمی اہلیت کو چھپانے کی کوشش کی ہے۔ فیصلے کی فائل کے صفحہ 27 پر درج کی جانیوالی جرح سے یہ بات واضح طور پر سامنے آتی ہے کہ اس نے مسعود رضا کی شادی میں 26-12-1992 کو شرکت کی تھی۔

جس نے کتاب "علی نامہ" لکھی اس لئے یہ بات حیرت انگیز ہے کہ اسے کتاب کے بارے میں علم نہیں تھا تاہم بعد کے مرحلے پر اس نے کہا کہ اس نے نظم کا حصہ اے تا اے اور بی تا بی نظم پی 19 کا حصہ ہونے کے طور پر سنی ہے جو مقصود علی رضا کی لکھی ہوئی کتاب "علی نامہ" میں شامل ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ جانتا ہے کہ اپنے بیان کو کس طرح توڑا موڑا جا سکتا ہے۔ "علی نامہ" کے موضوع پر اس نے مزید آگے جا کر تسلیم کیا کہ نظم الف تا الف اور جی تا جی بظاہر قابل اعتراض ہیں اور اس نے شعر سنا کر اپنی حیثیت کا جواز پیش کرنے کی کوشش کی۔

جان من بھی ہے
یوسف بھی ہے علی بھی ہے اور گل بدن بھی ہے
ہے جسم بھی اور جان بھی اور جان من بھی ہے
مرتے ہیں رشک سے بت کافر ادا تمام
حسن ازل کا یار میں وہ بانکپن بھی ہے
ہے سرو قد لالہ فام سرتاپا بہار
زہرہ جبیں کے جام میں رنگ چمن بھی ہے
اک نشہ بے نام وہ اک سکر کا عالم
جام سفال میں میرے ناب کہن بھی ہے
آزاد دو جہاں سہی مسعود آشنا
آغوش یار ہے جہاں اپنا وطن بھی ہے
اک علی نے سارا عالم یوسفتان کر دیا
ہستی موہوم کو بھی نظر جاناں کر دیا
اک علی نے سارا عالم یوسفتاں کر دیا
حسن خود آراء تھا اب تک طور پر جلوہ نما
آپ نے اے جان من اس کو بھی عریاں کر دیا
دشت وحشت میں جو مرجھائے ہوئے کچھ پھول تھے
نقش پائے ناز نے ان کو بھی خندہ کر دیا
کتنا سونا یہ قفس تھا ان کی یادوں میں مگر
پیکر خاکی کو بھی رشک گلستاں کر دیا
اپنی بے رنگی پر ان کو ناز تھا لیکن رضا
ہم نے ہر ایک رنگ میں ان کو نمایاں کر دیا

35۔ اس نے جرح کے دوران کہا کہ اس کا باپ جوہری اور کاشتکار تھا۔ پہلے پہل اس کی دکان لاہور میں تھی پھر اس کا باپ جڑانوالہ منتقل ہو گیا اور یہ کہ اس کا باپ جائیداد کا مالک تھا جس کی تفصیلات اسے معلوم نہیں لیکن اس کے باپ نے جائیداد تقسیم کر دی تھی جب وہ بچہ تھا اور اس کے باپ نے ان کے لئے کوئی جائیداد نہیں چھوڑی سوائے ایک مکان کے جو اس کی ایک بہن کو دے دیا گیا۔ اپنی ملازمت کے بارے میں اس نے کہا کہ وہ ڈیفنس فورسز میں 1966 میں شامل ہوا اور اس میں 1977 تک رہا۔ مسلح افواج میں اس کا آخری عہدہ کیپٹن کا تھا اس لئے اس کی آمدنی کا ذریعہ کیپٹن کے عہدے کی تنخواہ تھی اور آمدنی کا دوسرا ذریعہ اس کی بیوی کو وراثت میں ملنے والی جائیداد تھی جس کا مطلب یہ ہے کہ جب اس نے فوج سے استعفیٰ دیا اس کے پاس کوئی بڑی رقم نہیں تھی جس سے وہ کسی قسم کا کاروبار کرتا لیکن اس کے اپنے حلفی بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس نے مدینہ منورہ میں کپڑے کے کاروبار میں 24 لاکھ روپے کی سرمایہ کاری کی۔ ڈیفنس لاہور میں اپنے مکان نمبر 218 کیو میں اپنی رہائش کے بارے میں اس نے کہا کہ وہ نہ اس کی اور نہ اس کی بیوی کی ملکیت ہے لیکن وہ وہاں رہائش پذیر رہا۔ سروس ریکارڈ میں درج اپنے نام کے بارے میں اس نے بتایا کہ وہ یوسف علی ندیم ہے اور مکان 218 کیو واقع ڈیفنس لاہور کا نام جنت طیبہ ہے اور بعد میں اس نے تسلیم کیا کہ اس مکان کی مالکہ اس کی بیوی تھی۔ اس کے بیان کے اس حصے سے دو باتیں واضح ہیں پہلی یہ کہ اس نے اپنے نام یوسف علی سے محمد کا نام نکال دیا اور اپنے نام میں ندیم کا اضافہ کر کے یوسف علی ندیم بن گیا۔ فی الحقیقت اسے اپنے تخلص قلمی نام ندیم سے پیار تھا جو ایک فلمی اداکار کا نام ہے۔ غالباً یہ عمل اس سے جوانی کی عمر میں سرزد ہوا۔ دوسری بات یہ ہے کہ پہلے اس نے مکان کا مالک ہونے کی تردید کی جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے لیکن بعد میں کہا کہ مکان اس کی بیوی کی ملکیت تھا جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ متضاد باتیں کرنے کا عادی ہے۔

36۔ اب استغاثے کے گواہ اور اس کے درمیان روپے کی گردش کا معاملہ ہے۔ اس طریقے سے جب وہ کہتا ہے کہ جہاں تک ڈرافٹ مارک اے مالیتی تین لاکھ روپے کا تعلق ہے یہ رقم اس کی تھی لیکن اس کا ڈرافٹ گواہ استغاثہ محمد علی ابو بکر نے بھیجا۔ اسی طرح ڈرافٹ مارک بی مالیتی پانچ لاکھ روپے رقم اس کی تھی تاہم ڈرافٹ گواہ استغاثہ محمد علی ابو بکر نے کراچی سے لاہور بھیجا جہاں تک ڈرافٹ مارک سی کا تعلق ہے اس نے مزید کہا کہ یہ رقم میری تھی لیکن یہ گواہ استغاثہ محمد علی ابو بکر نے کراچی سے لاہور بھیجا اور ڈرافٹ مارک بی کے معاملے میں اس نے کہا کہ یہ رقم اس کی تھی لیکن اسے گواہ استغاثہ محمد علی ابو بکر نے بھیجا۔ اس کے بیان کا یہ حصہ بھی اس بنا پر معنی خیز ہے کہ مخصوص رقم مخصوص شخص کی جانب سے کراچی سے لاہور بھجوائی جاتی رہی ہے لیکن یوسف علی ملزم کا کسی شہادت کے بغیر دعویٰ ہے کہ یہ رقم اس کی تھی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ کچھ چھپا رہا ہے اور جھوٹ بول رہا ہے۔

37۔ وہ تسلیم کرتا ہے کہ ایئر کنڈیشنر جو بذریعہ مارک ایف خریدا گیا اسے بطور تحفہ دیا گیا اور پھر رضاکارانہ طور پر کہتا ہے کہ ایئر کنڈیشنر اس کی اپنی رقم سے خریدا گیا تھا جو اس نے محمد علی ابو بکر گواہ استغاثہ کو بطور تحفہ دی تھی۔ سوال یہ ہے کہ اس فقرے سے اس کا کیا مطلب ہے۔ یہ بات واضح ہے کہ محمد علی ابو بکر گواہ استغاثہ نے ایئر کنڈیشنر خرید کر اسے دیا اور اس نے اس حقیقت کو چھپانے کی کوشش کی۔ (جاری ہے)

یوسف کذاب کو سزائے موت کا حکم' سیشن جج لاہور میاں محمد جہانگیر کے فیصلے کا متن (قسط نمبر 45)

خلافت عظمیٰ کی دستاویز میں کذاب کے نام پر درود کیلئے لکھا ہوا "ص" "فلوئیڈ" سے مٹایا گیا مضحکہ خیز دستاویز کذاب کے کفر وارتداد کا ناقابل تردید ثبوت ہے

38۔ اپنے آپ کو بزرگ' مقدس اور نہایت پاکیزہ ثابت کرنے کیلئے اس نے کہا کہ چونکہ مرشد نے اسے مدینہ منورہ بلایا تھا اس لئے اس نے ملازمت سے استعفیٰ دیدیا لیکن اسی لمحے وہ تسلیم کرتا ہے کہ اس نے اس حقیقت کا اپنے استعفیٰ کی درخواست میں ذکر نہیں کیا۔ ریکارڈ پر یہ بات ہمیں اس بات پر یقین کرنے پر مجبور کرتی ہے کہ اس میں حقائق کو چھپانے کا رجحان ہے۔

39۔ اپنے لئے لفظ فقیر کے استعمال کے متعلق وہ کہتا ہے کہ اس نے اپنے لئے سوائے ایک دفعہ کے کبھی لفظ فقیر استعمال نہیں کیا لیکن بعد میں اس نے موقف کی تصدیق کی کہ اس نے کبھی خود کو کسی کا فقیر نہیں کہا اور نہ ہی ایسا لکھا لیکن اسی لمحے اس نے اعتراف کیا کہ اس نے عدالت کے روبرو اپنے بیان میں خود کو فقیر اور مسکین کہا ہے۔ اس نے رضاکارانہ طور پر عدالت کے روبرو کہا کہ یہ فقیر اپنی ڈیوٹی سرانجام دے رہا ہے۔ اس نے تسلیم کیا کہ اس نے عدالت کو لکھے گئے خط ایگزیبٹ ڈی ایم میں اپنے لئے لفظ فقیر کئی مرتبہ لکھا ہے اور رضاکارانہ طور پر کہا کہ بہت سے لوگ جو اپنے نام کے ساتھ فقیر لکھتے ہیں لیکن یہ لقب قابل اعتراض ہے جب یہ بامعنی بن جائے اور اسے عادی مجرموں کے سے انداز میں لکھا جائے۔ یہاں دستاویز ایگزیبٹ ڈی وائی کا حوالہ دیا جاسکتا ہے جس کے مطابق وہ اپنے نام کے ساتھ ہز ایکسی لینسی کے الفاظ لکھ کر خوش ہوتا ہے جو انگریزی میں تازہ ترین ٹائپنگ مشین کے ذریعے لکھا گیا ہے یا انگریزی میں یہ ٹائپنگ کمپیوٹرائزڈ ہے جبکہ اس کی تصویر مسٹر جسٹس ریٹائرڈ محمد افضل چیمہ کے ساتھ اس وقت کی ہے جب وہ سپریم کورٹ کے جج تھے۔ جب کمپیوٹر یا جدید ترین مشین نہیں تھی۔ اس سے قطع نظر بھی دستاویز ڈی وائی معنی خیز ہے اور خود ساختہ معلوم ہوتی ہے۔ مزید برآں اپنے لئے خود گواہ کے طور پر پیش ہو کر اس نے اپنے لئے بار بار ہم اور ہمارے کے الفاظ استعمال کئے۔ ایسا شخص کیونکر فقیر کہلا سکتا ہے۔

40۔ دستاویز ایگزیبٹ ڈی ایل جو اس کے پاس پیغمبر اسلام کی خلافت عظمیٰ ہونے کے اظہار کیلئے ہے اس نے اس دستاویز میں کہا ہے کہ یہ پیغمبر اسلام کی جانب سے اسے عطا کردہ روحانی پہلو کا سرٹیفکیٹ ہے جیسے پیغمبر اسلامؐ اس نوعیت کے روحانی سرٹیفکیٹ جاری کرتے ہیں۔ اس نے تسلیم کیا کہ دستاویز ایگزیبٹ ڈی ایل میں فقرہ خلیفہ اعظم حضور سیدنا محمد ﷺ کے خلیفہ اعظم حضرت امام الشیخ ابو اے ایچ محمد یوسف علی اسے پیغمبر اسلام نے عطا کیا ہے۔ رضاکارانہ طور پر کہا کہ سورہ حج کی آیت 78 کے مطابق ہر شخص کو اپنی تمام تر کوشش کے ساتھ خود کو پیغمبر اسلام کا خلیفہ ثابت کرنا چاہیے اور یہ حضور کی توثیق کے تابع ہے۔ اس نے مزید کہا کہ حصہ ایم تا ایم ایگزیبٹ ڈی ایل کا جزو لاینفک ہے اور اس نے یہ شہادت حضرت عبداللہ شاہ غازیؒ نے عطا کی ہے اور یہ شہادت دوسرے اولیائے کرام نے بھی دی ہے۔ تمام اولیائے کرام زندہ ہیں اور یہ شہادت انہوں نے دی ہے۔ اس نے مزید کہا کہ وہ نہیں کہہ سکتا یہ شہادت اولیائے کرام نے حضرت محمد ﷺ کے حکم پر دی ہے یا نہیں۔ حصہ این تا این الحمداللہ درست ہے اور یہ اس کیلئے ہے۔ مزید یہ کہ وہ انگریزی' اردو' پنجابی' تھوڑی عربی' تھوڑی فارسی اور محبت کی زبان جانتا ہے۔ اس نے جرح کے دوران مزید بتایا کہ اسے حضرت عبداللہ شاہ غازیؒ کے ذریعے معلوم ہوا کہ تمام اولیائے کرام نے اس سرٹیفکیٹ ڈی ایل کی توثیق کی ہے۔ اس نے کہا کہ اسے یہ سرٹیفکیٹ براہ راست پیغمبر اسلام ﷺ سے ملا لیکن بالواسطہ طور پر اس کی توثیق اولیائے کرام نے حضرت عبداللہ شاہ غازیؒ سے کی۔ رضاکارانہ طور پر کہا کہ یہ سرٹیفکیٹ روحانی ہے لیکن وہ اس کی تفصیلات نہیں بتاسکتا کہ آیا یہ اسے دستاویز ایگزیبٹ ڈی ایل ٹائپ شدہ یا غیر ٹائپ شدہ حالت میں ملی۔ اس نے تسلیم کیا کہ دستاویز ایگزیبٹ ڈی ایل ایک کمپیوٹرائزڈ اور ٹائپ شدہ دستاویز ہے اور اس نے یہ دستاویز ایگزیبٹ ڈی ایل اسلام آباد سے کمپیوٹرائزڈ ٹائپ کرایا۔ اس نے کہا وہ نہیں بتاسکتا کہ آیا اسے پیغمبر اسلامؐ سے عربی یا انگریزی میں روحانی پیغامات ملتے رہے ہیں۔ یہ اسکا ذاتی معاملہ ہے کہ اسے اولیائے کرام نے کس زبان میں اپنا پیغام دیا' وہ زبان نہیں بتاسکتا۔ حتیٰ کہ توثیق شدہ حصے ایم تا ایم اور دستاویز ڈی ایل کی تفصیل جہاں تک زبان کا تعلق ہے نہیں بتاسکتا۔ یہاں تک کہ وہ یہ بھی نہیں بتاسکتا کہ دستاویز ڈی ایل کے جزو این تا این والے حصے کا پیغام اسے کس زبان میں موصول ہوا تاہم اس نے تسلیم کیا کہ دستاویز ڈی ایل کے بالائی حصہ کے تا کے میں درج پیغام اس کا اور اس کی کمیٹی کا ہے اور وہ اس کا ذمہ دار ہے۔ جب اس سے لفظ Amplitude کے معنی پوچھے گئے تو اس نے کہا کہ لفظ Amplitude کے معنی Amplitude ہیں اور لفظ Resurrect کے بارے میں اس نے کہا کہ یہ ایسا ہی ہے جیسا انگریزی میں Resurrect ہے۔ تاہم اس نے اس بات کی تردید کی کہ اس نے یہ دستاویز خود تیار کی ہے تاکہ لوگوں سے روپیہ بٹور سکے۔ اب یہ بات قابل غور ہے کہ یہ دستاویز کیا ہے؟ اس کے قابل اوخال ہونے سے قطع نظر کیونکہ یہ دستاویز خود اس نے پیش کی ہے اس نے اس کے قابل اوخال ہونے کا یقین کرتے ہوئے کس بنا پر یہ دستاویز پیش کی ہے؟ میرے ذہن میں سوال یہ ہے کہ مذکورہ بیان کی روشنی میں شہادت کے حصے کی اس دستاویز کے بارے میں کیا تائید ہے اور اس دستاویز کی کیا حیثیت ہے۔ ریکارڈ پر اس بات کا یقین کرنے کا کوئی جواز نہیں کہ یہ دستاویز درست ہے۔ یہ بات نہایت حیرت انگیز ہے کہ نام اے ایچ محمد یوسف علی پر کئی جگہ لفظ ص پر فلوئڈ استعمال کیا گیا ہے اور اگر اس دستاویز کو بڑا کر کے دکھائے جانیوالے آئینے سے دیکھا جائے تو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ہر مرحلے پر جہاں محمد یوسف علی کے نام پر ﷺ کیلئے لفظ "ص" استعمال ہوا تھا اسے فلوئڈ سے چھپادیا گیا ہے اس لئے یہ نہایت حیران کن ہے کہ پیغمبر اسلام کا پیغام اسے دور جدید کے فلوئڈ کے ساتھ موصول ہوا۔ فی الحقیقت یہ دستاویز قرآن حکیم کی سورہ توبہ کی آیت 65 اور 66 کی رو کے حوالے سے مضحکہ خیز ہے جس کا ترجمہ یوں ہے۔

آیت 65 "اگر تم ان سے پوچھو تو کہیں گے کہ ہم تو یونہی بات چیت اور دل لگی کر رہے تھے تم ان سے کہو کیا تم خدا' اس کی آیات اور اس کی رسولؐ سے ہنسی کرتے ہو"

آیت نمبر 66 "اب بہانے مت تراشو۔ تم ایمان لانے کے بعد کافر ہو چکے ہو۔ اگر ہم تم سے ایک گروہ کو معاف بھی کر دیں تو دوسرے گروہ کو ہم ضرور سزا دیں گے کیونکہ وہ مجرم ہے"

(ایمان نہ لانے والے گناہ گار اور مجرم)

41۔ اس دستاویز کے تجزیے کے بعد میں یہ کہنے پر مجبور ہوں اس اصل دستاویز کی موجودگی میں استغاثے کی شہادتوں کا جائزہ لینے کی کوئی ضرورت باقی نہیں رہ جاتی۔ یہ دستاویز ملزم یوسف کو کافر اور مرتد قرار دینے کیلئے کافی ہے۔ اس لئے اب میں اس کے نام کے ساتھ اپنے فیصلے میں محمد اور علی کے الفاظ استعمال نہیں کروں گا اور اسے محض یوسف کذاب کہوں گا۔

42۔ اس کے حلفی بیان میں بہت سے چیزیں ہیں۔ مثلاً امام وقت' ورلڈ اسمبلی' مرد کامل' سفیر' سراسرار' اس کے کالم تعمیر ملت اور روزنامہ پاکستان میں چھپتے رہے۔ قرض حسنہ بالفاظ دیگر لوگوں سے رقمیں بٹورنے کا جواز لیکن میں ان سب موضوعات کو زیر غور لائے بغیر چھوڑتا ہوں کیونکہ اس کو من وعن بیان میں پہلے ہی دہرا لیا جاچکا ہے اور اگر اس فیصلے کا کوئی قاری ملزم یوسف کے بارے میں مزید کچھ جاننا چاہے تو اسے اس کا حلفاً دیا جانیوالا بیان پورا پڑھنا چاہیے۔

43۔ اب اگر ضابطہ فوجداری کی دفعہ 342 کے تحت بیان کا جائزہ لیا جائے جیسا کہ اوپر دیا جاچکا ہے تو ایسا نظر آئے گا کہ ملزم نے اپنے وکیل کے مشورے سے بعض نہایت اہم سوالوں کا جواب نہیں دیا۔ مثلاً جب اس سے آڈیو کیسٹ پی ون اور ویڈیو کیسٹ پی ٹو کے بارے میں جس میں اس کی اپنی تقریریں ہیں پوچھا گیا تو اس نے جواب دیا کہ اس کے وکیل نے اسے اس سوال کا جواب دینے سے منع کیا ہے۔ اس نوعیت کی اور بہت سی مثالیں ہیں جہاں ملزم یوسف نے ٹھوس سوالوں کا جواب دینے سے انکار کیا۔ یہاں اس بات کا تعین کرنا ضروری ہے کہ اس بارے میں قانونی پوزیشن کیا ہے؟ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 342 کا تقاضہ ہے کہ اس کے خلاف شہادت میں آنیوالے واقعات کے بارے میں کسی پیشگی اطلاع یا تنبیہہ کے بغیر پوچھا جاتا ہے اور اس سے عدالت کی جانب سے سوالات کر کے اپنی پوزیشن واضح کرنے کو کہا جاتا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ ملزم کے خلاف جو شہادت آئی ہے وہ اسے اس کے سامنے بتادی جاتی ہے اب اگر ملزم کسی سوال کا جواب نہیں دیتا تو یقیناً اس کا یہ مطلب ہوگا کہ استغاثہ اس کے خلاف شہادت کا جو حصہ ریکارڈ پر لایا ہے وہ اسے تسلیم کرتا ہے۔ یہاں مجھے اس اصول کا ذکر بھی کرنا چاہیے کہ اگر ملزم کا دفعہ 342 ضابطہ فوجداری کے تحت بیان زیر غور لانا ہے اسے یا تو مجموعی طور پر قبول کرنا ہوگا یا مجموعی طور پر اسے مسترد کرنا ہوگا لیکن اس کا ضابطہ فوجداری کی دفعہ 342 کے تحت اپنا بیان فوجداری مقدمات کی سماعت میں ایک نئی مثال ہے کہ ملزم نے اپنے وکیل سے مشورے کے بعد شہادت کے نہایت اہم حصوں کے بارے میں جوابات نہیں دیئے۔ اس لئے شہادت کے ان حصوں کا ملزم کی جانب سے تسلیم شدہ ہونا متصور ہوگا اور یہاں میں لازمی طور پر حوالہ دوں گا کہ آڈیو اور ویڈیو کیسٹ شہادت کے طور پر پیش کئے جانے کی اجازت ہے۔ ملزم یوسف کے بیان کا یہ تجزیہ اس بات پر یقین کرنے پر مجبور کرتا ہے وہ فنکار اور اداکار ہے۔

44۔ یہاں ملزم کے طرز عمل کا بھی جائزہ لیا جاسکتا ہے جیسا کہ عدالت نے محسوس کیا۔ ایک مرحلے پر جب استغاثے کے گواہوں پر فاضل وکیل کی جانب سے جرح جاری تھی ملزم یوسف نے مداخلت کر کے اپنے وکیل کو اس انداز میں قرآن حکیم دینے کی کوشش کی جیسے وہ قرآن حکیم کو پھینک رہا ہو جبکہ وکیل صفائی کا رد یہ ایک مرحلے پر ایسا تھا کہ ایک دوسرے گواہ استغاثہ پر جرح کے دوران اس نے ان الفاظ میں اپنا سوال کیا۔

"اگر قرآن کو زمین پر پٹخ دیا جائے"

45۔ فاضل وکیل صفائی کی جانب سے یہ سوال اس کی اپنی اصطلاح نہیں تھی لیکن اگر آڈیو اور ویڈیو کیسٹیں دیکھی جائیں تو نظر آئیگا کہ ملزم یوسف نے جو اپنے ہاتھ میں قرآن لئے ہوئے تھا ایسا ہی عمل دہرایا جس کا مطلب یہی ہے کہ ملزم یوسف کا رد یہ اس بات پر یقین کرنے پر مجبور کرتا ہے کہ اسے قرآن حکیم کا کوئی احترام نہیں اور اس کی جانب سے قرآن کا احترام کرنے یا بزرگ یا مقدس ہونے اور عالم دین ہونا محض ایک ڈھونگ ہے جس کی کوئی حیثیت نہیں۔ یہ تمام مولو بنیادی طور پر ملزم کے گواہ کے حیثیت سے ریکارڈ شدہ بیان سے لیا گیا ہے اس لئے یہ شہادت میں جائز ہے اور اس سے مطلوبہ نتائج اخذ کئے جاسکتے ہیں۔

46۔ اب استغاثے کے موقف کا فاضل وکیل صفائی کی جانب سے پیش کئے جانیوالے دلائل کی روشنی میں تجزیہ کیا جاتا ہے۔

47۔ سب سے پہلے اس بات کا تعین کیا جانا چاہیے کہ ایف آئی آر کے اندراج میں تاخیر کے اثرات کیا ہیں؟ مقدمے کا اندراج' شکایت ایگزیبٹ پی سی مورخہ 26-7-1997 کی بنیاد پر ہوا جو سیکرٹری جنرل عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور شاخ کے محمد اسماعیل شجاع آبادی نے سینئر سپرنٹنڈنٹ پولیس لاہور سے کی تھی۔ ایس ایس پی نے ڈی ایس پی لیگل کو اپنے حکم مورخہ 28-3-1997 کو جائزہ لے کر فوری طور پر رپورٹ پیش کرنے کو کہا جبکہ رسمی ایف آئی آر ایگزیبٹ پی سی دن 24-3-1997 کو درج ہوئی۔ اگر درخواست پی سی کے مندرجات کا جائزہ لیا جائے تو ایسا نظر آئے گا کہ اس مقدمے کا مستغیث چشم دید گواہ نہیں لیکن اس کے پاس ملزم یوسف کی تقریروں پر مشتمل کیسٹوں' ملزم کی ڈائری اور 28-2-1997 کے چوک یتیم خانہ لاہور پر واقع مسجد بیت الرضا میں ملزم کے جمعہ کے خطبے کے مخصوص واقعے کے حوالے سے کچھ شہادت موجود ہے جبکہ استغاثے کے گواہ جو بعد میں اکٹھے کئے گئے نے اپنے ساتھ ہونیوالے دھوکے کے واقعات کی کہانیاں بیان کیں جو زیادہ تر کراچی میں عبدالواحد نامی ایک شخص کے گھر اور لاہور میں ہوئے تھے۔ یقیناً دھوکہ دیئے جانے کے واقعات مختلف تاریخوں کے ہیں۔ مزید یہ کہ درخواست ایگزیبٹ پی سی دیئے جانے کے بعد رسمی ایف آئی آر 29-3-1997 کو درج کی گئی اس لئے یہ دلیل دی جاسکتی ہے کہ ایسے حساس مقدمے میں جس میں ملزم کے خلاف الزام تھا کہ اس نے پیغمبر ہونے یا حضرت محمدؐ جیسا ہونے کا دعویٰ کیا۔ تاخیر کیوں ہوئی؟ اگر استغاثے کی شہادت کا احتیاط سے جائزہ لیا جائے تو ایسا نظر آئے گا کہ ہر گواہ کو وقفے وقفے سے دھوکہ دیئے جانے کا سامنا کرنا پڑا اور یہ سب کچھ اسلامی عقیدے کے مطابق کئے جانے والے وعظ میں ہوتا رہا اور یا پھر جب حضرت محمدؐ کی زیارت کرانے کی پیشکش کی گئی۔ میرے خیال میں ہر مسلمان کو اس چھتر (Umbrella) سے دھوکہ دیا جاسکتا ہو تاہم ایک مرحلہ آتا ہے جب عقل غالب آتی ہے اور جب ایسا ہوتا ہے تو متاثرہ شخص لٹ چکا ہوتا ہے اس لئے ایسے حساس مقدمات میں تاخیر ہونا لازم ہے کیونکہ ایسا مقدمہ فوری طور پر درج نہیں ہوتا۔ ایس ایس پی کو درخواست دیئے جانے کے بعد یہ درخواست ڈی ایس پی لیگل کے پاس اس کی رائے معلوم کرنے کیلئے بھیجی جاتی ہے اور اس کے بعد مقدمہ درج ہوتا ہے۔ یوں بھی شہادت اکٹھی کرنا ہوتی ہے اور ایسے حالات میں بہترین چیز فریقین کی شہادتوں کا آزادانہ طور پر اندازہ لگانا ہوتا ہے۔

(جاری ہے)

روزنامہ خبریں (4) 19 اکتوبر 2000ء

یوسف کذاب کو سزائے موت کا حکم سیشن جج لاہور میاں محمد جہانگیر کے فیصلے کا متن (قسط نمبر 46)

کیسٹوں میں کذاب نے پیغمبر اسلامؐ' صحابہ کرامؓ' اہل بیتؓ اور قرآن کی متعدد بار توہین کی' کیسٹ سن کر وکیل صفائی نے کہا ملزم مکمل طور پر اس کا ذمہ دار ہے

48۔اب اس نقطے کا جائزہ لیا جاتا ہے کہ فاضل وکیل صفائی کی جانب سے اٹھائے جانے والے اعتراضات کی روشنی میں شہادت کا کون سا حصہ قابل ادخال نہیں۔ اس نے اعتراض کیا ہے کہ آڈیو اور ویڈیو کیسٹ قانون شہادت کے آرٹیکل 164 کی دفعات کی روشنی میں قابل ادخال نہیں۔ دونوں فریقین نے اپنے موقف کی تائید میں اس قانونی تنازع سے متعلق مقدمات کا حوالہ دیا ہے جہاں تک قانون شہادت کے آرٹیکل 164 کا تعلق ہے یہ کہنا غلط ہے کہ اگر عدالت مناسب سمجھے تو کسی بھی ایسی شہادت کو پیش کئے جانے کی اجازت دے سکتی ہے جو جدید تکنیکی یا آلات کے ذریعے دستیاب ہوئی ہو۔ فاضل وکیل صفائی کی جانب سے اٹھایا جانیوالا اعتراض یہ تھا کہ آڈیو اور ویڈیو کیسٹ بنانیوالے پیش نہیں کئے گئے۔ مزید برآں پولیس کی جانب سے تیار کئے جانے والے ٹرانسکرپٹ (املاء) کے ساتھ اصلیت منسلک نہیں کی جاسکتی اور یہ کہ آڈیو ویڈیو کیسٹوں میں تبدیلی یا ردوبدل ہوا ہے۔ اس ضمن میں جس بات کا ذکر کیا جانا چاہیے کہ آڈیو اور ویڈیو کیسٹیں ملزم کو مہیا کی گئیں حتیٰ کہ اس کے وکیل نے بھی زیر دستخطی کے چیمبر میں ویڈیو کیسٹ دیکھے اور اس کے منہ سے از خود یہ الفاظ نکلے کہ ملزم مکمل طور پر اس کا ذمہ دار ہے لیکن بعد میں وہ اس ضمن میں پریشان تھا اور اس نے آڈیو و ویڈیو کیسٹوں میں ملزم کی آواز اور تصویروں کی تردید کی۔ اس وقت بھی جب ضابطہ فوجداری کی دفعہ 342 کے تحت بیان قلم بند کیا جارہا تھا فاضل وکیل صفائی نے ملزم کو سوال کا جواب نہ دینے کی ہدایت کی اور ایک مرحلے پر جب ملزم کا بیان قلم بند کیا جارہا تھا تو اس نے خود غالباً غیر ملکیوں کے ساتھ اپنے انٹرویو پر مشتمل ایک ویڈیو کیسٹ عدالت میں پیش کردیا۔ اب اگر ملزم کی جانب سے مہیا کئے جانے والے آڈیو کیسٹ مارک بے اور ویڈیو کیسٹ پی 2 اور پی 5 اور آڈیو کیسٹ پی 1 کو دیکھا جائے اور سنا جائے تو یہ بات طے ہو جاتی ہے کہ آڈیو اور ویڈیو کیسٹوں میں ملزم کی آواز وہی ہے اور فوٹو بھی ملزم یوسف ہی کی ہے جس کا اوپر ذکر ہے۔ فی الحقیقت ملزم یوسف نے خود ویڈیو کیسٹ پیش کر کے عدالت کو استغاثے کی طرف سے پیش کئے جانے والے کیسٹوں سے موازنے کا موقع مہیا کردیا ہے جس کی کہ عدالت خود مجاز ہے۔ میں اس بات سے پوری طرح متفق ہوں کہ آڈیو اور ویڈیو کیسٹوں میں تبدیلی اور ردوبدل کا امکان ہو سکتا ہے کیونکہ بعض ایسے ماہر افراد موجود ہیں جو آسانی سے دوسرے شخص کی آواز بنا سکتے ہیں لیکن یہاں فوری موازنے سے ظاہر ہے کہ آڈیو اور ویڈیو کیسٹوں میں بولا جانیوالا ایک ایک لفظ جیسا کہ مذکور ہے ملزم یوسف کا ہے اور اس کی فوٹوگرافی کے بارے میں بھی کوئی شبہ نہیں اگر گواہ استغاثہ پی ڈبلیو 3 پر جرح کا جائزہ لیا جائے تو ایسا نظر آتا ہے کہ اسے آڈیو اور ویڈیو کیسٹوں میں ردوبدل اور تبدیلی کی جانب متوجہ کیا گیا تھا لیکن فاضل وکیل صفائی کسی ردوبدل یا کسی مخصوص تبدیلی کی نشاندہی کرنے میں ناکام رہے جس کی جانب گواہ استغاثہ کی توجہ دلائی جاتی۔ اگر اس نوع کی عمومی تجاویز دینا تھی تو فاضل وکیل صفائی کو چاہیے تھا کہ وہ ان حصوں کی نشاندہی کرتا جہاں آڈیو اور ویڈیو کیسٹوں میں ردوبدل کیا گیا ہے۔ ملزم کو بھی آڈیو اور ویڈیو کیسٹ مہیا کئے گئے لیکن اس کے باوجود فاضل وکیل صفائی تبدیلی کی نوعیت کی نشاندہی میں ناکام رہے اس لئے آڈیو اور ویڈیو کیسٹ اور ملزم کی جانب سے پیش کیا جانیوالا آڈیو کیسٹ شہادت میں قابل ادخال و پذیرائی تصور کیا جائے گا۔

49۔ یہاں اس بات کا جائزہ لیا جانا چاہیے کہ مذکورہ آڈیو اور ویڈیو کیسٹوں کی حیثیت اور اہمیت کیا ہے۔ عدالت نے یہ دستاویز دیکھی ہیں اور فریقین کے وکلاء نے بھی بشمول مستغیث پی ڈبلیو 3 اور تفتیشی افسروں نے بھی انہیں دیکھا ہے اگر ان آڈیو اور ویڈیو کیسٹوں اور ان کے ٹرانسکرپٹ کو دیکھا اور سنا جائے تو یہ بات نظر آئے گی کہ ملزم یوسف نے اپنی تقریر میں کئی ایسے الفاظ کہے کہ ان سے واضح طور پر پیغمبر اسلامؐ' اہل بیت اور صحابہ کرامؓ کی بے حرمتی ہوئی ہے۔ یہاں تک کہ ملزم نے قرآن حکیم کے بارے میں بھی توہین آمیز بات کی۔ مثال کے طور پر آڈیو کیسٹ پی 1 کا ٹرانسکرپٹ ایگزیبیٹ پی 10 یہ ظاہر کرتا ہے کہ اس نے عبدالواحد اور زید زمان کے صحابی رسول ہونے کا اعلان کیا۔ اس نے سامعین میں کم از کم سو افراد کے صحاب رسول ہونے کا بھی اعلان کیا۔ مسجد بیت الرضا کا غار حرا سے موازنہ کیا۔ قرآن حکیم کے تراجم ناقص اور غلط ہونے کا اعلان کیا اور کہا کہ جب مشابہت محمدؐ سے ہو تو اسے رسول کہا جائے گا اور یہ کہ اگر تم رسول اللہ کو قائل کرلو تو اللہ رب العزت بھی قائل ہو جائے گا۔ اگر مشابہت تمہارے ساتھ ہو تو تمہیں صرف اس کو قائل کرنا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ اس نے اپنے آپ کو حضرت محمدؐ کی حیثیت سے اور اپنے سامعین کو صحابی رسولؐ کی حیثیت سے ظاہر کیا۔ اس ٹرانسکرپٹ سے یہ بھی ظاہر ہے کہ اس نے اپنی بیٹی فاطمہ کا ذو معنی الفاظ میں ذکر کیا۔ اس نے محمد علی ابوبکر کے صحابی ہونے کا اعلان کیا اور اڑھائی سال کے سلیمان نامی ایک بچے کے بھی صحابی ہونے کا اعلان کیا اور کہا کہ اس نے کھلی آنکھوں سے اللہ تعالیٰ کو دیکھا ہے یہ بچہ مبینہ طور پر صحابی رسول عبدالواحد کا پوتا ہے۔ اس نے مزید اعلان کیا کہ 9 ربیع الاول پیغمبر اسلامؐ کی تاریخ پیدائش ہے 12 ربیع الاول نہیں بلکہ یہ تاریخ 9 ربیع الاول ہے جبکہ اس حقیقت سے متعلق اس کے بیان حلفی میں ٹھہراؤ نہیں اور اگر ٹرانسکرپٹ پی 10 اور پی 11 کو ملحوظ رکھا جائے اور ویڈیو فلمیں دیکھی جائیں تو نظر آئیگا کہ اس نے ایسے الفاظ کہے جو پاکستان کے ضابطہ فوجداری کی مختلف دفعات 295 سی' 295 اے

' 298 اور 298 اے کی خلاف ورزی ہیں۔ یہاں تک کہ اس نے دفعہ 295 سی کی بھی مضحکہ خیز انداز میں یہ کہہ کر مخالفت کی کہ اگر توہین رسالت کا مقدمہ درج کرنا مقصود ہے تو اسے پیغمبر اسلامؐ کی اجازت سے درج ہونا چاہیے۔ ایک مرحلے پر اس نے کہا کہ وہ پیغمبر اسلامؐ کا آئینہ ہے جبکہ عکاس کوئی اور ہے۔ یہ حقائق خود ملزم کی جانب سے مہیا کئے جانیوالے ویڈیو کیسٹ میں بھی دیکھے جاسکتے ہیں اور ایک مرحلے پر تو وہ یہاں تک چلا گیا کہ اس نے یہ تک کہہ دیا کہ قرآن حکیم کی بعض آیات شر انگیز ہیں اور یہ حقیقت ویڈیو کیسٹ پی 2 کے ٹرانسکرپٹ پی 11 میں بھی دیکھی جاسکتی ہے۔ اس طرح یہ دستاویزات واضح طور پر ملزم یوسف کی جانب سے مذکورہ جرم کا ارتکاب ثابت کرتی ہیں۔

50۔اب ریکارڈ پر موجود باقی زبانی شہادت مع متعلقہ دستاویزات اور فاضل وکیل کے اعتراضات کو اگر کوئی ہیں زیر بحث لانے کی ضرورت باقی نہیں رہ جاتی۔

51۔ڈاکٹر محمد اسلم پی ڈبلیو 1 نے ملزم کے ساتھ اپنے گہرے تعلقات کے حوالے سے بیان دیتے ہوئے مزید کہا کہ 1995 میں ملزم یوسف نے اس کے ساتھ عبدالواحد کے گھر ملاقات کے دوران نماز مغرب کے بعد اس سے پوچھا کہ وہ حقیقت منکشف کئے جانے پر کیا قربانی دے سکتا ہے؟ وہ متذبذب تھا۔ ملزم یوسف نے اسے دو لاکھ روپے کی ادائیگی کیلئے کہا لیکن اس نے جواب دیا کہ وہ اس رقم کا انتظام نہیں کر سکتا اور پھر 1995 کے آخر میں ملزم یوسف نے اسے ہدایت کی کہ وہ اس کی مرضی کے مطابق عمل کرے جس کے بعد اس نے انتظام کرنے کا وعدہ کیا اور دسمبر 1995 میں اس نے ملزم یوسف کو بتایا کہ اس نے دو لاکھ روپے کا انتظام کرلیا ہے جس پر ملزم اس کے گھر آیا اور اس نے مذکورہ رقم ادا کردی۔ آئندہ جمعہ ملزم یوسف نے اپنے مریدوں کے ہمراہ عسکری اپارٹمنٹ میں واقع مسجد میں نماز جمعہ میں شرکت کی اور نماز جمعہ کے بعد ملزم یوسف اپنے ساتھیوں کے ہمراہ اس کے گھر آیا جہاں چند لمحے بعد ملزم یوسف نے انکشاف حقیقت کے بارے میں کہا اور پھر ملزم یوسف نے کھڑے ہو کر "انا محمد" کہا جس پر وہ ششدر رہ گیا کیونکہ کوئی بھی شخص اپنے محمد ہونے کا دعویٰ نہیں کر سکتا جو مدینہ منورہ میں ہیں۔ اس نے یہ تاثر دیا جیسے وہ اپنے لئے محمد ہونے کا دعویٰ کر رہا ہو۔ ابھی وہ اسی مخمصے میں تھا کہ ملزم یوسف کے ساتھیوں نے اس کے گلے میں ہار ڈال دیئے۔ ملاقات کے بعد ملزم اپنے ساتھیوں کے ہمراہ چلا گیا اس کی روانگی کے بعد اس نے ملزم یوسف سے ملاقاتیں جاری رکھنے کا فیصلہ کیا اور پھر چند ماہ بعد جب وہ عبدالواحد کے گھر کموڈور ریٹائرڈ یوسف صدیقی کے ہمراہ موجود تھا کموڈور یوسف صدیقی نے ملزم یوسف سے ایک سوال پوچھا کہ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر آپ مختلف اوقات میں پیغمبر کی حیثیت سے ظاہر ہوتے رہے' آپ چودہ سو برس قبل بھی ظاہر ہوئے اور اس کے بعد آپ بزرگوں اور اولیائے کرام کی حیثیت سے آئے اور یہ کہ چودہ سو برس پہلے اور اب میں کیا فرق ہے؟ اور دونوں میں سے کون سا زمانہ باوقار اور پر عظمت ہے؟ اور اس کے جواب میں ملزم یوسف نے کہا کہ چودہ سو سال پہلے کا زمانہ شاندار تھا لیکن اب شان و عظمت بے مثال ہے اور یہ کہ اس وقت "ڈیوٹی" تھی اور اب "بیوٹی" ہے۔

52۔اس طرح یہ واضح ہے کہ ملزم یوسف نے اس گواہ کی موجودگی میں اپنے لئے "انا محمد" ہونے کا دعویٰ کر کے پیغمبر اسلامؐ سے مشابہہ بننے اور ہونے کی کوشش کی۔ وکیل صفائی نے اس پر مختلف پہلوؤں سے لمبی جرح کی جو گواہ کی تحریر کردہ ایک کتاب پر جا پہنچی لیکن اس سے ایسا نظر آتا ہے کہ جرح میں اس کے بیان کے اس حصے کے بارے میں کوئی مخصوص تجویز نہیں دی گئی جس کا مطلب ہے کہ اس گواہ کی جانب سے کہی ہوئی ہر بات درست تسلیم کرلی گئی ہے۔ ایک مرحلے پر یہ تک کہلوانے کی کوشش کی گئی کہ ملزم یوسف نے پیغمبر اسلامؐ سے اپنی گہری محبت اور وابستگی کا اظہار کیا تھا لیکن گواہ نے اس تجویز کو رد کردیا اور کہا کہ ملزم یوسف نے محمد عربی کی بجائے کسی اور سے اپنی محبت ظاہر کی تھی۔ گواہ سے یہ بھی کہلوانے کی کوشش کی گئی کہ اس نے ذاتی دشمنی کی بنا پر بیان دیا ہے لیکن اس کو دشمنی کی نوعیت کی تجویز نہیں دی گئی اور اس مرحلے پر گواہ نے وضاحت کی کہ ملزم یوسف کرسی پر بیٹھا تھا' اس نے کرسی سے کھڑے ہو کر خود کو "انا محمد" کہا۔ یہ وہ مرحلہ تھا جہاں فاضل وکیل صفائی کو یہ تجویز دینی چاہیے تھی کہ ملزم یوسف علی نے اپنے "انا محمد" ہونے کا دعویٰ نہیں کیا۔ اس تجویز کی غیر موجودگی میں یہ بات طے ہے کہ ملزم یوسف نے گواہ کی موجودگی میں اپنے پیغمبر اسلام ہونے کا دعویٰ کیا۔

53۔ محمد اکرم رضا گواہ استغاثہ نمبر 2 نے جو کراچی کا رہائشی ہے کہا کہ عبدالواحد کے گھر اجلاس کے دوران ملزم یوسف نے کہا کہ پیغمبر اسلامؐ آج بھی انسانی شکل میں ہم میں موجود ہیں اور عبدالواحد کے گھر کسی کی جانب سے یہ سوال پوچھے جانے پر کہ ہمارے پیغمبرؐ نے نہایت سادہ زندگی بسر کی' ملزم یوسف نے جواب دیا کہ چودہ سو برس قبل روایت پرانی تھی اور اب روایات جدید ہیں اور شکوہ و نمود و نمائش آج کی ضرورت ہیں۔ ملزم یوسف نے مزید کہا اگر کوئی دیکھ سکتا ہے وہ دیکھ لے اگر کوئی پہچان سکتا ہے تو وہ پہچان لے کہ پیغمبر اسلام ان کے درمیان موجود ہے۔ دوسری ملاقات میں قرآن حکیم کی تفسیر یا تفہیم لکھے جانے سے متعلق ایک سوال پر ملزم یوسف نے اس کی قیمت کا مطالبہ کیا اور اس نے کتاب حاصل کرنے کیلئے ایک لاکھ روپے دینے کا وعدہ کیا اس کے بعد اسے ادائیگی کے بارے میں پیغامات ملنا شروع ہوگئے اور جب ادائیگی نہ کی گئی ملزم یوسف نے اپنا مطالبہ ایک لاکھ روپے سے کم کر کے پچاس ہزار روپے کردیا اور جب گواہ کو حج پر جانا تھا اس نے ملزم یوسف کو پچیس ہزار روپے ادا کئے جس پر اس نے گواہ سے کہا کہ وہ اللہ رب العزت کے بہت قریب آگیا ہے۔ اس لئے اس نے اس کی موجودگی میں ایک حقیقت منکشف کی اور اس لمحے بہت سے دوسرے لوگ عبدالواحد کے گھر ہونیوالے اجلاس میں موجود تھے لیکن ملزم یوسف اسے ایک دوسرے ملحقہ کمرے میں لے گیا جبکہ درمیانی دروازہ کھلا رہا۔ اس نے گواہ کو اپنی آنکھیں بند کرنے کو کہا جس پر اس نے اپنے آنکھیں بند کرلیں اس کے بعد ملزم نے اسے درود شریف پڑھنے کو کہا جس پر اس نے درود شریف پڑھا اور اس کے بعد اسے آنکھیں کھولنے کو کہا گیا اور اس سے پوچھا کہ آیا اس نے کچھ دیکھا ہے ملزم نے اسے جپھا مارا اور کہا "بسم اللہ وہ محمد مصطفیٰ ہے" اور ملزم یوسف نے مزید کہا کہ اس نے حقیقت چھپائے رکھی تھی۔ گواہ کو بھی اس حقیت کو چھپانا ہوگا اور یہ کہ یہی تفہیم قرآن' تفسیر قرآن' زندہ قرآن اور نور قرآن ہے اور ایسا سن کر گواہ نے محسوس کیا کہ وہ ملزم یوسف کی جانب سے بولے گئے الفاظ سے "ہپناٹائز" ہو گیا ہو جب وہ اس کیفیت سے باہر آیا اس نے علماء سے مشورہ کیا اور انہیں مذکورہ بیان اور صورت حال بتائی جس پر علماء نے بتایا کہ متعلقہ شخص واجب القتل ہے۔

54۔اس گواہ پر بھی فاضل وکیل صفائی نے طویل جرح کی حتیٰ کہ اسے دشمنی کی تجویز بھی دی گئی اس طرح کہ اس نے ملزم یوسف علی کی بیوی طیبہ یوسف علی سے 2-2-1997 کو کراچی سے لاہور ٹیلی فون پر بات کی اور نہ صرف یہ کہ ٹیلی فون پر ملزم یوسف کی بیوی سے بات کی بلکہ اس نے دو مرتبہ ملزم یوسف کی بیٹی کو اغوا کرنے کی بھی کوشش کی تاہم گواہ نے یہ خیال مسترد کردیا۔

(جاری ہے)

روزنامہ خبریں (10) 20 اکتوبر 2000ء

یوسف کذاب کو سزائے موت کا حکم، سیشن جج میاں محمد جہانگیر کے فیصلے کا متن (قسط نمبر 47)

استغاثہ نے ثابت کر دیا کہ کذاب نے خود کو حضرت محمدؐ ظاہر کر کے نہ صرف لوگوں کو لوٹا بلکہ ان کے دینی جذبات بھی مجروح کئے

اس نے مزید کہا کہ یہ کوئی روحانی طاقت تھی جس نے اس کے عزائم ناکام بنا دیئے۔ جرح کے دوران اس کے داماد کے حوالے بھی دیئے گئے لیکن ان تمام کوششوں کے باوجود گواہ کو اس کے بیان سے نہیں ہٹایا جا سکا اور اس کے بیان کا کوئی حصہ جرح سے بھی کمزور نہیں کیا جا سکا حتیٰ کہ ملزم یوسف کی اردو میں تقریر جس کی تفصیل اوپر دی گئی ہے کے باوجود اس کا پورا بیان یہ واضح کرتا ہے کہ اس کے ملزم یوسف کے ساتھ تعلقات تھے۔ ملزم یوسف نے مسلمان کی حیثیت سے اس کے مذہبی جذبات سے فائدہ اٹھا کر اسے لوٹا اور جب رقم کی واپسی کا مطالبہ ہوا تو ملزم بھڑک اٹھا۔ اس گواہ پر کی جانے والی جرح سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس سے ایک نہایت حساس سوال پوچھا گیا جو کچھ اس انداز سے تھا کہ "اگر کوئی قرآن حکیم کو زمین پر پٹخ دے" جس پر گواہ نے جواب دیا کہ وہ قرآن حکیم کو اٹھائے گا اور بوسہ دے گا۔ یہ سوال پوچھتے ہوئے فاضل وکیل نے لفظ پٹخ استعمال کیا اور یہ وکیل کا اپنا لفظ نہیں تھا بلکہ ملزم یوسف نے اپنے وکیل کو اس لفظ کے استعمال کے لئے کہا تھا۔ اس طرح اس گواہ کے پورے بیان کے جائزے کے بعد یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ ملزم یوسف نے خود کو اس گواہ کی موجودگی میں پیغمبر اسلام کی حیثیت سے ظاہر کیا۔

55۔ محمد اسماعیل شجاع آبادی گواہ استغاثہ نمبر 3 اس مقدمے میں مستغیث ہے۔ وہ 28-2-1997 کے کسی واقعہ کا چشم دید گواہ نہیں جس کا تذکرہ درخواست اگیزبیٹ پی سی میں کیا گیا ہے۔ فی الحقیقت وہ ایک مذہبی جماعت کا نمائندہ ہے جو اس مقدمے کی پیروی کیلئے آگے آیا جس سے ملک بھر میں مسلم معاشرے کے مذہبی جذبات مشتعل ہو رہے تھے جس نے پولیس کے روبرو آڈیو اور ویڈیو کیسٹ پیش کئے۔ فاضل وکیل صفائی نے اس پر تفصیلی جرح کی اور جرح کے دوران یہ تجویز دی گئی کہ آڈیو اور ویڈیو کیسٹوں میں کئی تبدیلیاں کی گئی ہیں لیکن اس نے یہ سب کچھ مسترد کر دیا۔ ملزم یوسف کی تربیت کا جائزہ لیا گیا اور اس پر تفصیلی جرح کی گئی کہ اسے آڈیو اور ویڈیو کیسٹوں کے ایک تماشائی کی حیثیت سے مدعو کیا گیا تھا ورنہ اس نے محض یہ دستاویز پیش کی تھیں اور جب اس نے مزید کہا کہ اس نے آڈیو کیسٹ سنے اور ویڈیو کیسٹ دیکھے ہیں تو اس کے بیان کی اہمیت اس حد تک بڑھ گئی کہ اس نے ملزم کی قابل اعتراض تقریر کے حصے بشمول وعظ مورخہ 28-2-1997 جو ملزم نے مسجد بیت الرضا میں کیا تھا بھی سنے ہیں اس لئے اس نوع کی جرح کے بعد یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ موقع کا گواہ نہیں۔ فی الحقیقت اس کی گواہی آڈیو اور ویڈیو کیسٹوں میں بولے گئے اور ٹرانسکرپٹ کے ایک ایک لفظ کی تصدیق کرتی ہے اس لئے اس کی شہادت سے جسے چشم دید گواہ کی حیثیت حاصل ہے ثابت ہوتا ہے کہ ملزم نے مذکورہ جرائم کا ارتکاب کیا ہے۔

56۔ حافظ محمد ممتاز اعوان گواہ استغاثہ نمبر 4 ایسا گواہ ہے جس نے 28-2-1997 کو مسجد بیت الرضا میں نماز جمعہ میں شرکت کی تھی جس میں ملزم یوسف نے خطبہ جمعہ سے قبل تقریر کی تھی جو پیغمبر اسلام کی توہین کے مترادف ہے۔ ملزم نے اعلان کیا کہ مسجد میں موجود سو افراد اصحاب رسولؐ ہیں اس نے عبدالواحد اور زید زمان نامی دو افراد کا تعارف صحابی کی حیثیت سے اور اپنا تعارف پیغمبر اسلام کی حیثیت سے کرایا اور اس گواہ نے گواہ استغاثہ نمبر 3 محمد اسماعیل شجاع آبادی کو آڈیو اور ویڈیو کیسٹ مہیا کئے اور کہا کہ اس نے آڈیو کیسٹ سنے اور ویڈیو کیسٹ دیکھے ہیں اور یہ کہ وہ ملزم یوسف کے ہیں۔ اس گواہ کو بھی طویل جرح کا سامنا کرنا پڑا۔ اس نے کہا کہ سامعین میں سے کسی نے بھی ملزم یوسف کی تقریر پر اعتراض نہیں کیا اور اگر جرح کا جائزہ لیا جائے تو یہ بات نظر آئے گی کہ یہ گواہ ملزم یوسف کے بارے میں دشمنی یا عناد نہیں رکھتا اور جو کچھ بھی اس نے کہا اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ ملزم یوسف نے پیغمبر اسلامؐ کے مقدس نام کی بے حرمتی کی۔ ایک سو سامعین کو صحابی رسول قرار دیا اور دو افراد کے صحابی ہونے کا اعلان کیا جو مسلمانوں کے مذہبی جذبات مجروح کرنے کی بنا پر قابل مذمت ہے۔

57۔ گواہ استغاثہ نمبر 5 میاں محمد اویس نے بھی گواہ استغاثہ نمبر 4 ممتاز اعوان کے ہمراہ 28-2-1997 کو مسجد بیت الرضا میں نماز جمعہ میں شرکت کی۔ اس کا بیان بھی گواہ استغاثہ حافظ ممتاز اعوان کے بیان جیسا ہے۔ اسے بھی جرح کا سامنا کرنا پڑا لیکن اسے اپنے بیان سے نہیں ہٹایا جا سکا اس طرح اس کے بیان سے مسجد بیت الرضا میں 28-2-1997 کو ملزم یوسف کی جانب سے جرائم کا ارتکاب ہونا ثابت پایا جاتا ہے جو ملزم نے انتہائی قابل اعتراض تقریروں کے ذریعے کئے اور جس سے مسلمانوں کے مذہبی جذبات مجروح ہوئے۔

58۔ گواہ استغاثہ نمبر 6 اطہر اقبال نے پولیس کے روبرو ویڈیو کیسٹ پی 5 پیش کیا۔ اس کا موقف تھا کہ اس نے ویڈیو کیسٹ دیکھا ہے اسے بھی جرح کا سامنا کرنا پڑا لیکن اس کا بیان جھٹلایا نہیں جا سکا۔ ویڈیو کیسٹ پی 5 ملزم یوسف کی تقریر لفظ بہ لفظ ہونا ثابت ہو چکی ہے اس لئے اس گواہ کا بیان قابل انحصار ہے۔

59۔ اب گواہ استغاثہ نمبر 7 محمد علی ابو بکر کا بیان قابل غور ہے۔ اس کے بیان کی تفصیلات پر پہلے ہی بحث کی جا چکی ہے لیکن پھر بھی بحث کیلئے اس بات کا اس انداز میں ذکر ہونا چاہیے کہ ملزم یوسف نے اسے بتایا کہ جب تک وہ پیغمبر اسلامؐ کو نہ دیکھے اسے موت نہیں آئے گی اور پھر کثرت کے ساتھ درود شریف پڑھنے کی ہدایت کی گئی۔ اس کے بعد عبدالواحد

کے گھر ایک ملاقات میں ملزم نے اسے ابو بکر صدیقؓ کہہ کر پکارا اور پھر ملزم یوسف ایسے وقت گواہ استغاثہ کے گھر آیا جب وہ عمرے کی ادائیگی کیلئے جا رہا تھا۔ ملزم یوسف وہاں آیا اور کہا کہ عمرے کی ادائیگی کی کوئی ضرورت نہیں اور وہ عمرے کا یہاں انتظام کر سکتا ہے اور ملزم یوسف نے کہا "مکان وہاں ہے لیکن مکین یہاں ہے" تاہم گواہ عمرے کی ادائیگی کیلئے چلا گیا اور جب وہ واپس آیا تو ملزم نے اس سے پیغمبر اسلامؐ کے بارے میں باتیں شروع کر دیں اور ملزم یوسف نے اس سے پوچھا کہ اس کی جانب سے پیغمبر اسلامؐ سے ملاقات کیلئے بڑی سے بڑی دستبرداری اور قربانی کیا ہو سکتی ہے؟ جس پر اس نے جواب دیا کہ جو بھی ملزم یوسف چاہے۔ پھر ملزم یوسف نے اسے اپنے گھر میں ایک کمرے کا انتظام کرنے اور اسے سجانے کی ہدایت کی اور جب اس نے کمرہ سجا لیا تو ملزم یوسف لاہور سے کراچی آیا اور اس کمرے کو "غار حرا" کا نام دیا۔ اسکے بعد ملزم یوسف جب بھی کراچی آیا اس نے اس کمرے میں قیام کیا۔

ایک ملاقات میں ملزم یوسف نے اسے اپنی آنکھیں بند کرنے اور درود شریف پڑھنے کو کہا اور پھر ملزم نے اسے آنکھیں کھولنے کو کہا جب اس نے آنکھیں کھولیں ملزم یوسف نے اچانک اسے اپنے جپھے میں لے لیا اور کہا کہ وہ خود محمد ہے جس پر اس نے رونا شروع کر دیا لیکن ملزم یوسف نے اسے اپنے جپھے میں رکھا اور جب اسے جپھے سے آزاد کیا گیا تو وہ ہچکی محسوس کر رہا تھا اور پسینے سے شرابور تھا۔ وہ نہیں سمجھ سکا کہ اس کے ساتھ کیا ہوا؟ تاہم گواہ کمرے سے باہر آ گیا اور ملزم یوسف کے پیروکاروں نے جو کمرے سے باہر بیٹھے تھے اسے پیغمبر اسلامؐ سے اس کی وجودی ملاقات پر مبارکباد دی جیسا کہ ملزم یوسف پیغمبر اسلامؐ کی حیثیت سے اس سے مخاطب رہا ہو۔

اس کے بعد مکان کی خریداری کے نام پر ملزم یوسف نے پچاس لاکھ روپے کا مطالبہ کیا۔ ملزم یوسف کو اس طرح یہ رقم ادا کی گئی۔ چوبیس لاکھ روپے بینکوں کے ذریعے ادا کئے گئے اور باقی رقم کا انتظام دوستوں کے ذریعے کیا گیا۔ اس نے رقم کی ادائیگی کے بارے میں اور ایئر کنڈیشنر اور قالین کی خریداری اور ڈالروں کو پاکستانی کرنسی میں تبدیل کئے جانے کے متعلق دستاویزات پیش کیں۔ مذکورہ ملزم یوسف کی ڈائری پی 8/116-1 جو ایک سو سولہ صفحات پر مشتمل ہے بھی پیش کی۔ ملزم یوسف نے یہ ڈائری اسے دیتے ہوئے کہا تھا اس ڈائری کے مطالعے کے بعد وہ ملزم یوسف پر بھروسہ کرے گا اور جب ایک مرتبہ وہ محفل نعت میں شرکت کیلئے جا رہا تھا تو ملزم یوسف نے اس سے کہا کہ وہ جس شخص کیلئے محفل نعت خوانی میں شرکت کیلئے جا رہا ہے وہ دہاں بیٹھا ہے اس لئے وہ کس کیلئے محفل نعت میں شرکت کیلئے جا رہا ہے۔ ملزم نے یہ الفاظ اس انداز میں کہے جیسے وہ اپنے پیغمبر اسلام ہونے کا دعویٰ کر رہا ہو اور اس کے بعد ملزم یوسف نے مسجد بیت الرضا میں ورلڈ اسمبلی کا اجلاس طلب کیا اور ایسے دعوؤں کا ریکارڈ جریدہ تکبیر نامی ایک جریدے کی انتظامیہ سے موصول ہوا جب اس نے 28-2-1997 کو مسجد بیت الرضا میں اسمبلی میں شرکت کی جہاں آڈیو و ویڈیو کیسٹ تیار کی گئیں۔

ملزم یوسف نے مسجد میں اپنے ایک سو صحابیوں کی موجودگی کا ذکر کیا اور اس نے دو افراد عبدالواحد اور زید زمان کا اپنے صحابی کی حیثیت سے تعارف کرایا۔ ان دو افراد نے کسی حد تک تقریریں کیں۔ ملزم یوسف نے اپنی تقریر میں اس بات کی وضاحت کی کہ اس نے مسجد بیت الرضا کو ورلڈ اسمبلی کیلئے کیوں چنا ہے؟ مسجد نبویؐ اور مسجد حرام کا انتخاب کیوں نہیں کیا؟ اور مسجد بیت الرضا کو کیوں منتخب کیا ہے؟ اس نے وضاحت کی کہ ایسا اس طرح ہوا ہے جیسا اللہ تعالیٰ نے غار حرا کا انتخاب کیا تھا۔ ملزم یوسف نے کہا کہ بعض سورتیں، بعض آیات اور قرآن تک یہاں موجود ہے اور مزید کہا کہ حضورؐ "ڈیوٹی" پر نہیں لیکن ان کی عطا ہے کہ ایک رسول تم سے مخاطب ہے جس کے بعد ملزم یوسف نے اپنا تعارف کرایا کہ اگر پیغمبر اسلامؐ نے کسی شخص کی خدمت قبول کی تو وہ ابو بکرؓ تھے اور اس کا نام اب محمد علی ابو بکر ہے اور جب وہ تیسری یا چوتھی قطار میں بیٹھا تھا اسے وہاں سے آگے بلوایا گیا اور منبر کے قریب لا کر اس کا ورلڈ اسمبلی سے اس انداز میں تعارف کرایا گیا کہ اس نے ملزم یوسف کی خدمت کی ہے اور یہ کہ وہ ابو بکر تھا اب محمد علی ابو بکر ہے اور جب اسے ابو بکر کہا گیا تو اس کا مطلب تھا کہ وہ صحابی ہے تاہم وہ شادی میں شرکت کے بعد کراچی واپس چلا گیا اور اس نے علماء سے رابطہ کیا۔ اس گواہ نے بھی مختلف پہلوؤں کے بارے میں بشمول ادائیگی کی رسیدوں، ڈائری پی 8/116-1 کے بارے میں طویل جرح کا سامنا کیا۔ اگر اس پر کئے جانے والی جرح کا احتیاط سے جائزہ لیا جائے تو ایسا نظر آئے گا کہ اس کے خلاف اس فرم کی جانب سے جس میں وہ کام کرتا تھا ایف آئی آر کے اندراج کے سوا اور کچھ سامنے نہیں لایا جا سکا۔ محض ایک ایف آئی آر کا اندراج جس کے مقدمے کی بھی سماعت نہ ہوئی ہو اور جو بغیر کسی نتیجے کے ہو، گواہ کے بیان کو رد کئے جانے کیلئے کوئی اہمیت نہیں رکھتا جہاں تک ڈائری مذکور کا تعلق ہے یہ استغاثے کا مقدمہ نہیں کہ یہ ملزم کی لکھی ہوئی ہے۔ اس لئے اس ڈائری پر کوئی اعتراض بے بنیاد ہے۔ ڈائری پیش کئے جانے کا مقصد ملزم کے رجحان کا اظہار تھا جو وہ اپنے پیروکاروں کو اس بات کا یقین دلانے کیلئے اختیار کئے ہوئے تھا کہ وہ پیغمبر اسلامؐ ہے اور میرے خیال میں ملزم یوسف کے اس مقصد کی عکاسی کیلئے محمد علی ابو بکر کا بیان، ویڈیو اور آڈیو کیسٹیں کافی ہیں۔ ملزم کے بارے میں گواہ کو معاندانہ ثابت نہیں کیا جا سکا۔

60۔ گواہ استغاثہ نمبر 9 میاں غفار احمد ایگزیبٹ پی ڈی کی فرد مقبوضگی کا گواہ ہے جس کے نتیجے میں ڈائری پی 3/22-1 آڈیو کیسٹ پی 1 اور ویڈیو کیسٹ پی 5 سب انسپکٹر ریاض نے قبضے میں لی۔ اس نے اس مقدمے کی تفتیش میں مزید حصہ لیا اور ریذیڈنٹ ایڈیٹر کی حیثیت سے ملزم یوسف کے خلاف مواد جس میں اس نے "انا محمد" ہونے کا اعلان کیا تھا جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ محمد ہے جریدہ تکبیر سے اکٹھا کیا۔ اسے جریدہ تکبیر سے معلوم ہوا کہ ملزم یوسف اپنے پیغمبر ہونے کا دعویٰ کر رہا ہے نتیجتاً اس نے 21-3-1997 کو ملزم یوسف سے ٹیلی فون پر رابطہ کیا اور وہ ملزم محمد یوسف سے 23-3-1997 کو اس کے گھر میں ملا۔ ملاقات سے قبل اس نے وڈیو کیسٹ دیکھی اور آڈیو کیسٹ بھی سنی تھی اور ڈائری کے صفحات کا بھی مطالعہ کیا تھا۔ اس نے بتایا کہ ملزم یوسف نے بات چیت کے دوران کہا کہ اسے اللہ تعالیٰ کی جانب سے خلافت عظمیٰ عطا کی گئی ہے۔ جب گواہ نے ملزم سے لفظ خلافت عظمیٰ کی وضاحت کرنے کو کہا تو ملزم نے اس سے اس کی تعلیم پوچھی تو اس نے جواب دیا کہ اس نے ابلاغ عامہ میں ماسٹر ڈگری حاصل کی ہے جس پر ملزم یوسف نے کہا کہ یہ اس کی دنیاوی تعلیم ہے اسے اپنی دینی تعلیم کے بارے میں بتانا چاہیے جس پر گواہ نے کہا کہ اس نے قرآن شریف پڑھا ہے جس پر ملزم نے وضاحت کی کہ لفظ خلافت عظمیٰ پہلے حضرت آدم علیہ السلام کو عطا کی گئی تھی اور پھر وہ تمام پیغمبروں کے پاس رہی اور پھر حضرت محمد ﷺ تک پہنچی۔ یہ تسلسل اب بھی جاری ہے اور خلافت عظمیٰ اب اس کے پاس ہے جو اسے اللہ تعالیٰ نے عطا کی ہے۔ اس گواہ کو معلوم ہوا کہ ملزم یوسف لاہور اور کراچی سے تعلق رکھنے والی بعض خواتین کو ازدواج مطہرات کا درجہ دیتا ہے اور جب اس نے اس حقیقت کے بارے میں معلوم کیا تو ملزم نے کہا کہ وہ جنسی طور پر فٹ نہیں اور جب یہ صلاحیت ختم ہوئی اس کی عمر تقریباً اکتالیس برس تھی۔

(جاری ہے)

یوسف کذاب کو موت قید و جرمانے کی سزا سیشن جج لاہور میاں محمد جہانگیر کے فیصلے کا متن (آخری قسط)

زنا کے سوا تمام الزامات ثابت ہوگئے کافر و مرتد کیلئے توبہ کی بھی گنجائش نہیں، سزائیں یکے بعد دیگرے شروع ہوں گی

اس نے مزید بتایا کہ اس کی تاریخ پیدائش نور ربیع الاول ہے اور نور ربیع الاول ہی کو اسے خلافت عظمیٰ عطا کی گئی اور جب میاں غفار نے ازواج مطہرات کے بارے میں اپنا سوال دہرایا تو ملزم مرد کامل کے عنوان سے ایک کتاب لے آیا لیکن اس نے ملزم سے اپنے سوال کا براہ راست جواب چاہا تو ملزم نے کہا کہ وہ ان خواتین سے کبھی نہیں ملا تاہم ممکن ہے کہ یہ خواتین اس سے ملی ہوں لیکن وہ انہیں رد نہیں کرتا۔ اس لئے وہ اپنے موقف میں درست ہیں اور میں اپنے موقف میں درست ہوں اور جب اس نے مزید وضاحت چاہی تو اس نے کہا اللہ تعالیٰ دنیا میں حضرت داتا گنج بخشؒ جیسے 'حضرت بابا فرید الدین گنج شکرؒ جیسے اور حضرت محمد ﷺ کے چہروں کی شکل میں یا خود اس کی اپنی شکل (محمد یوسف) میں دنیا میں آتا رہتا ہے اور جب کہ یہ بات گواہ اور ملزم یوسف کے درمیان تھی اور وہ اس بات چیت کو روزنامہ "خبریں" لاہور میں شائع کرتا رہا اور اس نے یہ حقیقت اپنے بیان میں پولیس کو بتائی۔ اس گواہ کے بیان کا تجزیہ ظاہر کرتا ہے کہ اس کے بیان کی تائید دستاویز ڈی ایل سے ہوتی ہے جو خود ملزم یوسف نے ریکارڈ کیلئے پیش کی ہے جس کے ذریعے وہ دعویٰ کرتا ہے کہ یہ خلافت عظمیٰ کی دستاویز ہے جو اسے حضرت محمدؐ نے خود عطا کی ہے اس لئے ان حالات میں گواہ پر مزید کسی جرح کے جائزے کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ اس گواہ کا سارا بیان یا پہلے گواہوں کی تفصیلات جیسا کہ پہلے ذکر کیا جاچکا ہے قابل بھروسہ ہیں اور یہ طے شدہ حقیقت ہے کہ ملزم نے خود کو ایسا ظاہر کیا جو وہ ایک عام آدمی کی حیثیت سے نہیں کر سکتا۔

61۔ وقار الحسن گواہ استغاثہ نمبر 10 سب انسپکٹر کو کیسٹ ڈکٹیشن (املا) کیلئے دیئے گئے اور اس نے آڈیو کیسٹ دو مرتبہ سننے کے بعد رف نوٹس لئے اور املا کا دوسرا پرنٹ (نقش) تیار کرنے کے بعد اسے ریاض احمد سب انسپکٹر کے حوالے کردیا۔ فاضل وکیل صفائی نے اس گواہ پر جرح کی لیکن یہاں اس بات کا ذکر کیا جانا چاہیے کہ چونکہ موازنے کے بعد آڈیو کیسٹ ملزم یوسف کی ثابت ہوچکی ہیں اس لئے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ کیسٹ کی ڈکٹیشن (املا) کے بعد کیسٹ غیر سربمہر حالت میں واپس کی گئی یا اس بارے میں عدالت کا حکم حاصل نہیں کیا گیا چونکہ اس لمحے یہ مقدمہ تفتیش کے مرحلے میں تھا فاضل ڈسٹرکٹ اٹارنی نے اس گواہ کو "ری ایگزامن" کیا اور اس لمحے اس نے کہا کہ اسے وڈیو کیسٹ کی ڈکٹیشن (املا) کیلئے کہا گیا تھا لیکن یہ کہہ کر اس نے ویڈیو کیسٹ واپس کردی کہ وہ صرف آڈیو کیسٹ کی ڈکٹیشن (املا) کا ماہر ہے۔

62۔ محمد سرور گواہ استغاثہ نمبر 11 نے بتایا کہ اس نے آڈیو اور وڈیو کیسٹ کمپوز کئے جو پولیس لائی تھی۔

63۔ گواہ استغاثہ نمبر 12 ساجد منیر ڈار نے بھی کہا کہ ملزم یوسف نے اسے پیغمبر اسلامؐ سے ملاقات کرانے کی پیشکش کی اور کہا کہ جب تک اس کی پیغمبر اسلامؐ سے ملاقات نہیں ہوگی اسے موت نہیں آئے گی اور ملاقات کی صورت میں اس کے تمام گناہ معاف کردیئے جائیں گے اور وہ دوزخ میں نہیں جائے گا اور وہ جنت میں جائے گا۔ نتیجتاً ملزم یوسف نے گواہ کو اس کی سونے کی زنجیر اور انگوٹھی اس کے حوالے کئے جانے کو کہا جو اس نے ملزم یوسف کو دیدی۔ ملزم یوسف نے اسے دوسرے دن اپنے گھر آنے کی دعوت دی۔

گواہ ملزم کے گھر اپنے دوست سہیل ضیا کے ہمراہ شام کے وقت گیا' ملزم یوسف جس نے اپنے گھر میں ایک مخصوص حجرہ قائم کر رکھا تھا' ملزم تنہا اسے وہاں لے گیا جبکہ بہت سے دوسرے لوگ مین ڈرائنگ روم میں بیٹھے ہوئے تھے۔ حجرے میں موجودگی کے دوران ملزم یوسف نے کہا کہ وہ خوش نصیب ہے کیونکہ اس کی ملاقات پیغمبر اسلام حضرت محمد ﷺ سے ہونے والی ہے۔ اس کے بعد اس نے کہا کہ وہی محمد ہے ساتھ ہی وہ اس سے بغل گیر ہوگیا۔ اس نے کہا کہ اس کے مطابق محمد کا مطلب یہ ہے کہ وہی پیغمبر اسلامؐ ہے اور یہ دعویٰ ملزم یوسف نے کیا' بعد میں اسے معلوم ہوا کہ ایسے بہت سے واقعات کراچی میں دوسرے لوگوں کے ساتھ بالخصوص رانا اکرم کے ساتھ بھی پیش آچکے ہیں۔ اگر گواہ کے بیان کا تجزیہ کیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ اس کی ملزم یوسف کے ساتھ کوئی دشمنی نہیں تھی۔ زیادہ سے زیادہ یہ تجویز دی گئی کہ وہ گواہ استغاثہ رانا اکرم کی تحریک پر بطور گواہ پیش ہوا ہے لیکن اس سے مخصوص طور پر اس کے بیان کے اس حصے کے بارے میں نہیں پوچھا گیا جو ملزم یوسف کے خلاف ہے اور یہ گواہ کی جانب سے پیش کئے جانے والے حقائق کو تسلیم کئے جانے کے مترادف ہے۔

64۔ گواہ استغاثہ نمبر 13 ریاض احمد اس مقدمے کا تفتیشی افسر ہے اس کی جانب سے کی گئی تفتیش پر پہلے بحث ہوچکی ہے۔ جرح کے دوران جب اس کا ملزم یوسف کی آواز ہونے کے بارے میں دعویٰ تھا تو فاضل وکیل صفائی کی ہدایت پر مذکورہ ملزم یوسف کی تقریر کا ایک حصہ ریکارڈ پر لایا جس کا مطلب یہ تھا کہ اب وہ محض تفتیشی افسر نہیں تھا بلکہ وہ آڈیو کا ایک سامع تھا اور اس طرح اس کا بیان کافی اہمیت رکھتا ہے۔ فاضل وکیل صفائی نے اس پر جرح کی لیکن استغاثے کی شہادتوں پر یقین نہ کرنے کے بارے میں کوئی چیز سامنے نہیں لائی جاسکی۔

65۔ اسی طرح گواہ استغاثہ نمبر 14 سب انسپکٹر خوشی محمد اس مقدمے کا تفتیشی افسر ہے۔ اس کی جانب سے کی جانے والی تفتیش پہلے ہی زیر بحث لائی جاچکی ہے اسے بھی طویل جرح کا سامنا کرنا پڑا لیکن معمولی تضاد کے سوا جو استغاثے کے مقدمے کیلئے مہلک نہیں استغاثے کا موقف ہلایا نہیں جاسکا۔

66۔ استغاثے کی زبانی و دستاویزی شہادتوں کے تجزیے کے بعد جیسا کہ اوپر ذکر کیا جاچکا ہے یہ بات مسلم ہے کہ استغاثے نے ملزم کے خلاف اپنا مقدمہ ثابت کردیا ہے۔

67۔ قبل ازیں ملزم کے بیانوں اور بعض شہادت کے تجزیے کے ذریعے ملزم کی شخصیت کا جائزہ لیا گیا۔ اب یہ سوال قابل غور ہے کہ صفائی کا موقف کیا ہے؟ اس کا صفائی کا موقف یہ ہے کہ اس نے کبھی پیغمبر ہونے کا دعویٰ نہیں کیا لیکن اسکا دعویٰ خلافت عظمیٰ کا ہے جو اسے پیغمبر اسلامؐ نے دستاویز ڈی ایل کے ذریعے عطا کی ہے جو مقدمے کی سماعت کے دوران اسے چالیس روز قبل موصول ہوئی۔ سوال اس بات کے تعلق کا ہے کہ اس بات کا یقین کرنے کی کون سی شہادت لائی گئی ہے کہ اسے فی الحقیقت خلافت عظمیٰ عطا کی گئی ہے۔ ریکارڈ پر ایسی کوئی شہادت موجود نہیں اور فی الحقیقت یہ دستاویز گواہ استغاثہ نمبر 9 میاں غفار احمد کے اس بیان کی تائید کرتی ہے جس کے سامنے ملزم یوسف نے اللہ تعالیٰ کی جانب سے اسے خلافت عظمیٰ عطا کئے جانے کا دعویٰ کیا تھا اس لئے اسکا صفائی کا موقف ان کتابوں کے مطالعے کے بعد جن کا اوپر ذکر کیا گیا ہے بعد کی سوچ ہے تاکہ اس کی چمڑی بچائی جاسکے۔ فی الحقیقت یہ اس کی جانب سے رائے عامہ کی توجہ دوسری جانب مبذول کرائے جانے کی دوسری کوشش ہے۔

68۔ ملزم یوسف نے ایگزیبٹ ڈی اے سے ڈی جے جے اور ایگزیبٹ ڈی این این پیش کیں۔ یہ دستاویز پیش نہیں کی گئیں بلکہ غلطی سے ان کے نمبر کا بیان میں ذکر کردیا گیا تاہم میری نظر میں یہ دستاویز استغاثے کے موقف کی نفی کرنے کیلئے کافی نہیں کیونکہ اس کے خلاف الزامات پیغمبر اسلامؐ کے مقدس نام کی بے حرمتی کرنے' اپنے پیروکاروں کو اصحاب رسول کہلوانے' اپنے اہل خانہ کو اہل بیت قرار دینے اور قرآن حکیم کے بارے میں توہین آمیز زبان استعمال کرنے اور عامتہ الناس میں پیغمبر اسلامؐ سے ملاقاتیں کرانے سے متعلق بیان دینے کے بارے میں ہیں تاکہ عوام الناس کو اس بات کا یقین دلایا جاسکے کہ اگر اس کے احکامات نہ مانے گئے تو وہ لوگ جہنم میں جائیں گے۔ اس پر استغاثے کے گواہوں سے ان کے مذہبی جذبات بھڑکا کر روپیہ بٹورنے اور اعتماد کی مجرمانہ خلاف ورزی کے الزامات ہیں تاہم زنا کے اقدام کے بارے میں قائل کرنے والی کوئی شہادت نہیں۔

69۔ مذکورہ بحث کے پیش نظر میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ استغاثے نے ملزم یوسف کے خلاف اپنے الزامات تعزیرات پاکستان کی دفعات 295 سی' 295 اے' 298 298 اے' 505 پارٹ II' 508' 406' 420' کے تحت کسی شک وشبے کے بغیر ثابت کردیئے ہیں اس لئے ملزم سے کسی قسم کا نرم رویہ اختیار کئے جانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کیونکہ ملزم کے بارے میں اس کا کافر اور مرتد ہونا ثابت ہوگیا ہے۔ ایسے حالات میں کسی قسم کی توبہ کی گنجائش بھی نہیں رہتی۔

70۔ اس لئے ملزم یوسف کو درج ذیل سزا دی جاتی ہے۔

1۔ زیر دفعہ 295 سی پی پی سی

ملزم کو مجرم قرار دیکر سزائے موت اور پانچ ہزار روپے جرمانہ کی سزا دی جاتی ہے عدم ادائیگی جرمانے کی صورت میں چھ ماہ مزید قید ہوگی۔ اسے گردن میں پھندا ڈال کر اس وقت تک لٹکایا جائے جب تک وہ مر نہ جائے۔ یہ سزا لاہور ہائی کورٹ کی توثیق کے تابع ہے اور اس بارے میں ریفرنس فوری طور پر بھیجا جائے گا۔

2۔ زیر دفعہ 295 اے پی پی سی

مجرم قرار دے کر دس سال قید بامشقت اور پچاس ہزار روپے جرمانے کی سزا دی جاتی ہے عدم ادائیگی کی صورت میں مزید چھ ماہ قید بھگتنا ہوگی۔

3۔ زیر دفعہ 508 پی سی سی

مجرم قرار دے کر ایک سال قید بامشقت اور دس ہزار روپے جرمانے کی سزا دی جاتی ہے عدم ادائیگی جرمانہ' مزید ایک ماہ قید بھگتنا ہوگی۔

4۔ زیر دفعہ 298 اے پی پی سی

مجرم قرار دے کر تین سال قید بامشقت اور 20 ہزار روپے جرمانے کی سزا دی جاتی ہے عدم ادائیگی جرمانہ' مزید دو ماہ قید بھگتنا ہوگی۔

5۔ زیر دفعہ 505(2) پی پی سی

مجرم قرار دے کر سات سال قید بامشقت اور 80 ہزار روپے جرمانے کی سزا دی جاتی ہے عدم ادائیگی جرمانہ' مزید تین ماہ قید بھگتنا ہوگی۔

6۔ زیر دفعہ 420 پی پی سی

مجرم قرار دے کر سات سال قید بامشقت اور 20 ہزار روپے جرمانے کی سزا دی جاتی ہے عدم ادائیگی جرمانہ' مزید دو ماہ قید بھگتنا ہوگی۔

7۔ زیر دفعہ 406 پی پی سی

مجرم قرار دے کر سات سال قید بامشقت اور 20 ہزار روپے جرمانے کی سزا دی جاتی ہے' عدم ادائیگی جرمانہ کی صورت میں مزید دو ماہ قید بھگتنا ہوگی۔

مذکورہ بالا تمام سزائیں یکے بعد دیگرے شروع ہوں گی کیونکہ مرتد ہونے کی بنا پر عدالت کسی قسم کی نرمی اور رعایت کی روادار نہیں اور نہ ہی اسلام میں اس کی اجازت ہے۔ مجرم ضابطہ فوجداری کی دفعہ 382 بی سے بھی فائدہ نہیں اٹھاسکے گا۔

71۔ مال مقدمہ جو آڈیو وڈیو کیسٹوں' ڈائری اور ملزم کی پیش کردہ وڈیو کیسٹ مارک 2 پر مشتمل ہے اپیل اور نظر ثانی (جو بھی صورت ہو) کے فیصلے کے بعد ضابطے کے مطابق ڈسپوز آف کیا جائے گا۔

72۔ ملزم کو جب وہ اس ضمن میں درخواست دے فیصلے کی نقل بلا معاوضہ دی جائے گی۔ اسے بتادیا گیا ہے کہ وہ سات دن کے اندر اپیل کر سکتا ہے۔

فائل تکمیل کے بعد فوراً ریکارڈ روم کے حوالے ہوگی۔

فیصلہ سنایا گیا

5-8-2000 دستخط

سیشن جج لاہور میاں محمد جہانگیر

تصدیق کی جاتی ہے کہ فیصلہ 183 صفحات پر مشتمل ہے۔ ہر صفحہ میرا لکھوایا' پڑھا ہوا' درست کردہ اور دستخطی ہے۔ یہ بات واضح کی جاتی ہے کہ صفحہ نمبر 107 موجود نہیں۔

دستخط سیشن جج لاہور 5-8-200

مہر عدالت

(ختم شد) (ترجمہ ایم اے شمشاد)